حدیثِ ردِّ شمس کا تحقیقی جائزہ

القول السوي في ردّ الشمس لعليّ علیہ السلام

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

حدیثِ ردِّ شمس کا تحقیقی جائزہ

القولُ السّویّ

فی

ردِّ الشّمسِ لعلیٍّ علیہ السلام

حدیثِ ردِّ شمس کا تحقیقی جائزہ

القَولُ السَّوِيّ فِي رَدِّ الشَّمسِ لِعَلِيٍّ عليه السلام

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

تالیف: شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

معاونینِ ترجمہ و تخریج : محمد ضیاء الحق رازی، حافظ فرحان ثنائی

نظرِ ثانی : پروفیسر محمد نصر اللہ معینی

زیرِ اہتمام : فریدِ ملّت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ-Research.com.pk

مطبع : منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور

اِشاعت نمبر 1 : دسمبر 2015ء (1,200)

قیمت :

مولای صل وسلم دائما ابدا

على حبيبك خير الخلق كلهم

محمد سيد الكونين والثقلين

والفريقين من عرب ومن عجم

اللهم صل على سيدنا ومولانا محمد وعلى آله وصحبه وبارك وسلم

فہرس

پیش لفظ

سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے لیے ردِشمس یعنی سورج کے پلٹائے جانے کا واقعہ حضور نبی اکرم ﷺ کا معجزہ اور سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی کرامت شمار ہوتی ہے اور خصائصِ علی رضی اللہ عنہ میں سے ہے۔ اِس واقعہ کی صحت کے بارے میں تاریخِ اِسلام میں تقریباً ہر دور میں علماء کا اِتفاق رہا ہے لیکن بعض اَئمہ نے اِس کی صحت کا اِنکار بھی کیا ہے۔ یہ واقعہ ہجرت کے ساتویں برس غزوۂ خیبر کے بعد رونما ہوا۔ جب اِطاعتِ مصطفیٰ ﷺ میں سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی نمازِ عصر قضا ہوگئی تو آپ ﷺ نے دعا فرمائی اور سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے لیے سورج پلٹ آیا اور انہوں نے نمازِ عصر ادا فرمائی۔ کتبِ حدیث میں اس واقعے سے متعلق کثیر تعداد میں روایات وارد ہوئی ہیں، جن سے یہ واقعہ ایک مسلمہ حیثیت کا حامل ہوجاتا ہے۔ اِسے روایت کرنے والوں میں امام ابو جعفر المصری (امام بخاری کے شیخ)، ابن ابی شیبہ (م۲۳۵ھ)، ابن ابی عاصم الشیبانی (م۲۸۷ھ)، الدولابی (م۳۱۰ھ)، الطحاوی (م۳۲۱ھ)، الطبرانی (م۳۶۰ھ)، ابن مندہ (م۳۹۵ھ)، حاکم النیساپوری (م۴۰۵ھ)، ابن مردویہ الاصبہانی (م۴۱۰ھ)، الثعلبی (م۴۲۷ھ)، الماوردی (م۴۵۰ھ)، البیہقی (م۴۵۸ھ)، خطیب بغدادی (م۴۶۳ھ)، ابن المغازلی (م۴۸۳ھ)، قاضی عیاض (م۵۴۴ھ)، ابن عساکر (م۵۷۱ھ)، سبط ابن الجوزی (م۶۵۴ھ)، خوارزمی (م۶۶۵ھ)، قرطبی (م۶۷۱ھ)، محبّ طبری (م۶۹۴ھ)، ذہبی (م۷۴۸ھ)، زین الدین العراقی (م۸۰۶ھ)، ہیثمی (م۸۰۷ھ)، ابن حجر عسقلانی (م۸۵۲ھ)، بدر الدین العینی (م۸۵۵ھ)، ابن حجر ہیتمی (م۹۰۹ھ)، السیوطی (م۹۱۱ھ)، السمہودی (م۹۱۱ھ)، القسطلانی (م۹۲۳ھ)، ملا علی القاری (م۱۰۱۴ھ)، المناوی (م۱۰۳۱ھ)، خفاجی (م۱۰۶۹ھ)، زرقانی (م۱۱۲۲ھ)، عجلونی (م۱۱۶۲ھ) اور حلبی (م۱۴۰۴ھ) سمیت کئی اَئمہ ومحدثین شامل ہیں۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدّ ظلّہ العالی نے زیر مطالعہ کتاب میں سیدنا علی کرم اللہ وجھہ الکریم کے لیے سورج کے پلٹائے جانے کے واقعہ پر اِنتہائی شرح و بسط کے ساتھ تحقیق بیان کی ہے اور اس موضوع پر کوئی پہلو تشنہ نہیں چھوڑا۔ انہوں نے سب سے قبل ردِ شمس کے حوالے سے وارِد ہونے والی مختلف روایات مفصل تحقیق و تخریج کے ساتھ جمع کی ہیں۔ اِس کے بعد محدثین کرام کے ہاں حدیثِ ردشمس کے مقام و مرتبہ کا بیان بالتفصیل کیا ہے۔ نیز رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے اِس حدیث کے راویان کی فہرست بھی درج کی ہے۔ صرف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی نہیں بلکہ اپنی اپنی تالیفات میں اِس حدیث کو روایت کرنے والے اَئمہ و محدثین کی تفصیلات سے بھی اِس کتاب کو مزین کیا ہے۔ بعد ازاں اِس حدیثِ مبارکہ کے طرق کی تحقیق اور اس کے راویوں کا حال بھی بیان کیا ہے۔ آخرِ کتاب میں اِس حدیث کی اُنیس (۱۹) اَسانید پر مفصل تحقیق درج کرتے ہوئے اِس کے رُواۃ پر جرح و تعدیل کی گئی ہے۔

باری تعالیٰ حضرت شیخ الاسلام مدّ ظلّہ العالی کی مساعیِ جمیلہ کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور اُن کی علمی و محققانہ کاوشوں سے اُمتِ مسلمہ کو مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ)

(محمد ضیاء الحق رازی)

اسسٹنٹ ٹو شیخ الاسلام

بسم الله الرحمن الرحيم

١. عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ ﵂، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُوْحٰى إِلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ ﵁، فَلَمْ يُصَلِّ الْعَصْرَ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ، إِنَّ عَلِيًّا كَانَ فِي طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِكَ، فَارْدُدْ عَلَيْهِ الشَّمْسَ، قَالَتْ أَسْمَاءُ ﵂: فَرَأَيْتُهَا غَرَبَتْ وَرَأَيْتُهَا طَلَعَتْ بَعْدَ مَا غَرَبَتْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِأَسَانِيْدَ، وَرِجَالُ بَعْضِهَا رِجَالُ الصَّحِيْحِ غَيْرَ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ حَسَنٍ، وَهُوَ ثِقَةٌ، وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ، وَرَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ فِي مُشْكِلِ الآثَارِ وَلِلْحَدِيْثِ طُرُقٌ أُخْرٰى عَنْ أَسْمَاءَ، وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَعَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَأَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﵃.

وَقَدْ جَمَعَ طُرُقَهُ أَبُو الْحَسَنِ الْفَضْلِيُّ، وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَسْكَافِيُّ الْمُتَوَفّٰى سَنَةَ (٤٧٠ هـ) فِي (مَسْأَلَةٍ فِي تَصْحِيْحِ حَدِيْثِ رَدِّ الشَّمْسِ)، وَالسُّيُوْطِيُّ فِي (كَشْفِ اللَّبْسِ عَنْ حَدِيْثِ الشَّمْسِ). وَقَالَ السُّيُوْطِيُّ فِي الْخَصَائِصِ (١٣٧/٢): أَخْرَجَهُ ابْنُ مَنْدَه، وَابْنُ شَاهِيْنَ، وَالطَّبَرَانِيُّ بِأَسَانِيْدَ بَعْضُهَا عَلٰى شَرْطِ الصَّحِيْحِ. وَقَالَ الشَّيْبَانِيُّ فِي حَدَائِقِ الْأَنْوَارِ (١٩٣/١): أَخْرَجَهُ الطَّحَاوِيُّ فِي مُشْكِلِ الْحَدِيْثِ وَالآثَارِ بِإِسْنَادَيْنِ صَحِيْحَيْنِ.

:١ أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٤٧/٢٤–١٥١، الرقم/٣٩٠، والطحاوي في مشكل الآثار، ٩/٢، وأيضًا، ٣٨٨/٤–٣٨٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣١٤/٤٢، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٢٩٧/٨، والقاضي عياض في الشفاء، ٤٠٠/١، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١٣٧/٢، والحلبي في السيرة الحلبية، ١٠٣/٢، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٩٧/١٥ـ

حضرت اَسماء بنتِ عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہو رہی تھی اور آپ ﷺ کا سرِ اقدس حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گود میں تھا، اس لیے وہ عصر کی نماز نہ پڑھ سکے یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! علی تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھا، لہٰذا اس پر سورج واپس لے آ۔ حضرت اَسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے دیکھا کہ سورج غروب ہوگیا تھا پھر دیکھا کہ وہ غروب ہونے کے بعد دوبارہ طلوع ہوا۔

امام طبرانی نے اس حدیث کو کئی سندوں کے ساتھ روایت کیا ہے۔ ان میں سے بعض اسناد کے تمام راوی صحیح (مسلم) کے راوی ہیں، سوائے ابراہیم بن حسن کے، وہ بھی ثقہ ہیں اور امام ابن حبان نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ امام طحاوی نے اس حدیث کو 'مشکل الآثار' میں روایت کیا ہے۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث کے دیگر طرق بھی ہیں اور یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ، حضرت علی بن ابی طالب، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے۔

اس حدیث کے مختلف طرق کو ابو الحسن الفضلی اور عبید اللہ بن عبد اللہ الحسکانی (م ۴۷۰ھ) نے 'مَسْأَلَةٌ فِي تَصْحِيحِ حَدِيْثِ رَدِّ الشَّمْسِ' میں اور امام سیوطی نے 'كَشْفُ اللَّبْسِ عَنْ حَدِيثِ الشَّمْسِ' میں جمع کیا ہے۔ امام سیوطی نے 'الخصائص الکبریٰ' میں لکھا ہے: اس حدیث کو امام ابن مندہ، ابن شاہین اور طبرانی نے ایسی سندوں کے ساتھ روایت کیا ہے جن میں سے بعض صحیح حدیث کی شرائط پر پورا اترتی ہیں۔ امام شیبانی نے 'حدائق الأنوار' میں بیان کیا ہے کہ امام طحاوی نے 'مشکل الحدیث والآثار' میں اس حدیث کو دو صحیح سندوں کے ساتھ روایت کیا ہے۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ الطَّحَاوِيُّ: وَكَانَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ يَقُوْلُ: لَا يَنْبَغِي لِمَنْ سَبِيْلُهُ الْعِلْمُ التَّخَلُّفُ عَنْ حِفْظِ حَدِيْثِ أَسْمَاءَ الَّذِي رُوِيَ لَنَا عَنْهُ لِأَنَّهُ مِنْ أَجَلِّ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ. (١)

(١) الطحاوي في مشكل الآثار، ٢/ ١١۔

امام ابو جعفر الطحاوی نے فرمایا: احمد بن صالح فرمایا کرتے تھے: علم کے راستے پر چلنے والے شخص کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ حضرت اَسماء بنت عُمیس ﷺ کی اس حدیث کو یاد کرنے سے پیچھے رہ جائے جو ہمیں ان سے روایت کی گئی ہے، کیوں کہ یہ نبوت کی جلیل القدر علامات میں سے ایک ہے۔

٢. عَنْ جَابِرٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَمَرَ الشَّمْسَ فَتَأَخَّرَتْ سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ وَالْعَسْقَلَانِيُّ وَالسُّيُوْطِيُّ وَالْمُلَّا عَلِيٌّ الْقَارِيُّ وَالْمُنَاوِيُّ كُلُّهُمْ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

حضرت جابر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سورج کو حکم دیا تو وہ (اپنے غروب میں) دن کی ایک گھڑی کے لیے مؤخر ہو گیا۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی، عسقلانی، سیوطی، ملا علی قاری اور مناوی سب نے کہا: اس حدیث کی سند حسن ہے۔

٢: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٤/٢٢٤، الرقم/٤٠٣٩، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٩٦-٢٩٧، وزين الدين العراقي في طرح التثريب، ٧/٢٣٨، والعسقلاني في فتح الباري، ٦/٢٢١، الرقم/٢٩٥٦، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/١٣٧، والملا علي القاري في مرقاة المفاتيح، ٧/٥٤٤، والمناوي في فيض القدير، ٥/٤٤٠، والعجلوني في كشف الخفاء، ١/٥١٦، الرقم/١٣٧٩، وقال: صححه الطحاوي وصاحب الشفاء والطبراني بسند حسن۔

حَدِيْثُ رَدِّ الشَّمْسِ فِي كُتُبِ الْحَدِيْثِ

﴿ کتبِ حدیث میں حدیثِ ردِّ شمس کا بیان ﴾

١. **رَوَى الإِمَامُ الْحَافِظُ أَبُوْ جَعْفَرٍ الطَّحَاوِيُّ (م٣٢١هـ) فِي مُشْكِلِ الْآثَارِ مِنْ كِتَابِ مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ:**

وَقَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوْسَى الْعَبْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَسْمَاءَ ابْنَةِ عُمَيْسٍ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُوْحٰى إِلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ، فَلَمْ يُصَلِّ الْعَصْرَ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: صَلَّيْتَ يَا عَلِيُّ؟ قَالَ: لَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اللّٰهُمَّ، إِنَّهُ كَانَ فِي طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِكَ، فَارْدُدْ عَلَيْهِ الشَّمْسَ. قَالَتْ أَسْمَاءُ: فَرَأَيْتُهَا غَرَبَتْ، ثُمَّ رَأَيْتُهَا طَلَعَتْ بَعْدَ مَا غَرَبَتْ.

امام حافظ ابو جعفر الطحاوی (م ۳۲۱ھ) نے 'مشکل الآثار من کتاب مناقب الصحابۃ' میں روایت کیا اور فرمایا: ہم سے ابو امیہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے فرمایا: ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ العبسی نے حدیث بیان کی، انہوں نے فرمایا: ہم سے الفضیل بن مرزوق نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابراہیم بن حسن سے (انہوں نے) فاطمہ بنت حسین سے،

١: أخرجه الطحاوي في مشكل الآثار، باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله ﷺ في مسألة الله عزوجل ردّ الشّمس عليه بعد غيبوبتها وردّ الله عزوجل إيّاها عليه، ٢/٨-٩۔

(انہوں نے) اسماء بنت عمیس ﷞ سے روایت کی، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی طرف وحی نازل ہو رہی تھی جبکہ آپ ﷺ کا سر اقدس حضرت علی ﷛ کی گود میں تھا۔ حضرت علی ﷛ نمازِ عصر نہ پڑھ سکے یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! کیا آپ نے نماز پڑھ لی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! وہ تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھا، اس لیے اس پر سورج پلٹا دے۔ حضرت اسماء فرماتی ہیں: میں نے دیکھا کہ سورج غروب ہو گیا تھا پھر میں نے دیکھا کہ غروب ہونے کے بعد (دوبارہ) طلوع ہوا۔

٢. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ عَوْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّهِ أُمِّ جَعْفَرٍ، عَنْ أَسْمَاءَ ابْنَةِ عُمَيْسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ بِالصَّهْبَاءِ. ثُمَّ أَرْسَلَ عَلِيًّا ﷺ فِي حَاجَةٍ فَرَجَعَ وَقَدْ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الْعَصْرَ، فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ رَأْسَهُ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ، فَلَمْ يُحَرِّكْهُ حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اللّٰهُمَّ، إِنَّ عَبْدَكَ عَلِيًّا احْتَبَسَ بِنَفْسِهٖ عَلٰى نَبِيِّكَ، فَرُدَّ عَلَيْهِ شَرْقَهَا. قَالَتْ أَسْمَاءُ: فَطَلَعَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى وَقَعَتْ عَلَى الْجِبَالِ وَعَلَى الْأَرْضِ، ثُمَّ قَامَ عَلِيٌّ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ غَابَتْ وَذٰلِكَ فِي الصَّهْبَاءِ.

علی بن عبد الرحمٰن بن محمد بن مغیرہ نے ہم سے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہم سے احمد

٢: أخرجه الطحاوي في مشكل الآثار، باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله ﷺ في مسألة الله ﷻ ردّ الشّمس عليه بعد غيبوبتها وردّ الله ﷻ إيّاها عليه، ٢/ ٩۔

بن صالح نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہمیں ابن ابی فدیک نے بیان کیا، انہوں نے کہا: مجھ سے محمد بن موسیٰ نے بیان کیا، انہوں نے عون بن محمد سے، انہوں نے اپنی والدہ امّ جعفر سے، انہوں نے حضرت اَسماء بنت عمیس ﷺ سے روایت کیا: حضور نبی اکرم ﷺ نے (خیبر کے قریب ایک مقام) صہباء میں نمازِ ظہر اداء فرمائی۔ پھر حضرت علی ﷺ کو کسی کام کے لیے بھیجا۔ وہ واپس آئے تو حضور نبی اکرم ﷺ نماز عصر پڑھ چکے تھے۔ لہٰذا حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر اقدس حضرت علی ﷺ کی گود میں رکھ دیا۔ حضرت علی ﷺ نے سر مبارک کو حرکت تک نہ دی۔ اتنی دیر میں سورج غروب ہوگیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! بے شک تیرے بندے علی نے اپنے آپ کو تیرے نبی کے لیے روکے رکھا، تو اس پر سورج کو پلٹا دے۔ حضرت اسماء ﷺ نے فرمایا: اچانک سورج نکل آیا یہاں تک کہ اس کی دھوپ پہاڑوں اور زمین پر پڑی۔ حضرت علی ﷺ اُٹھے، وضو کیا اور نماز عصر ادا کی۔ پھر (سورج دوبارہ) غروب ہوگیا اور یہ واقعہ مقام صہباء میں پیش آیا۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ: فَاحْتَجْنَا أَنْ نَعْلَمَ مَنْ مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْمَذْكُوْرُ فِي إِسْنَادِ هٰذَا الْحَدِيْثِ، فَإِذَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْمَدَنِيُّ الْمَعْرُوْفُ بِالْفِطْرِيِّ؛ وَهُوَ مَحْمُوْدٌ فِي رِوَايَتِهِ. وَاحْتَجْنَا أَنْ نَعْلَمَ مَنْ عَوْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَذْكُوْرُ فِيْهِ فَإِذَا هُوَ عَوْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَاحْتَجْنَا أَنْ نَعْلَمَ مَنْ أَمَةُ الَّتِي رُوِيَ عَنْهَا هٰذَا الْحَدِيْثُ فَإِذَا هِيَ أُمُّ جَعْفَرٍ ابْنَةُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ. فَقَالَ قَائِلٌ: كَيْفَ تَقْبَلُوْنَ هٰذَا وَأَنْتُمْ تَرْوُوْنَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَا يَدْفَعُهُ، فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا بِهِ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ أَبُوْ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ

سَهْلٍ الْأَعْرَجُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَاذَانُ الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: لَمْ تَحْتَبِسِ الشَّمْسُ عَلٰى أَحَدٍ إِلَّا لِيُوْشَعَ.(١)

امام ابوجعفر الطحاوی نے فرمایا: ہمیں ضرورت محسوس ہوئی کہ ہم اس حدیث کی سند میں مذکور محمد بن موسیٰ کے متعلق کچھ جان سکیں تو معلوم ہوا وہ محمد بن موسیٰ المدنی ہیں جو الفطری کے نام سے معروف ہیں۔ وہ اپنی روایت میں قابلِ تعریف (اعتماد) ہیں۔ اسی طرح ہمیں ضرورت پیش آئی کہ ہم عون بن محمد کے متعلق جانیں جن کا ذکر اس روایت میں ہوا ہے، تو ہم یہ دیکھ کر حیران ہوئے کہ یہ عون بن محمد بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر ہمیں ضرورت پیش آئی کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس کنیز کے متعلق جان سکیں جن سے یہ حدیث روایت کی گئی، تو ہم یہ جان کر اور بھی متعجب ہوئے کہ وہ اُم جعفر دختر محمد بن جعفر بن ابی طالب ہیں۔ کسی کہنے والے نے کہا: آپ یہ روایت کیوں کر قبول کرتے ہیں حالانکہ آپ جانتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک ایسی روایت بھی بیان کی ہے جو بظاہر اس حدیث کے مخالف ہے۔ پھر انہوں نے وہ روایت اس طرح بیان کی: ہم سے علی بن الحسین ابو عبید نے بیان کیا، انہوں نے فرمایا: ہمیں فضل بن سہل الاعرج نے بیان کیا، انہوں نے

---

(١) الطحاوي في مشكل الآثار، باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في مسألة الله عزوجل ردّ الشّمس عليه بعد غيبوبتها وردّ الله عزوجل إيّاها عليه، ٢/٩-١٠۔

فرمایا: ہمیں شاذان الاسود بن عامر نے بیان کیا۔ انہوں نے فرمایا: ہمیں ابوبکر بن عیاش نے بتایا۔ انہوں نے ہشام بن حسان سے، انہوں نے ابن سیرین سے، انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سورج سوائے حضرت یوشع (بن نون علیہ السلام) کے اور کسی کے لیے نہیں رکا۔

وَمَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ حَيَّوَيْهِ النَّيْسَابُوْرِيُّ أَبُوْ زَكَرِيَّا، قَالَ: حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَاذَانُ الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: لَمْ تُرَدَّ الشَّمْسُ مُنْذُ رُدَّتْ عَلٰى يُوشَعَ بْنِ نُوْنٍ لَيَالِيَ سَارَ إِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ.

فَكَانَ جَوَابُنَا لَهُ فِي ذٰلِكَ بِتَوْفِيقِ اللهِ وَعَوْنِهٖ: أَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَدِ اخْتَلَفَ عَلَيْنَا رَاوِيَاهُ لَنَا فِيهِ عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَا عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِمَّا قَدْ رَوَاهُ لَنَا عَلَيْهِ. فَأَمَّا مَا رَوَاهُ لَنَا عَلَيْهِ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ فَهُوَ أَنَّ الشَّمْسَ لَمْ تَحْتَبِسْ عَلٰى أَحَدٍ إِلَّا عَلٰى يُوْشَعَ، فَإِنْ كَانَ حَقِيْقَةُ الْحَدِيْثِ كَذٰلِكَ فَلَيْسَ فِيْهِ خِلَافٌ لِمَا فِي الْحَدِيْثَيْنِ الْأَوَّلَيْنِ؛ لِأَنَّ الَّذِي فِيْهِ هُوَ حَبْسُ الشَّمْسِ عَنِ الْغَيْبُوبَةِ وَالَّذِي فِي الْحَدِيْثَيْنِ الْأَوَّلَيْنِ هُوَ رَدُّهَا بَعْدَ الْغَيْبُوْبَةِ.

وَأَمَّا مَا رَوَاهُ لَنَا عَنْهُ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا فَهُوَ عَلٰى أَنَّهَا لَمْ تُرَدَّ مُنْذُ رُدَّتْ عَلٰى يُوشَعَ بْنِ نُوْنٍ إِلَى الْوَقْتِ الَّذِي قَالَ لَهُمْ فِيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ هٰذَا الْقَوْلَ. فَذٰلِکَ غَيْرُ دَافِعٍ أَنْ تَكُوْنَ لَمْ تُرَدَّ إِلٰى يَوْمِئِذٍ، ثُمَّ رُدَّتْ بَعْدَ ذٰلِکَ، وَهٰذَا غَيْرُ مُسْتَنْكَرٍ مِنْ أَفْعَالِ اللهِ ﷻ. وَقَدْ رُوِيَ فِي حَبْسِهَا عَنِ الْغُرُوبِ لِمَعْنًى احْتَاجَ إِلَيْهِ بَعْضُ أَنْبِيَاءِ اللهِ ﷻ أَنْ تَبْقٰى إِلَيْهِ مِنْ أَجْلِهِ. (١)

جو حدیث ہم سے یحيٰ بن زکریا بن حیویہ النیشاپوری ابو زکریا نے بیان کی (اس میں) انہوں نے فرمایا: ہمیں فضل بن سہل الاعراج نے بیان کیا۔ انہوں نے فرمایا: ہمیں شاذان الاسود بن عامر نے بیان کیا۔ انہوں نے فرمایا: ہمیں ابوبکر بن عیاش نے بیان کیا، انہوں ہشام بن حسان سے، انہوں نے محمد بن سیرین سے، انہوں نے حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت کیا۔ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت یوشع بن نون کے لیے سورج پلٹایا گیا پھر ان کے بعد کسی کے لیے نہیں پلٹایا گیا۔ ان کے ساتھ یہ واقعہ ان دنوں پیش آیا جب انہوں نے بیت المقدس کی طرف پیش قدمی کی۔

اس تعارض کے بارے میں ہمارا جواب اللہ تعالیٰ کی توفیق اور مدد سے یہ ہے کہ بے شک اس حدیث میں اس کے دو راویوں نے ہمیں مختلف روایت بیان کی ہے۔ ان میں سے جو روایت علی بن الحسین ﷺ

---

(١) الطحاوي في مشكل الآثار، باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله ﷺ في مسألة الله ﷻ ردّ الشّمس عليه بعد غيبوبتها وردّ الله ﷻ إيّاها عليه، ٢/ ١٠۔

نے بیان کی ہے وہ یہ ہے کہ سورج کسی کے لیے نہیں روکا گیا سوائے حضرت یوشع (بن نون) کے۔ اگر حدیث کی حقیقت اس طرح ہے تو پھر اس میں پہلی دونوں حدیثوں کے ساتھ کوئی تعارض نہیں، کیونکہ اس حدیث میں سورج کے غروب ہونے سے رکنے کا تذکرہ ہے، جب کہ پہلی دونوں حدیثوں میں غروب ہونے کے بعد پلٹائے جانے کا تذکرہ ہے۔

لیکن جہاں تک تعلق اس روایت کا ہے جس کو یحییٰ بن زکریا نے روایت کیا ہے وہ یہ ہے کہ یوشع بن نون کے لیے سورج لوٹائے جانے کے بعد اور رسول اللہ ﷺ کے یہ بات فرمانے تک کے درمیانی عرصہ میں کسی کے لیے سورج نہیں لوٹایا گیا۔ چنانچہ (حضور نبی اکرم ﷺ کا فرمان کہ) 'آج کے دن تک سورج کسی کے لیے نہیں لوٹایا گیا' یہ اس (فرمان مصطفیٰ ﷺ) کے بعد سورج لوٹائے جانے کے خلاف نہیں ہے۔ (یعنی حضور ﷺ نے صرف اپنے فرمان کے وقت سے ما قبل زمانہ میں سورج لوٹائے جانے کی نفی کی ہے) اور یہ اللہ تعالیٰ کے ایسے افعال میں سے ہے جس سے کوئی نا واقف نہیں ہے۔ 'سورج کا غروب ہونے سے رک جانا' اس معنٰی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ انبیاء کرام علیہم السلام کو اس کی ضرورت محسوس ہوئی کہ سورج ان کی خاطر (مزید کچھ وقت کے لیے) مطلع پر باقی رہے۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ: وَكُلُّ هٰذِهِ الْأَحَادِيْثِ مِنْ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ، وَقَدْ حَكٰى لِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: لَا يَنْبَغِي لِمَنْ كَانَ سَبِيْلُهُ الْعِلْمَ التَّخَلُّفُ عَنْ حِفْظِ حَدِيْثِ أَسْمَاءَ الَّذِي رَوَاهُ لَنَا عَنْهُ، لِأَنَّهُ مِنْ أَجَلِّ

عَـلَامَاتِ النُّبُوَّةِ.

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ: وَهُوَ كَمَا قَالَ، وَفِيْهِ لِمَنْ كَانَ دَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِمَا دَعَا لَهُ بِهٖ حَتّٰى يَكُونَ ذٰلِكَ الْمِقْدَارُ الْجَلِيْلُ، وَالرُّتْبَةُ الرَّفِيعَةُ، لِأَنَّ ذٰلِكَ كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ صَلَاتَهُ تِلْكَ الَّتِي احْتَبَسَ نَفْسَهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فِي وَقْتِهَا عَلٰى غَيْرِ فَوْتٍ مِنْهَا إِيَّاهُ. وَفِي ذٰلِكَ مَا قَدْ دَلَّ عَلَى التَّغْلِيْظِ فِي فَوْتِ الْعَصْرِ.

وَمِنْ ذٰلِكَ مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ كَمَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ أَبِي عَقِيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ فَاتَتْهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ. قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَوَقَى اللهُ ﷻ عَلِيًّا ﷺ ذٰلِكَ لِطَاعَتِهٖ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ.(١)

امام ابو جعفر الطحاوی نے فرمایا: یہ تمام احادیث نبوت کی نشانیوں (معجزات) سے متعلق ہیں۔ علی بن عبد الرحمٰن بن المغیرہ نے احمد بن صالح سے مجھے بیان کیا ہے، وہ فرمایا کرتے تھے: علم کے راستے پر چلنے والے شخص کے لیے یہ مناسب نہیں کہ وہ حضرت اسماء ﷞ کی (روایت کردہ) حدیث مبارکہ یاد کرنے سے پیچھے رہ جاتے۔ کیونکہ یہ نبوت کی

(١) الطحاوي في مشكل الآثار، باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله ﷺ في مسئلة الله ﷻ ردّ الشّمس عليه بعد غيبوبتها وردّ الله ﷻ إيّاها عليه، ٢/١١-١٢۔

نشانیوں (معجزات) میں سے بہت بڑی نشانی ہے۔

امام ابوجعفر الطحاوی نے فرمایا: یہ بات ایسے ہی ہے جیسے انہوں نے فرمایا (یعنی یہ واقعی نبوت کی بہت بڑی نشانی ہے) اور اس میں یہ بیان بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے جس کے لیے جو دعا بھی فرمائی وہ اس دعا کے باعث جلیل القدر اور بلند رتبہ ہو گیا۔ کیونکہ یہ (سورج کا پلٹنا) رسول اللہ ﷺ کے وسیلہ سے تھا تاکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی وہ نماز پڑھ لیں جس (کی ادائیگی سے) سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خاطر خود کو روکے رکھا تھا، حتیٰ کہ سورج اپنے مقررہ وقت پر غروب ہو گیا۔

یہ (واقعہ) نمازِ عصر کی بروقت ادائیگی کے حوالے سے سخت تاکیدی حکم پر بھی دلالت کرتا ہے کہ نمازِ عصر کو بر وقت ادا نہ کرنا بہت بڑا (نقصان) ہے۔ یہی وہ بات ہے جو رسول اللہ ﷺ سے روایت کی گئی ہے۔ جیسا کہ عبد الغنی بن ابی عقیل نے ہمیں بیان کیا، انہوں نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے امام زہری سے، انہوں نے سالم سے، انہوں نے اپنے والد سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کی نمازِ عصر فوت ہو گئی گویا وہ اپنے اہل و عیال اور مال و اسباب سے محروم ہو گیا۔ امام ابوجعفر نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی وجہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس (نقصان) سے بچا لیا۔

٣. وَرَوَى الإِمَامُ أَبُو الْقَاسِمِ الطَّبَرَانِيُّ (م٣٦٠هـ) فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيرِ:

٣: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٤/١٤٤، الرقم/٣٨٢، وذكره السيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/١٣٧۔

قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ الْحَسَنِ الْخَفَّافُ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْفِطْرِيُّ، عَنْ عَوْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ جَعْفَرٍ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضي الله عنها، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم صَلَّى الظُّهْرَ بِالصَّهْبَاءِ، ثُمَّ أَرْسَلَ عَلِيًّا فِي حَاجَةٍ، فَرَجَعَ وَقَدْ صَلَّى النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم الْعَصْرَ، فَوَضَعَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم رَأْسَهُ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ، فَنَامَ، فَلَمْ يُحَرِّكْهُ حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: اللّٰهُمَّ، إِنَّ عَبْدَکَ عَلِيًّا احْتَبَسَ بِنَفْسِهٖ عَلٰى نَبِيِّهٖ فَرُدَّ عَلَيْهِ الشَّمْسَ قَالَتْ: فَطَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ حَتّٰى رُفِعَتْ عَلَى الْجِبَالِ وَعَلَى الْأَرْضِ، وَقَامَ عَلِيٌّ، فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ غَابَتْ، وَذٰلِکَ بِالصَّهْبَاءِ.

امام ابو القاسم الطبرانی نے المعجم الکبیر میں روایت کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: ہمیں اسماعیل بن الحسن الخفاف نے یہ حدیث بتائی، انہوں نے کہا: ہمیں احمد بن صالح نے بتائی، انہوں نے کہا: ہمیں محمد بن ابی فدیک نے بیان کی، انہوں نے کہا: مجھے محمد بن موسیٰ الفطری نے عون بن محمد اور اُم جعفر کے طریق سے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (خیبر کے قریب واقع ایک مقام) صہباء میں نمازِ ظہر پڑھی، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کسی کام کے لیے بھیجا۔ جب آپ رضی اللہ عنہ واپس آئے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عصر کی نماز پڑھ چکے تھے۔ چنانچہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا سر اقدس حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گود میں رکھ کر سو گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (نماز اداء کرنے کے لیے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سرِ اقدس کو حرکت نہ دی، حتیٰ کہ سورج غروب ہوگیا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! بے شک تیرے بندے علی نے خود کو اپنے نبی کی خدمت میں روکے رکھا، اس لیے تو اس پر سورج کو پلٹا دے۔ حضرت اَسماء رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: سورج ان پر طلوع ہوگیا حتیٰ کہ اس کی دھوپ پہاڑوں اور زمین پر پڑنے لگی۔

حضرت علی ﷺ اُٹھے، وضو کیا اور نماز عصر پڑھی، پھر سورج غروب ہوگیا۔ یہ واقعہ (مقام) صہباء میں پیش آیا۔

٤ . وَقَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سِنَانٍ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، ثَنَا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ عَلِيٍّ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ ﷺ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ كَادَ يُغْشٰى عَلَيْهِ، فَأُنْزِلَ عَلَيْهِ يَوْمًا وَهُوَ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: صَلَّيْتَ الْعَصْرَ يَا عَلِيُّ؟ قَالَ: لَا، يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَدَعَا اللهَ فَرَدَّ عَلَيْهِ الشَّمْسَ حَتّٰى صَلَّى الْعَصْرَ قَالَتْ: فَرَأَيْتُ الشَّمْسَ طَلَعَتْ بَعْدَ مَا غَابَتْ، حِيْنَ رُدَّتْ حَتّٰى صَلَّى الْعَصْرَ.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ كُلَّهُ الطَّبَرَانِيُّ بِأَسَانِيْدَ وَرِجَالُ أَحَدِهَا رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

امام ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی نے بیان کیا: ہمیں جعفر بن احمد بن سنان الواسطی نے حدیث بیان کی، (انہوں نے فرمایا:) ہمیں علی بن المنذر نے بیان کی، (انہوں نے فرمایا:) ہمیں محمد بن فضیل نے بیان کی، (انہوں نے فرمایا:) ہمیں فضیل بن مرزوق نے ابراہیم بن الحسن سے، انہوں فاطمہ بنتِ علی سے، انہوں نے حضرت اَسماء بنت عمیس ﷺ سے روایت کیا، انہوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوتی تو آپ ﷺ پر غشی کی کیفیت طاری ہونے لگتی۔ ایک دن آپ ﷺ پر وحی نازل ہوئی جب کہ آپ ﷺ حضرت علی ﷺ کی گود میں (سر رکھے لیٹے ہوئے) تھے۔ (نزول وحی کے بعد) رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: اے علی! کیا آپ

٤: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٤/١٥٢، الرقم/٣٩١، وزين الدين العراقي في طرح التثريب في شرح التقريب، ٧/٢٣٨، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٩٧۔

نے نمازِ عصر پڑھ لی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! نہیں۔ آپ ﷺ نے اللہ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ان پر سورج کو پلٹا دیا، چنانچہ انہوں نے نماز عصر پڑھ لی۔ حضرت اَسماء ﷞ فرماتی ہیں: جب سورج پلٹایا گیا تو میں نے دیکھا کہ سوج غروب ہونے کے بعد (دوبارہ) طلوع ہو گیا یہاں تک کہ حضرت علی ﷜ نے نمازِ عصر پڑھ لی۔

امام ہیثمی نے کہا: ردّ شمس کی یہ تمام احادیث امام طبرانی نے مختلف اسانید کے ساتھ روایت کی ہیں اور ان میں سے ایک کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٥ . رَوَى الإِمَامُ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ (م٢٨٧هـ) فِي كِتَابِ السُّنَّةِ: قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوْقٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُوْحٰى إِلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ ﷜.

امام ابن ابی عاصم (م٢٨٧ھ) 'کتاب السنۃ' میں روایت کرتے ہیں کہ ہمیں ابو بکر نے حدیث بیان کی، (انہوں نے فرمایا:) ہمیں عبید اللہ بن موسیٰ نے فضیل بن مرزوق، ابراہیم بن الحسن اور فاطمہ بنت حسین کے طریق سے حضرت اسماء بنت عمیس ﷞ سے روایت کیا۔ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہو رہی تھی جب کہ آپ ﷺ کا سرِ اقدس حضرت علی ﷜ کی گود میں تھا۔

٦ . رَوَى الإِمَامُ أَبُو الْبَشَرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الدُّوْلَابِيُّ (م٣١٠هـ) فِي كِتَابِهِ: الذُّرِّيَّةُ الطَّاهِرَةُ: حَدَّثَ عَنْهُ: الإِمَامُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ، وَالإِمَامُ أَبُوْ أَحْمَدَ بْنُ عَدِيٍّ، وَالإِمَامُ أَبُو الْقَاسِمِ الطَّبَرَانِيُّ، وَالإِمَامُ أَبُوْ حَاتِمِ بْنُ حِبَّانَ

٥: أخرجه ابن أبي عاصم في السنة، ٢/٥٩٨، الرقم/١٣٢٣۔

٦: أخرجه الدولابي في الذرية الطاهرة/٩١، الرقم/١٦٤۔

وَالآخَرُوْنَ.

قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَسَنٍ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ حُسَيْنٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ رضي الله عنه، قَالَ: كَانَ رَأْسُ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فِي حِجْرِ عَلِيِّ، وَكَانَ يُوْحٰی إِلَيْهِ، فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ، قَالَ: يَا عَلِيُّ، صَلَّيْتَ الْعَصْرَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: اَللّٰهُمَّ، إِنَّکَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ فِي حَاجَتِکَ وَحَاجَةِ رَسُوْلِکَ، فَرُدَّ عَلَيْهِ الشَّمْسَ، فَرَدَّهَا عَلَيْهِ، فَصَلّٰی، وَغَابَتِ الشَّمْسُ.

امام ابو البشر محمد بن احمد الدولابی (م۳۱۰ھ) نے اپنی کتاب الذُّرِّيَّةُ الطَّاهِرَةُ میں روایت کیا: سے امام ابن ابی حاتم، امام ابو احمد بن عدی، امام ابو القاسم الطبرانی اور امام ابو حاتم بن حبان اور دوسرے ائمہ نے روایت کیا ہے۔ دولابی نے کہا ہے: مجھے اسحاق بن یونس نے حدیث بیان کی، (انہوں نے فرمایا:) ہمیں سوید بن سعید نے مطلب بن زیاد، ابراہیم بن حیان، عبد اللہ بن الحسن اور فاطمہ بنت حسین کے طریق سے امام حسین رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر اقدس حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گود میں تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہو رہی تھی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وحی سے فارغ ہوئے تو فرمایا: اے علی! کیا آپ نے عصر پڑھ لی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! بے شک تو جانتا ہے کہ وہ (علی) تیرے اور تیرے رسول کے کام میں تھا، سوتو اس کے لیے سورج کو لوٹا دے۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر سورج لوٹا دیا۔ پھر انہوں نے نمازِ (عصر) پڑھی اور سورج غروب ہوگیا۔

٧. وَرَوَى الإِمَامُ ابْنُ مَرْدَوَيْهِ الأَصْفَهَانِيُّ (م٤١٦هـ)، فِي الْمَنَاقِبِ:

٧: أخرجه ابن مردويه في مناقب علي بن أبي طالب رضي الله عنه، الفصل الثاني عشر: حديث ردّ الشمس/١٤٥، الرقم/١٧٦۔

حَدِيْثُ رَدِّ الشَّمْسِ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: نَامَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ رضي الله عنه، وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى الْعَصْرَ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم دَعَا لَهُ، فَرُدَّتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ حَتّٰى صَلّٰى، ثُمَّ غَابَتْ ثَانِيَةً.

امام ابن مردویہ الاصفہانی (م ۴۱۶ھ) نے اپنی کتاب 'مُنَاقِبُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ' میں حدیث رد الشّمس کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گود میں سر اقدس رکھ کر استراحت فرما ہو گئے، جب کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابھی نمازِ عصر نہیں پڑھی تھی، حتیٰ کہ (اسی دوران) سورج غروب ہو گیا۔ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیام فرما ہوئے تو ان (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کے لیے دعا فرمائی۔ چنانچہ ان کے لیے سورج پلٹا دیا گیا حتیٰ کہ انہوں نے نمازِ (عصر) پڑھ لی پھر سورج دوبارہ غروب ہوگیا۔

٨. وَرَوَى ابْنُ مَرْدَوَيْهِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنهما: أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم كَانَ يُوْحٰى إِلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ رضي الله عنه، وَهُوَ لَمْ يُصَلِّ الْعَصْرَ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَصَلَّيْتَ يَا عَلِيُّ؟ قَالَ: لَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: اَللّٰهُمَّ، إِنَّهُ كَانَ فِي طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِكَ، فَارْدُدْ.

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضي الله عنها، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يُوْحٰى إِلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ، فَلَمْ يُصَلِّ الْعَصْرَ، حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: اَللّٰهُمَّ، إِنَّ عَلِيًّا كَانَ فِي طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِكَ، فَارْدُدْ عَلَيْهِ الشَّمْسَ، قَالَتْ أَسْمَاءُ: فَرَأَيْتُهَا غَرَبَتْ وَرَأَيْتُهَا طَلَعَتْ بَعْدَمَا غَرَبَتْ

٨: أخرجه ابن مردويه في مناقب علي بن أبي طالب رضي الله عنه، الفصل الثاني عشر: حديث ردّ الشمس/١٤٥-١٤٦، الرقم/١٧٧.

وَوَقَفَتْ. وَاللَّفْظُ لِحَدِيْثِ عُثْمَانَ.

امام ابن مردویہ نے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ پر وحی نازل ہو رہی تھی جب کہ آپ ﷺ کا سرِ اقدس حضرت علی علیہ السلام کی گود مبارک میں تھا۔ انہوں نے تا حال عصر نہ پڑھی تھی حتیٰ کہ سورج غروب ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اے علی! کیا آپ نے نماز پڑھ لی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے (بارگاہِ الٰہی میں) عرض کیا: اے اللہ! بے شک وہ تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھا سو تو (سورج کو) لوٹا دے۔

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہو رہی تھی جب کہ آپ ﷺ کا سرِ اقدس حضرت علی کی گود میں تھا۔ وہ نمازِ عصر نہ پڑھ سکے حتیٰ کہ سورج غروب ہوگیا تو رسول اللہ ﷺ نے (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ) عرض کیا: اے اللہ! بے شک علی تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھا سو تو اس کے لیے سورج پلٹا دے۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے دیکھا کہ سورج غروب ہو چکا تھا اور پھر غروب ہونے کے بعد دوبارہ طلوع ہوا اور ٹھہرا رہا۔ یہ عبارت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی حدیث کی ہے۔

٩. وَرَوَى ابْنُ مَرْدَوَيْهِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ، وَأُمِّ سَلَمَةَ، وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ، وَأَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، وَالْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رضي الله عنهم: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ فِي مَنْزِلِهِ وَعَلِيٌّ بَيْنَ يَدَيْهِ إِذْ جَاءَ جِبْرِيْلُ يُنَاجِيْهِ عَنِ اللهِ عزوجل، فَلَمَّا تَغَشَّى الْوَحْيُ تَوَسَّدَ فَخِذَ عَلِيٍّ، وَلَمْ يَرْفَعْ حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ، فَصَلَّى الْعَصْرَ جَالِسًا إِيْمَاءً، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ لِعَلِيٍّ: فَاتَتْكَ الْعَصْرُ؟. فَقَالَ:

٩: أخرجه ابن مردويه في مناقب علي بن أبي طالب رضي الله عنه، الفصل الثاني عشر: حديث ردّ الشمس/١٤٦، الرقم/١٧٨۔

صَلَّيْتُهَا إِيْمَاءً. فَقَالَ: ادْعُ اللهَ يَرُدَّ عَلَيْکَ الشَّمْسَ حَتّٰى تُصَلِّيَهَا قَائِمًا فِي وَقْتِهَا، فَإِنَّهُ يُجِيْبُکَ لِطَاعَتِکَ اللهَ وَرَسُوْلَهُ. فَسَأَلَ اللهَ فِي رَدِّهَا، فَرُدَّتْ عَلَيْهِ حَتّٰى صَارَتْ فِي مَوْضِعِهَا مِنَ السَّمَاءِ وَقْتَ الْعَصْرِ، فَصَلَّاهَا، ثُمَّ غَرَبَتْ.

امام ابن مردویہ نے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا، حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا، حضرت جابر بن عبد اللہ الانصاری رضی اللہ عنہ، حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ایک روز حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے کاشانۂ اقدس میں تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے۔ اچانک حضرت جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کے لیے آپ کے پاس آئے۔ جب وحی (کے نزول کی کیفیت) طاری ہوگئی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ران مبارک کو تکیہ بنا لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (اپنا سر مبارک) نہ اُٹھایا حتیٰ کہ سورج غروب ہوگیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیٹھے بیٹھے اشاروں کے ساتھ نمازِ عصر ادا کی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وحی سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تمہاری نماز عصر فوت ہوگئی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: میں نے اشارے سے نماز ادا کر لی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تمہارے لیے سورج پلٹا دے تاکہ تم کھڑے ہوکر نماز کو اس کے وقت پر ادا کرلو۔ یقیناً تمہاری اطاعتِ الٰہی اور اطاعتِ رسول کے باعث وہ تمہارے حق میں (میری دعا کو) قبول فرمائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سورج کی واپسی کا سوال کیا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاطر سورج کو لوٹا دیا گیا حتیٰ کہ وہ وقتِ عصر کے مطابق آسمان پر اپنے مقام پر آ گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز عصر اداء کر لی تو پھر (دوبارہ) غروب ہوگیا۔

١٠. وَرَوَى الإِمَامُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ حَبِيْبٍ الْبَصْرِيُّ الشَّهِيْرُ بِالْمَاوَرْدِيِّ (م٤٥٠هـ)، فِي أَعْلَامِ النُّبُوَّةِ مِنْ طَرِيْقِ أَسْمَاءَ رضي الله عنها.

١٠: الماوردي في أعلام النبوة، الباب الحادي عشر: فيما أكرم به صلى الله عليه وآله وسلم من إجابة أدعيته/١٧٣۔

وَقَالَ: إِنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ قَالَتْ لِفَاطِمَةَ: إِنَّ عَلِيَّ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه كَانَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم وَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْهِ فَجَلَّلَهُ بِثَوْبِهِ فَلَمْ يَزَلْ كَذٰلِکَ حَتّٰى أَدْبَرَتِ الشَّمْسُ أَوْ كَادَتْ تَغِيْبُ ثُمَّ إِنَّهُ سُرِّيَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم فَقَالَ: أَصَلَّيْتَ يَا عَلِيُّ؟ قَالَ: لَا. فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، رُدَّ عَلٰى عَلِيٍّ الشَّمْسَ فَرَجَعَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى بَلَغَتْ نِصْفَ الْمَسْجِدِ.

امام ابو الحسن علی بن حبیب البصری (م ۴۵۰ھ) -جو کہ ماوردی کے نام سے مشہور ہیں- نے اپنی کتاب 'أَعْلَامُ النُّبُوَّةِ' میں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے طریق سے روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں: حضرت اَسماء رضی اللہ عنہا بنتِ عمیس نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہونے لگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے کپڑے سے انہیں ڈھانپ لیا اور اسی حالت میں رہے حتیٰ کہ سورج غروب گیا یا غروب ہونے کے قریب تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حالت وحی ختم ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابو الحسن! کیا آپ نے نماز پڑھ لی ہے؟ عرض کیا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (بارگاہِ الٰہی میں) عرض کیا: اے اللہ! علی پر سورج پلٹا دے۔ چنانچہ سورج پلٹ آیا حتیٰ کہ آدھی مسجد تک اس کی دھوپ پہنچ گئی۔

١١. وَرَوَى الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ (م٤٦٣هـ) فِي تَلْخِيْصِ الْمُتَشَابِهِ فِي الرَّسْمِ: حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: نَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ شَاذَانَ، قَالَ: نَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ النَّيْسَابُوْرِيُّ، قَالَ: نَا عَمْرُو بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: نَا يَزِيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: نَا الْمُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ فَاطِمَةَ الصُّغْرَى ابْنَةِ الْحُسَيْنِ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رضی الله عنه، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم فِي حِجْرِ عَلِيٍّ، وَكَانَ يُوْحٰى إِلَيْهِ، فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ،

١١: ذكره الخطيب البغدادي في تلخيص المتشابه في الرسم، ١/٢٢٥ـ

قَالَ: يَا عَلِيُّ، صَلَّيْتَ الْعَصْرَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: اللّٰهُمَّ، إِنَّکَ تَعْلَمُ أَنَّهُ کَانَ فِي حَاجَتِکَ وَحَاجَةِ رَسُوْلِکَ، فَرُدَّ عَلَيْهِ الشَّمْسَ، فَرَدَّهَا، فَصَلّٰى عَلِيٌّ، فَغَابَتْ.

خطیب بغدادی (م۴۶۳ھ) نے **تَلْخِيْصُ الْمُتَشَابَةِ فِي الرَّسْمِ** میں روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا: ہمیں احمد بن ابراہیم بن شاذان نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہمیں یوسف بن یعقوب النیشاپوری نے خبر دی، اُنہوں نے کہا: ہمیں عمرو بن حماد نے خبر دی، اُنہوں نے کہا: ہمیں یزید بن سعید نے خبر دی، اُنہوں نے کہا: ہمیں مطلب بن زیاد نے خبر دی، اُنہوں نے ابراہیم بن حیان، عبد اللہ بن الحسین اور فاطمہ الصغریٰ بنت الحسین کے طریق سے حضرت حسین بن علی علیہما السلام سے روایت کیا ہے، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گود میں (سر اقدس رکھے ہوئے) تھے جبکہ آپ ﷺ پر وحی نازل ہو رہی تھی۔ پھر جب حالتِ وحی ختم ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی! کیا تو نے عصر پڑھ لی ہے؟ عرض کیا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! تو جانتا ہے کہ وہ تیرے اور تیرے رسول (ﷺ) کے کام میں تھا لہٰذا تو اس پر سورج پلٹا دے۔ اللہ تعالیٰ نے سورج کو پلٹا دیا۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھ لی تو وہ غروب ہوگیا۔

١٢. وَقَالَ الإِمَامُ الْفَقِيْهُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَلَّابِيُّ الشَّافِعِيُّ الْوَاسِطِيُّ الْبَغْدَادِيُّ الشَّهِيْرُ بِابْنِ الْمَغَازِلِيّ (م٤٨٣هـ): أَخْبَرَنَا الْقَاضِي أَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ الْحَسَنِ الْعَلَوِيُّ – فِي جُمَادَى الْأُوْلٰى فِي سَنَةِ ثَمَانٍ وَثَلَاثِيْنَ وَأَرْبَعِمِائَةٍ بِقِرَاءَتِي عَلَيْهِ فَأَقَرَّ بِهِ – قُلْتُ لَهُ: أَخْبَرَكُمْ أَبُوْ

١٢: أخرجه ابن المغازلي في مناقب علي رضي الله عنه، رجوع الشمس/١٥٢، الرقم/١٤٠۔

مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ الْمُزَنِيُّ الْمُلَقَّبُ بِابْنِ السَّقَاءِ الْحَافِظِ، حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ - وَهُوَ الْوَاسِطِيُّ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضي الله عنها، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يُوْحٰى إِلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ، فَلَمْ يُصَلِّ الْعَصْرَ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: صَلَّيْتَ يَا عَلِيُّ؟ قَالَ: لَا، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: اَللّٰهُمَّ، إِنَّ عَلِيًّا كَانَ فِي طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِكَ فَارْدُدْ عَلَيْهِ الشَّمْسَ، فَرَأَيْتُهَا غَرَبَتْ ثُمَّ رَأَيْتُهَا طَلَعَتْ بَعْدَمَا غَرَبَتْ.

امام الفقیہ ابو الحسن علی بن محمد الجلالی الشافعی الواسطی البغدادی (م۴۸۳ھ) جو ابن المغازلی کے نام سے مشہور ہیں فرماتے ہیں: ہمیں قاضی ابوجعفر محمد بن اسماعیل بن الحسن العلوی نے خبر دی - جمادی الاول سن ۴۳۸ھ میں (اس طرح کہ) میں نے اُن کو پڑھ کے سنایا تو انہوں نے اس کی تصدیق کی- میں نے اُن (قاضی علوی) سے کہا: آپ کو ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن عثمان المزنی نے خبر دی جن کا لقب ابن السقاء الحافظ ہے، انہوں نے کہا: ہمیں محمود بن محمد نے یہ حدیث بیان کی - جو کہ واسطی ہیں- انہوں نے کہا: ہمیں عثمان نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا: ہمیں عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کی، انہوں نے کہا: ہمیں فضیل بن مرزوق نے بیان کی، انہوں نے کہا: ابراہیم بن الحسن نے حضرت فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہا کے طریق سے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہو رہی تھی جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر اقدس حضرت علی کی گود میں تھا۔ وہ (اس وجہ سے) نمازِ عصر نہ پڑھ سکے حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی! کیا تو نے نماز پڑھ لی ہے؟ (ان کے نفی میں جواب دینے پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) عرض کیا: اے اللہ! بے شک

علی تیری اطاعت میں تھا اور تیرے رسول ﷺ کی اطاعت میں تھا اس لیے اس پر سورج پلٹا دے۔ (حضرت اسماء فرماتی ہیں:) میں نے دیکھا کہ سورج غروب ہو چکا تھا پھر میں نے دیکھا کہ وہ غروب ہو چکنے کے بعد دوبارہ طلوع ہوا۔

١٣ . وَقَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْبَيِّعُ الْبَغْدَادِيُّ فِيْمَا كَتَبَ بِهٖ إِلٰى أَنَّ أَبَا أَحْمَدَ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ أَبِي مُسْلِمٍ الْفَرَضِيَّ الْبَغْدَادِيَّ حَدَّثَهُمْ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ عُقْدَةَ الْحَافِظُ الْهَمَدَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يُوْسُفَ الْجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: رَقَدَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلٰى فَخِذِ عَلِيٍّ وَحَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ وَلَمْ يَكُنْ عَلِيٌّ صَلّٰى، وَكَرِهَ أَنْ يُوْقِظَ النَّبِيَّ ﷺ حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ قَالَ: مَا صَلَّيْتَ أَبَا الْحَسَنِ الْعَصْرَ؟ قَالَ: لَا، يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ فَرُدَّتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَلِيٍّ كَمَا غَابَتْ حَتّٰى رَجَعَتِ الصَّلَاةُ الْعَصْرَ فِي الْوَقْتِ، فَقَامَ عَلِيٌّ فَصَلَّى الْعَصْرَ، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاةَ الْعَصْرِ غَابَتِ الشَّمْسُ، فَإِذَا النُّجُوْمُ مُشْتَبِكَةٌ.

*ابن المغازلی نے ہی فرمایا: **ابو طاہر محمد بن علی البیع البغدادی نے ہمیں اپنی تحریر کے سلسلہ میں بتایا،** یہاں تک کہ ابو احمد عبید اللہ بن ابی مسلم الفرضی البغدادی نے انہیں حدیث بیان کی۔ انہوں نے کہا: ہمیں ابو العباس احمد بن محمد بن سعید بن عقدہ الحافظ الہمدانی نے حدیث بیان کی، (انہوں نے کہا:) ہمیں فضل بن یوسف الجُعفي نے حدیث بیان کی، (انہوں نے کہا:) ہمیں محمد بن عقبہ نے محمد بن الحسین سے، انہوں نے عون بن عبد اللہ سے، انہوں نے*

١٣: أخرجه ابن المغازلي في مناقب علي ﷺ، رجوع الشمس/١٥٦-١٥٧، الرقم/١٤١۔

اپنے والد سے، انہوں نے ابو رافع سے، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ران پر استراحت فرما ہو گئے اور نمازِ عصر کا وقت ہو گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز نہ پڑھ سکے۔ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو جگانا پسند نہ کیا حتیٰ کہ سورج غروب ہوگیا۔ جب آپ ﷺ بیدار ہوئے تو فرمایا: اے ابو الحسن! کیا تو نے نمازِ عصر پڑھ لی؟ عرض کیا: نہیں یا رسول اللہ۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا فرمائی تو سورج جیسے غروب ہوا تھا ویسے ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ پر پلٹا دیا گیا، حتیٰ کہ نماز وقت عصر میں لوٹ آئی۔ حضرت علی کھڑے ہوئے اور نمازِ عصر پڑھی۔ جب آپ نے نمازِ عصر ادا کر لی تو سورج غروب ہو گیا اور اچانک ستاروں کے جمگھٹے دکھائی دینے لگے۔

١٤. قَالَ الْقَاضِي أَبُو الْفَضْلِ عِيَاضُ بْنُ مُوْسَى الْيَحْصُبِيُّ (م٥٤٤هـ) فِي الشِّفَاءِ بِتَعْرِيْفِ حُقُوْقِ الْمُصْطَفٰى ﷺ: خَرَّجَ الطَّحَاوِيُّ فِي مُشْكِلِ الْحَدِيْثِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ مِنْ طَرِيْقَيْنِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُوْحٰى إِلَيْهِ وَرَأْسُهٗ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ فَلَمْ يُصَلِّ الْعَصْرَ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَصَلَّيْتَ يَا عَلِيُّ؟ قَالَ: لَا. فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، إِنَّهٗ كَانَ فِي طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِكَ فَارْدُدْ عَلَيْهِ الشَّمْسَ، قَالَتْ أَسْمَاءُ: فَرَأَيْتُهَا غَرَبَتْ ثُمَّ رَأَيْتُهَا طَلَعَتْ بَعْدَمَا غَرَبَتْ، وَوَقَفَتْ عَلَى الْجِبَالِ وَالْأَرْضِ وَذٰلِكَ بِالصَّهْبَاءِ فِي خَيْبَرَ.

قَالَ: وَهٰذَانِ الْحَدِيْثَانِ ثَابِتَانِ وَرُوَاتُهُمَا ثِقَاتٌ. وَحَكَى الطَّحَاوِيُّ أَنَّ أَحْمَدَ بْنَ صَالِحٍ كَانَ يَقُوْلُ: لَا يَنْبَغِي لِمَنْ سُبُلُهُ الْعِلْمُ التَّخَلُّفُ عَنْ حِفْظِ حَدِيْثِ أَسْمَاءَ لِأَنَّهٗ مِنْ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ.

١٤: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفٰى، فصل في انشقاق القمر وحبس الشمس/٣٤٧-٣٤٨، الرقم/٦٨٤۔

قاضی ابو الفضل عیاض بن موسی الیحصبی (م ۵۴۴ھ) نے اپنی کتاب 'الشِّفَا بِتَعْرِيْفِ حُقُوْقِ الْمُصْطَفٰی ﷺ' میں فرمایا: امام طحاوی نے اپنی کتاب 'مشکل الحدیث' میں حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے دو طرق سے اس حدیث کی تخریج کی کہ حضور نبی اکرم ﷺ پر وحی نازل ہو رہی تھی جبکہ آپ ﷺ کا سر اقدس حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گود میں تھا لہٰذا وہ نمازِ عصر نہ پڑھ سکے حتیٰ کہ سورج غروب ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! کیا تو نے نماز پڑھ لی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ ﷺ نے (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) عرض کیا: اے اللہ! بے شک وہ تیری اطاعت میں تھا اور تیرے رسول (ﷺ) کی اطاعت میں تھا پس تو اس پر سورج پلٹا دے۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے دیکھا کہ سورج غروب ہو گیا تھا پھر میں نے دیکھا کہ وہ غروب ہونے چکنے کے بعد (دوبارہ) طلوع ہوا اور پہاڑوں اور زمین پر رکا رہا۔ یہ واقعہ خیبر میں (مقامِ) صہباء پر پیش آیا۔

امام طحاوی نے کہا: یہ دونوں احادیث (صحیح) ثابت ہیں اور ان دونوں کے راوی ثقہ ہیں۔ نیز امام طحاوی نے یہ بھی بیان کیا ہے: احمد بن صالح کہا کرتے تھے: اہل علم کو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی حدیث یاد کرنے سے پیچھے نہیں رہنا چاہیے کیونکہ یہ نبوت کی نشانیوں (معجزات) میں سے ہے۔

١٥. رَوَى الإِمَامُ الْمُوَفَّقُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ الْخَوَارِزْمِيُّ (م٥٦٨هـ)، فِي كِتَابِ 'مَنَاقِبِ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ'- وَلَهُ كِتَابُ رَدِّ الشَّمْسِ لِأَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ- قَالَ: أَخْبَرَنَا كَمَالُ الدِّيْنِ أَبُوْ ذَرٍّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنِي وَالِدِيْ قَاضِي الْقُضَاةِ شِهَابُ الدِّيْنِ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ بُنْدَارٍ، أَخْبَرَنَا وَالِدِيَ الإِمَامُ أَبُوْ ذَرٍّ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بُنْدَارٍ، أَخْبَرَنَا

١٥: أخرجه الخوارزمي في المناقب، الفصل التاسع عشر: في فضائل له علیہ السلام شتّى/٣٠٦، الرقم/٣٠١۔

أَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ الْمَالِكِيُّ الْقَصَّارُ، حَدَّثنا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الآمِلِيُّ الْأَصْبَهَانِيُّ، أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ هِشَامُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُرَّةَ الرَّعِيْنِيُّ بِمِصْرَ، حَدَّثَنَا الإِمَامُ أَبُوْ جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَامَةَ الْأَزْدِيُّ الْمَعْرُوْفُ بِالطَّحَاوِيّ، حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوْسَى الْعُبَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يُوحٰى إِلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ فَلَمْ يُصَلِّ الْعَصْرَ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: صَلَّيْتَ يَا عَلِيُّ؟ فَقَالَ: لَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: اَللّٰهُمَّ، إِنَّهُ كَانَ فِي طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِكَ فَارْدُدْ عَلَيْهِ الشَّمْسَ، قَالَتْ أَسْمَاءُ: فَرَأَيْتُهَا قَدْ غَرَبَتْ ثُمَّ رَأَيْتُهَا طَلَعَتْ بَعْدَ مَا غَرَبَتْ.

امام الموفق بن احمد بن محمد المکی الخوارزمی (م٥٦٨ھ) نے اپنی کتاب ’مَنَاقِبُ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ رضي الله عنه‘ میں روایت کیا ہے۔ ان کی ایک کتاب ’رَدِّ الشَّمْسِ لِأَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ‘ بھی ہے۔

انہوں نے فرمایا: ہمیں کمال الدین ابو ذر احمد بن محمد نے بتایا، (انہوں نے کہا:) مجھے میرے والد قاضی القضاۃ شہاب الدین ابوعبد اللہ محمد بن احمد بن علی بن بندار نے بتایا، (انہوں نے کہا:) میرے والد امام ابو ذر احمد بن علی بن بندار نے بتایا، (انہوں نے کہا:) ہمیں ابو عمرو عثمان بن محمد بن مالک المالکی القصار نے بتایا، (انہوں نے کہا:) ہمیں ابوبکر محمد بن علی الآملي الاصبہانی نے بیان کیا، (انہوں نے کہا:) ہمیں ابو القاسم ہشام بن محمد بن مرہ الرعینی نے مصر میں بتایا، (انہوں نے کہا:) ہمیں امام ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ الازدی المعروف امام طحاوی نے بیان کیا، (انہوں نے کہا:) ہمیں ابو امیہ نے بیان کیا، (انہوں نے کہا:) ہمیں عبید اللہ بن موسیٰ العُبیسي نے بیان کیا، (انہوں نے کہا:) ہمیں فضیل بن مرزوق نے یہ حدیث بیان کی،

انہوں نے ابراہیم بن الحسن سے، انہوں نے حضرت فاطمہ بنت الحسین سے، انہوں نے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت کیا، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہو رہی تھی اور آپ ﷺ کا سر اقدس حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گود میں تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نمازِ عصر نہ پڑھ سکے حتیٰ کہ سورج غروب ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اے علی! کیا آپ نے نماز پڑھ لی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے (بارگاہِ الٰہی میں) عرض کیا: اے اللہ! بے شک وہ تیری طاعت میں تھا اور تیرے رسول کی طاعت میں تھا (اس لیے) تو اس پر سورج لوٹا دے۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ سورج غروب ہو چکا تھا، پھر میں نے دیکھا کہ وہ غروب ہو چکنے کے بعد (دوبارہ) طلوع ہوا۔

١٦. وَبِهٰذَا الإِسْنَادِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الطَّحَاوِيِّ هٰذَا، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْکٍ، أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰی، عَنْ عَوْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّهِ أُمِّ جَعْفَرٍ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضی اللہ عنہا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّی الظُّهْرَ بِالصَّهْبَاءِ ثُمَّ أَرْسَلَ عَلِيًّا فِي حَاجَةٍ، فَرَجَعَ وَقَدْ صَلَّی النَّبِيُّ ﷺ الْعَصْرَ، فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ رَأْسَهُ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ ﷺ، فَلَمْ يُحَرِّکْهُ حَتّٰی غَابَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَللّٰهُمَّ، إِنَّ عَبْدَکَ عَلِيًّا احْتَسَبَ بِنَفْسِهِ عَلٰی نَبِيِّکَ، فَرُدَّ عَلَيْهِ شَرْقَهَا، قَالَتْ أَسْمَاءُ: فَطَلَعَتِ الشَّمْسُ حَتّٰی وَقَفَتْ عَلَی الْجِبَالِ وَعَلَی الْأَرْضِ، ثُمَّ قَامَ عَلِيٌّ ﷺ، فَتَوَضَّأَ وَصَلَّی الْعَصْرَ، ثُمَّ غَابَتِ الشَّمْسُ، وَذٰلِکَ بِصَهْبَاءَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ.

اسی اسناد سے (امام) ابو جعفر الطحاوی سے یہ (بھی) مروی ہے۔ (انہوں نے فرمایا:)

١٦: أخرجه الخوارزمي في المناقب، الفصل التاسع عشر: في فضائل له ﷺ شتّی/٣٠٦-٣٠٧، الرقم/٣٠٢۔

ہمیں علی بن عبد الرحمان بن محمد بن المغیرہ نے حدیث بیان کی، (انہوں نے فرمایا:) ہمیں احمد بن صالح نے بیان کی،(انہوں نے فرمایا:) ہمیں ابن ابی فدیک نے بیان کی، (انہوں نے فرمایا:) مجھے محمد بن موسیٰ نے بتائی، انہوں نے عون بن محمد سے، انہوں نے اپنی والدہ اُمّ جعفر سے، انہوں نے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث بیان کی۔ (وہ فرماتی ہیں:) حضور نبی اکرم ﷺ نے (مقام) صہباء میں نمازِ ظہر پڑھی، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کسی کام کے لیے بھیجا۔ جب وہ واپس آئے تو حضور نبی اکرم ﷺ عصر پڑھ چکے تھے۔ آپ ﷺ نے اپنا سر اقدس حضرت علی کی گود میں رکھ دیا تو انہوں نے (آرام میں خلل واقع ہونے کے ڈر سے) آپ ﷺ کو حرکت نہ دی حتیٰ کہ سورج غروب ہوگیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے (بارگاہِ الٰہی میں) عرض کیا: اے اللہ! بے شک تیرے بندے علی نے اپنے آپ کو تیرے نبی (کے آرام) کی خاطر (نماز سے) روکے رکھا، پس تو اس پر سورج کی روشنی کو لوٹا دے۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: سورج طلوع ہوا حتیٰ کہ اس کی روشنی پہاڑوں اور زمین پر ٹھہری رہی۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، وضو کیا اور نماز عصر پڑھی پھر سورج غروب ہو گیا۔ یہ واقعہ غزوۂ خیبر میں صہباء کے مقام پر پیش آیا۔

١٧. وَرَوَى الْحَافِظُ ابْنُ عَسَاكِرَ (م٥٧١ هـ) فِي تَارِيْخِ دِمَشْقَ فِي تَرْجَمَةِ سَيِّدِنَا عَلِيٍّ رضی الله عنه: وَقَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَتْحِ الْمَاهَانِيُّ، أَنَا شُجَاعُ بْنُ عَلِيٍّ، أَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ بْنُ مَنْدَةَ، أَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْبُسْتِيُّ، نَا أَبُوْ أُمَيَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، نَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوْسٰى، نَا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَسَنِ زَادَ أَبُوْ أُمَيَّةَ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضی الله عنها، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُوْحٰى إِلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ، فَلَمْ

١٧: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٢/٣١٣-٣١٤۔

يُصَلِّ الْعَصْرَ حتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: صَلَّيْتَ الْعَصْرَ؟ – وَقَالَ أَبُوْ أُمَيَّةَ: صَلَّيْتَ يَا عَلِيٌّ؟ – قَالَ: لَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: – وَقَالَ أَبُوْ أُمَيَّةَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: – اَللّٰهُمَّ، إِنَّهُ كَانَ فِي طَاعَتِکَ وَطَاعَةِ نَبِيِّکَ، – وَقَالَ أَبُوْ أُمَيَّةَ: رَسُوْلِکَ – فَارْدُدْ عَلَيْهِ الشَّمْسَ، قَالَتْ أَسْمَاءُ: فَرَأَيْتُهَا غَرَبَتْ ثُمَّ رَأَيْتُهَا طَلَعَتْ بَعْدَمَا غَرَبَتْ. تَابَعَهُ عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ الرَّهَاوِيُّ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوْقٍ.

حافظ ابن عساکر (م ۵۷۱ھ) نے تاریخ مدینہ دمشق میں سیدنا علی ﷺ کے مناقب میں روایت کیا ہے۔ فرمایا: ہمیں ابو الفتح الماہانی نے خبر دی، (انہوں نے کہا:) ہمیں شجاع بن علی نے خبر دی، (انہوں نے کہا:) ہمیں ابو عبد اللہ بن مندہ نے خبر دی، (انہوں نے کہا:) ہمیں علی بن احمد البُستي نے خبر دی، (انہوں نے کہا:) ہمیں ابو امیہ محمد بن ابراہیم نے بیان کیا، (انہوں نے کہا:) ہمیں عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا، (انہوں نے کہا:) ہمیں فضیل بن مرزوق نے بیان کیا، انہوں نے ابراہیم بن الحسن سے، ابو امیہ بن الحسن نے روایت میں اضافہ بیان کیا، انہوں نے حضرت فاطمہ بنت الحسین ﷺ سے، انہوں نے حضرت اسماء بنت عمیس ﷺ سے روایت کیا، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہو رہی تھی اور آپ ﷺ کا سر مبارک حضرت علی ﷺ کی گود میں تھا۔ اس لیے حضرت علی ﷺ نماز عصر نہ پڑھ سکے حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا آپ نے نمازِ عصر پڑھ لی ہے؟ -ابو امیہ کی روایت میں ہے (کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا): اے علی! (کیا) تم نے نماز پڑھ لی؟ حضرت علی نے عرض کیا: نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے (بارگاہ الٰہی میں) عرض کیا: اے اللہ! بے شک علی تیری طاعت میں تھا اور تیرے نبی کی اطاعت میں تھا - ابو امیہ کی روایت میں ہے کہ تیرے رسول کی اطاعت میں تھا- پس تو سورج کو اس پر لوٹا دے۔ حضرت اسماء ﷺ فرماتی ہیں: میں نے دیکھا کہ سورج غروب ہو چکا تھا پھر میں نے اسے دیکھا کہ وہ غروب ہو جانے کے بعد (دوبارہ)

طلوع ہوا۔ عمار بن مطر الرہاوی نے فضیل بن مرزوق سے اس کی متابع حدیث بیان کی ہے۔

١٨. عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُشَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ عَلِيٍّ رضي الله عنهما أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ رضي الله عنها حَدَّثَتْهَا أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه دَفَعَ إِلٰى نَبِيِّ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْهِ فَجَلَّلَهُ بِثَوْبِهٖ فَلَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى أَدْبَرَتِ الشَّمْسُ تَقُوْلُ: غَابَتْ أَوْ كَادَتْ أَنْ تَغِيْبَ ثُمَّ إِنَّ نَبِيَّ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ: أَصَلَّيْتَ يَا عَلِيُّ؟ قَالَ: لَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: اَللّٰهُمَّ، رُدَّ عَلٰى عَلِيٍّ الشَّمْسَ فَرَجَعَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى بَلَغَتْ نِصْفَ الْمَسْجِدِ.

حضرت عروہ بن عبد اللہ بن قشیر سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا: مجھے حضرت فاطمہ بنت علی رضی اللہ عنہما نے بیان کیا، بے شک انہیں حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اچانک اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہو رہی تھی۔ انہوں نے اپنے کپڑے سے آپ کو ڈھانپ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی حالت میں رہے حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔ (حضرت اسماء) فرماتی ہیں: سورج غروب ہو گیا یا غروب ہونے کے قریب تھا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نزول وحی کی حالت ختم ہو گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: اے علی! کیا تو نے نماز پڑھ لی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں، تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (بارگاہِ الٰہی میں) عرض کیا: اے اللہ! علی پر سورج لوٹا دے۔ (فرماتی ہیں:) سورج لوٹ آیا یہاں تک کہ اس کی روشنی نصف مسجد تک پہنچ گئی۔

١٩. رَوٰى أَبُو الْمُظَفَّرِ، شَمْسُ الدِّيْنِ سِبْطُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ (م٦٥٤هـ)، فِي

١٨: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٢/٣١٤۔

١٩: ذكره سبط ابن الجوزي في كتاب تذكرة الخواص، الباب الثاني في ذكر فضائله عليه السلام، حديث في رد الشمس له عليه السلام/٥٣۔

كِتَابِ تَذْكِرَةِ الْخَوَاصِّ، حَدِيْثًا فِي رَدِّ الشَّمْسِ لَهُ عليه السلام، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الْمُحْسِنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَحْمَدَ الطُّوْسِيُّ، حَدَّثَنَا أَبِي عَبْدُ اللهِ عَنْ أَبِيْهِ أَبِي نَصْرٍ أَحْمَدَ الطُّوْسِيِّ، حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ النُّفُوْرِ، أَنْبَأَنَا أَبُو جَبَانَةَ، حَدَّثَنَا الْبَغَوِيُّ، حَدَّثَنَا طَالُوْتُ بْنُ عَبَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضي الله عنها، قَالَتْ: كَانَ رَأْسُ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فِي حِجْرِ عَلِيٍّ عليه السلام وَهُوَ يُوْحٰى إِلَيْهِ فَلَمْ يُصَلِّ الْعَصْرَ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: اَللّٰهُمَّ، إِنَّهُ كَانَ فِي طَاعَتِکَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِکَ، فَارْدُدْ عَلَيْهِ الشَّمْسَ، قَالَتْ: فَرَدَّهَا اللهُ لَهُ.

ابو المظفر شمس الدین سبط ابن الجوزی (م۶۵۴ھ) نے ’تذکرۃ الخواص‘ میں ردِّ شمس کے بارے میں حدیث روایت کی ہے۔ فرمایا: ہمیں ابو القاسم عبد المحسن بن عبد اللہ بن احمد الطّوسی نے خبر دی۔ (انہوں نے فرمایا:) ہمیں میرے والد عبد اللہ نے اپنے والد ابو نصر احمد الطّوسی سے بیان کیا، (انہوں نے فرمایا:) ہمیں ابو الحسین بن النُفور نے بیان کیا۔ (انہوں نے فرمایا:) ہمیں ابو جبانہ نے بتایا، (انہوں نے فرمایا:) ہمیں بغوی نے بیان کیا۔ (انہوں نے فرمایا:) ہمیں طالوت بن عباد نے ابراہیم بن الحسن سے، انہوں نے حضرت فاطمہ بنت الحسین سے، انہوں نے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت کیا، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر مبارک حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گود میں تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہو رہی تھی۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نمازِ عصر نہ پڑھ سکے حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (بارگاہِ الٰہی میں) عرض کیا: اے اللہ! بے شک علی تیری اطاعت میں تھا اور تیرے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اطاعت میں تھا پس اس پر سورج پلٹا دے۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے سورج پلٹا دیا۔

وَقَالَ أَبُو الْمُظَفَّرِ، شَمْسُ الدِّيْنِ سِبْطُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ:

وَإِنَّمَا نَقُولُ إِنَّهَا وَقَفَتْ عَلٰى سَيْرِهَا الْمُعْتَادِ، وَلَوْ رُدَّتْ عَلَى الْحَقِيْقَةِ لَمْ يَكُنْ عَجَبًا لِأَنَّ ذٰلِكَ يَكُونُ مُعْجِزَةً لِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَكَرَامَةً لِعَلِيٍّ رضی الله عنه، وَقَدْ حُبِسَتْ لِيُوْشَعَ بِالإِجْمَاعِ، وَلَا يَخْلُو إِمَّا أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ مُعْجِزَةً لِمُوْسٰى عليه السلام أَوْ كَرَامَةً لِيُوْشَعَ فَإِنْ كَانَ لِمُوْسٰى، فَنَبِيُّنَا أَفْضَلُ مِنْهُ وَإِنْ كَانَ لِيُوْشَعَ فَعَلِيٌّ رضی الله عنه أَفْضَلُ مِنْ يُوْشَعَ.[1]

ابو المظفر شمس الدین سبط ابن الجوزی نے فرمایا: ہم صرف یہ کہتے ہیں کہ سورج اپنے معمول کے راستے پر رُک گیا اور اگر حقیقی طور پر واپس لایا گیا تو یہ بھی عجیب نہیں کیونکہ یہ رسول اللہ ﷺ کا معجزہ تھا اور حضرت علی رضی الله عنه کی کرامت۔ اس پر تمام کا اتفاق ہے کہ حضرت یوشع عليه السلام کے لیے سورج روکا گیا تھا۔ یہ اس امکان سے خالی نہیں کہ یا تو حضرت موسیٰ عليه السلام کا معجزہ تھا یا حضرت یوشع عليه السلام کی کرامت۔ اگر یہ حضرت موسیٰ عليه السلام کا معجزہ تھا تو ہمارے نبی اکرم ﷺ ان سے افضل ہیں اور اگر یہ حضرت یوشع کی کرامت تھی تو حضرت علی رضی الله عنه حضرت یوشع سے افضل ہیں۔

٢٠. وَقَالَ الإِمَامُ الْمُحِبُّ الطَّبَرِيُّ (م٦٩٤هـ) فِي الرِّيَاضِ النَّضِرَةِ فِي مَنَاقِبِ الْعَشَرَةِ: وَرُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ رَأْسُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ وَهُوَ يُوْحٰى إِلَيْهِ، فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ، قَالَ: يَا عَلِيُّ، صَلَّيْتَ

(١) سبط ابن الجوزي في تذكرة الخواص، الباب الثاني في ذكر فضائله عليه السلام، حديث في رد الشمس له عليه السلام/٥٤-٥٥۔

٢٠: أخرجه محب الطبري في الرياض النضرة في مناقب العشرة، ذكر اختصاصه برد الشمس عليه، ٢/١٤٠-١٤١۔

الْعَصْرَ؟ قَالَ: لَا. قَالَ. اَللّٰهُمَّ، إِنَّکَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ فِي حَاجَتِکَ وَحَاجَةِ نَبِيِّکَ، فَرُدَّ عَلَيْهِ الشَّمْسَ. فَرَدَّهَا عَلَيْهِ، فَصَلّٰى وَغَابَتِ الشَّمْسُ.

وَقَدْ خَرَّجَهُ الْحَاكِمِيُّ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ ﷺ وَلَفْظُهُ. قَالَتْ: كَانَ رَأْسُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ، فَكَرِهَ أَنْ يَتَحَرَّکَ حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ، فَلَمْ يُصَلِّ الْعَصْرَ، فَفَزِعَ النَّبِيُّ ﷺ، وَذَكَرَ لَهُ عَلِيٌّ أَنَّهُ لَمْ يُصَلِّ الْعَصْرَ، فَدَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اللهَ ﷻ أَنْ يَرُدَّ الشَّمْسَ عَلَيْهِ، فَأَقْبَلَتِ الشَّمْسُ، لَهَا خُوَارٌ، حَتَّى ارْتَفَعَتْ قَدْرَ مَا كَانَتْ فِي وَقْتِ الْعَصْرِ، قَالَ: فَصَلّٰى ثُمَّ رَجَعَتْ.

وَخَرَّجَ أَيْضًا عَنْهَا: أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ دَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ أَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ أَنْ يُجَلِّلَهُ بِثَوْبٍ، فَلَمْ يَزَلْ كَذٰلِکَ إِلٰى أَنْ أَدْبَرَتِ الشَّمْسُ، يَقُوْلُ: غَابَتْ أَوْ كَادَتْ تَغِيْبُ ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُرِّيَ عَنْهُ، فَقَالَ: أَصَلَّيْتَ يَا عَلِيُّ؟ قَالَ: لَا، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَللّٰهُمَّ رُدَّ الشَّمْسَ عَلٰى عَلِيٍّ، فَرَجَعَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى بَلَغَتْ نِصْفَ الْمَسْجِدِ.

امام محبّ الطبری (م۶۹۴ھ) نے 'الرِّيَاضُ النَّضِرَةُ فِي مَنَاقِبِ الْعَشْرَةِ' میں فرمایا:

حضرت امام حسن بن علی ﷺ سے روایت کیا گیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا سر اقدس حضرت علی ﷺ کی گود میں تھا اور آپ ﷺ پر وحی نازل ہو رہی تھی۔ پس جب آپ ﷺ پر نزول وحی کی حالت ختم ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی! کیا تو نے عصر پڑھ لی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ ﷺ نے (بارگاہ الٰہی میں) عرض کیا: اے اللہ! بے شک تو جانتا ہے کہ وہ تیرے کام اور تیرے نبی کے کام میں مشغول تھا پس اس پر سورج لوٹا دے۔ (فرماتے ہیں:)

اللہ تعالیٰ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے سورج لوٹا دیا۔ انہوں نے نمازِ عصر پڑھ لی تو سورج غروب ہو گیا۔

حاکمی نے بھی حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سرمبارک حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گود میں تھا۔ حضرت علی نے پسند نہ فرمایا کہ (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سرِاقدس کو) حرکت ہو، یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا اور وہ نمازِ عصر نہ پڑھ سکے۔ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ انہوں نے نمازِ عصر نہیں پڑھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ ان پر سورج لوٹا دے۔ چنانچہ سورج پلٹ آیا، اس کی روشنی مدھم تھی، حتیٰ کہ وہ اتنا اونچا ہو گیا جتنا عصر کے وقت میں تھا۔ (راوی نے) کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی لی تو سورج دوبارہ غروب ہو گیا۔

انہوں نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بھی بیان کی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اچانک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف وحی فرمائی کہ آپ حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کو کپڑے سے ڈھانپ لیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس حالت میں رہے حتیٰ کہ سورج غروب ہوگیا۔ (راوی) بیان کرتے ہیں: سورج غروب ہوگیا یا غروب ہونے کے قریب تھا پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نزولِ وحی کی کیفیت منقطع ہو گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی! کیا آپ نے نمازِ (عصر) پڑھ لی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (بارگاہِ الٰہی میں) عرض کیا: اے اللہ! سورج کو علی پر پلٹا دے۔ سورج لوٹ آیا حتیٰ کہ نصف مسجد تک اس کی دھوپ پہنچ گئی۔

٢١. وَقَالَ الْعَلَّامَةُ الذَّهَبِيُّ (م٧٤٨هـ) عَنْ تَرْجَمَةِ عَمَّارِ بْنِ مَطَرٍ فِي مِيْزَانِ الْاِعْتِدَالِ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا عَمَّارٌ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ

٢١: الذهبي في ميزان الاعتدال في نقد الرجال، ٥/٢٠٥۔

مَرْزُوْقٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضي الله عنها، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يُوْحٰى إِلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ وَلَمْ يَكُنْ عَلِيٌّ صَلَّى الْعَصْرَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: اَللّٰهُمَّ، إِنَّ عَلِيًّا كَانَ فِي طَاعَتِکَ فَارْدُدْ عَلَيْهِ الشَّمْسَ. قَالَتْ أَسْمَاءُ: فَوَاللهِ، لَقَدْ رَأَيْتُهَا غَابَتْ ثُمَّ طَلَعَتْ بَعْدَ مَا غَابَتْ.

علامہ شمس الدین محمد بن احمد الذہبی (م۷۴۸ھ) نے 'میزان الاعتدال' میں حضرت عمار بن مطر کے تعارف میں فرمایا: ہمیں احمد بن داؤد بن موسیٰ نے بیان کیا، (انہوں نے فرمایا:) ہمیں عمار نے بیان کیا، (انہوں نے فرمایا:) ہمیں فضیل بن مرزوق نے بیان کیا۔ انہوں نے ابراہیم ابن حسن سے، انہوں نے حضرت فاطمہ بنت الحسین رضی اللہ عنہا سے، انہوں نے حضرت اَسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے بیان کیا، وہ فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف وحی ہو رہی تھی جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر مبارک حضرت علی کی گود میں تھا۔ حضرت علی نماز عصر نہ پڑھ سکے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (بارگاہِ الٰہی میں) عرض کیا: اے اللہ! بے شک علی تیری اطاعت میں تھا اور تیرے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طاعت میں تھا، (اس لیے) تو اس پر سورج لوٹا دے۔ حضرت اَسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے اس کو دیکھا کہ غروب ہو چکا تھا پھر غروب ہونے کے بعد (دوبارہ) طلوع ہوا۔

٢٢. وَذَكَرَ الإِمَامُ الْهَيْثَمِيُّ (م٨٠٧هـ) فِي مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ: عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضي الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم صَلَّى الظُّهْرَ بِالصَّهْبَاءِ ثُمَّ أَرْسَلَ عَلِيًّا فِي حَاجَةٍ، فَرَجَعَ وَقَدْ صَلَّى النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم الْعَصْرَ، فَوَضَعَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم رَأْسَهُ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ فَنَامَ، فَلَمْ يُحَرِّكْهُ حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: اللّٰهُمَّ، إِنَّ عَبْدَکَ

٢٢: الهيثمي في مجمع الزوائد، كتاب علامات النبوة، باب حبس الشمس له صلى الله عليه وآله وسلم، ٨/٢٩٧۔

عَلِيًّا احْتَبَسَ بِنَفْسِهٖ عَلٰی نَبِيِّهٖ فَرُدَّ عَلَيْهِ الشَّمْسَ. قَالَتْ أَسْمَاءُ: فَطَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ حَتّٰی وَقَفَتْ عَلَی الْجِبَالِ وَعَلَی الْأَرْضِ، وَقَامَ عَلِيٌّ، فَتَوَضَّأَ وَصَلَّی الْعَصْرَ، ثُمَّ غَابَتْ فِي ذٰلِکَ بِالصَّهْبَاءِ.

امام علی بن ابی بکر الہیثمی (م۸۰۷ھ) نے ’مجمع الزوائد‘ میں ذکر کیا۔ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صہباء (کے مقام) پر نمازِ ظہر پڑھی، پھر حضرت علی علیہ السلام کو کسی کام کے لیے بھیج دیا۔ جب وہ واپس آئے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز عصر پڑھ چکے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کی گود میں اپنا سرِ اقدس رکھا اور سو گئے۔ حضرت علی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ ہلایا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجاء کی: اے اللہ! بے شک تیرے بندے علی نے اپنے آپ کو اپنے نبی (کے آرام) کی خاطر روکے رکھا سو اس لیے تو اس پر سورج کو لوٹا دے۔ حضرت اَسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت علی علیہ السلام پر سورج طلوع ہو گیا حتیٰ کہ اس کی دھوپ پہاڑوں اور زمین پر پڑنے لگی۔ حضرت علی علیہ السلام کھڑے ہوئے، وضو کیا اور نماز عصر پڑھی۔ پھر سورج غروب ہو گیا۔ یہ واقعہ صہباء (کے مقام) پر پیش آیا۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهَا أَيْضًا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ يَكَادُ يُغْشٰی عَلَيْهِ، فَأُنْزِلَ عَلَيْهِ يَوْمًا وَهُوَ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: صَلَّيْتَ الْعَصْرَ؟ قَالَ: لَا، يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَدَعَا اللهَ فَرَدَّ عَلَيْهِ الشَّمْسَ حَتّٰی صَلَّی الْعَصْرَ. قَالَتْ: فَرَأَيْتُ الشَّمْسَ طَلَعَتْ بَعْدَمَا غَابَتْ حِيْنَ رُدَّتْ حَتّٰی صَلَّی الْعَصْرَ.(۱)

---

(۱) المرجع نفسه۔

وَقَالَ: رَوَاهُ كُلَّهُ الطَّبَرَانِيُّ بِأَسَانِيْدَ، وَرِجَالُ أَحَدِهَا رِجَالُ الصَّحِيحِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَسَنٍ وَهُوَ ثِقَةٌ وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ عَلِيّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ لَمْ أَعْرِفْهَا.

ایک اور روایت میں حضرت اسماء ؓ ہی سے مروی ہے، آپ ؓ نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوتی تو آپ ﷺ پر غشی کی سی کیفیت طاری ہو جاتی۔ ایک دن آپ ﷺ پر وحی نازل ہوئی جب کہ آپ ﷺ حضرت علی ؓ کی گود میں تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: کیا آپ نے عصر پڑھ لی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں، یا رسول اللہ۔ آپ ﷺ نے اللہ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ان پر سورج لوٹا دیا حتیٰ کہ انہوں نے عصر پڑھ لی۔ حضرت اَسماء ؓ نے بیان فرمایا: جب سورج کو لوٹایا گیا، میں نے دیکھا کہ وہ غروب ہو جانے بعد (دوبارہ) طلوع ہوا حتیٰ کہ حضرت علی ؓ نے نمازِ عصر پڑھ لی۔

امام ہیثمی نے فرمایا: اس پوری حدیث کو امام طبرانی نے (مختلف) اسانید کے ساتھ روایت کیا ہے۔ ان (روایات) میں سے ایک کے راوی صحیح حدیث کے راوی ہیں۔ ابراہیم بن حسن سے روایت کیا جو کہ ثقہ ہیں۔ ابن حبان نے ان کی توثیق کی ہے۔ حضرت فاطمہ بنت علی بن ابی طالب کو میں نہیں جانتا۔

٢٣. وَقَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ الْعَسْقَلَانِيُّ (م٨٥٢هـ) فِي فَتْحِ الْبَارِي، كِتَابُ فَرْضِ الْخُمُسِ، بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: أُحِلَّتْ لَكُمُ الْغَنَائِمُ:

٢٣: ابن حجر العسقلاني في فتح الباري، كتاب فرض الخمس، باب قول النّبيّ ﷺ أحلّت لكم الغنائم، ٦/٢٢١۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الشَّمْسَ لَمْ تُحْبَسْ لِبَشَرٍ إِلَّا لِيُوْشَعَ بْنِ نُوْنٍ لَيَالِيَ سَارَ إِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ ..... فَالْمُعْتَمَدُ أَنَّهَا لَمْ تُحْبَسْ إِلَّا لِيُوْشَعَ، وَلَا يُعَارِضُهُ مَا ذَكَرَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ فِي الْمُبْتَدَأِ مِنْ طَرِيْقِ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيْهِ، أَنَّ اللهَ لَمَّا أَمَرَ مُوْسٰى بِالْمَسِيْرِ بِبَنِي إِسْرَائِيْلَ، أَمَرَهُ أَنْ يَحْمِلَ تَابُوْتَ يُوْسُفَ، فَلَمْ يُدَلَّ عَلَيْهِ، حَتّٰى كَادَ الْفَجْرُ أَنْ يَطْلُعَ، وَكَانَ وَعَدَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يَسِيْرَ بِهِمْ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ، فَدَعَا رَبَّهُ أَنْ يُؤَخِّرَ الطُّلُوْعَ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ أَمْرِ يُوْسُفَ، فَفَعَلَ لِأَنَّ الْحَصْرَ إِنَّمَا وَقَعَ فِي حَقِّ يُوْشَعَ بِطُلُوْعِ الشَّمْسِ، فَلَا يَنْفِي أَنْ يُحْبَسَ طُلُوْعُ الْفَجْرِ لِغَيْرِهٖ.

وَلَا يُعَارِضُهُ أَيْضًا مَا ذَكَرَهُ يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ فِي زِيَادَاتِهٖ فِي مَغَازِي بْنِ إِسْحَاقَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا أَخْبَرَ قُرَيْشًا صَبِيْحَةَ الْإِسْرَاءِ أَنَّهُ رَأَى الْعِيْرَ الَّتِي لَهُمْ وَإِنَّهَا تَقْدُمُ مَعَ شُرُوْقِ الشَّمْسِ فَدَعَا اللهَ فَحُبِسَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى دَخَلَتِ الْعِيْرُ.

وَهٰذَا مُنْقَطِعٌ لٰكِنْ وَقَعَ فِي الْأَوْسَطِ لِلطَّبَرَانِيِّ مِنْ حَدِيْثِ جَابِرٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ الشَّمْسَ فَتَأَخَّرَتْ سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ وَوَجْهُ الْجَمْعِ أَنَّ الْحَصْرَ مَحْمُوْلٌ عَلٰى مَا مَضٰى لِلْأَنْبِيَاءِ قَبْلَ نَبِيِّنَا ﷺ فَلَمْ تُحْبَسِ الشَّمْسُ إِلَّا لِيُوْشَعَ، وَلَيْسَ فِيْهِ نَفْيُ أَنَّهَا تُحْبَسُ بَعْدَ ذٰلِكَ لِنَبِيِّنَا ﷺ

حافظ ابن حجر العسقلانی (م۸۵۲ھ) نے 'فتح الباری' میں کِتَابُ فَرْضِ الْخُمُسِ

کے بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: أُحِلَّتْ لَكُمُ الْغَنَائِمُ کے تحت فرمایا: حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سورج حضرت یوشع بن نون ﷺ کے سوا کسی بشر کے لیے نہیں روکا گیا تھا۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جب اُنہوں نے بیت المقدس کی طرف پیش قدمی کی تھی...... قابل اعتماد بات یہی ہے کہ یہ حضرت یوشع ﷺ کے علاوہ کسی کے لیے نہیں روکا گیا اور ابن اسحاق نے 'الْمُبْتَدأ' میں بطریق یحیٰی بن عروہ بن زبیر انہوں نے اپنے والد سے جو روایت ذکر کی ہے وہ اس کے مخالف نہیں ہے۔ (یہ کہ) اللہ تعالیٰ نے جب حضرت موسیٰ ﷺ کو بنی اسرائیل کو لے جانے کا حکم دیا تو انہیں ساتھ یہ بھی حکم فرمایا کہ وہ یوسف (ﷺ) کا تابوت اٹھا لے جائیں۔ آپ کو (حضرت یوسف ﷺ کے تابوت کے بارے میں) راہنمائی نہ مل سکی حتیٰ کہ فجر طلوع ہونے کے قریب ہوگئی، جب کہ آپ نے بنی اسرائیل سے وعدہ کر رکھا تھا کہ آپ انہیں فجر طلوع ہوتے ہی لے جائیں گے۔ آپ نے اپنے رب سے دعا کی کہ وہ طلوع (فجر) کو مؤخر کر دے یہاں تک کہ آپ حضرت یوسف کے معاملہ سے فارغ ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی کر دیا (یعنی سورج کو مؤخر کر دیا)۔ کیونکہ حضرت یوشع ﷺ کے بارے میں صرف طلوع شمس کا حصر واقع ہوا ہے لہٰذا ان کے علاوہ کسی دوسرے کے لیے طلوع فجر کے رکنے کی نفی نہیں کرتا۔

اور وہ روایت بھی اس کے مخالف نہیں ہے جو یونس بن بکیر نے مغازی ابن اسحاق میں اپنے اضافہ میں بیان کی ہے۔ (کہ) جب حضور نبی اکرم ﷺ نے معراج کی صبح قریش کو خبر دی کہ آپ ﷺ نے ان کے اونٹوں کو بھی دیکھا تھا جو طلوع شمس کے ساتھ آ جائیں گے۔ (اس موقع پر) آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو سورج رُک گیا حتیٰ کہ اونٹوں کا قافلہ (مکہ میں) داخل ہو گیا۔

یہ حدیث (اگرچہ) منقطع ہے مگر طبرانی کی **المعجم الأوسط** میں حضرت جابر ﷺ سے مروی ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے سورج کو حکم دیا تو وہ دن کے طلوع ہونے میں ایک

ساعت متاخر ہو گیا۔ اس کی سند حسن ہے۔ (احادیث کے مابین) جمع کی صورت یہ ہے کہ حصر (حضرت یوشع کے لیے سورج رکنے کا بیان ہمارے نبی اکرم ﷺ سے پہلے گزر جانے والے انبیاء کرام ﷺ کے حوالے سے ہے۔ چنانچہ ہمارے نبی اکرم ﷺ سے پہلے سورج سوائے حضرت یوشع کے کسی اور کے لیے نہیں روکا گیا۔ اس (حدیث) یوشع ﷺ کے بعد ہمارے نبی اکرم ﷺ کے لیے سورج روکے جانے کی نفی نہیں ہے۔

٢٤.   وَقَالَ الْحَافِظُ عَنْ تَرْجَمَةِ عَمَّارِ بْنِ مَطَرٍ فِي لِسَانِ الْمِيْزَانِ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا عَمَّارٌ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ ﷺ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُوْحٰى إِلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ وَلَمْ يَكُنْ عَلِيٌّ صَلَّى الْعَصْرَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَللّٰهُمَّ، إِنَّ عَلِيًّا كَانَ فِي طَاعَتِكَ فَارْدُدْ عَلَيْهِ الشَّمْسَ. قَالَتْ أَسْمَاءُ: فَوَاللهِ، لَقَدْ رَأَيْتُهَا غَابَتْ ثُمَّ طَلَعَتْ بَعْدَ مَا غَابَتْ.

حافظ ابن حجر العسقلانی نے 'لِسَانُ الْمِيزَان' میں عمار بن مطر کے ترجمہ (تعارف) میں فرمایا: ہمیں احمد بن داود بن موسیٰ نے بیان کیا، (انہوں نے فرمایا:) ہمیں عمار نے بیان کیا، (انہوں نے فرمایا:) ہمیں فضیل بن مرزوق نے بیان کیا، انہوں نے ابراہیم بن الحسن سے، انہوں نے حضرت فاطمہ بنت الحسین سے، انہوں نے حضرت اسماء بنت عمیس ﷺ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی طرف وحی نازل ہو رہی تھی جب کہ آپ ﷺ کا سر اقدس حضرت علی ﷺ کی گود مبارک میں تھا اور حضرت علی ﷺ نے (ابھی) نمازِ عصر نہیں پڑھی تھی، حضور نبی اکرم ﷺ نے (بارگاہِ الٰہی میں) عرض کیا: اے اللہ! بے شک علی تیری اطاعت میں تھا سو تو اس پر سورج پلٹا دے۔ حضرت اسماء ﷺ نے بیان کیا: اللہ کی قسم! میں نے سورج

٢٤:   ابن حجر العسقلاني في لسان الميزان، ٤/٢٧٥، الرقم/٧٧٧۔

ڈوبا ہوا دیکھا پھر وہ غروب ہونے کے بعد (دوبارہ) طلوع ہوا۔

٢٥. وَقَالَ الإِمَامُ بَدْرُ الدِّيْنِ الْعَيْنِيُّ (م٨٥٥هـ) فِي عُمْدَةِ الْقَارِي شَرْحِ صَحِيْحِ الْبُخَارِيِّ: وَقَدْ وَقَعَ ذٰلِکَ أَيْضًا لِلْإِمَامِ عَلِيٍّ ﷺ أَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ أَنَّهُ ﷺ نَامَ عَلٰى فَخِذِ عَلِيٍّ ﷺ، حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ قَالَ عَلِيٌّ ﷺ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي لَمْ أُصَلِّ الْعَصْرَ، فَقَالَ ﷺ: اَللّٰهُمَّ، إِنَّ عَبْدَکَ عَلِيًّا احْتَبَسَ بِنَفْسِهٖ عَلٰى نَبِيِّکَ، فَرُدَّ عَلَيْهِ شَرْقَهَا. قَالَتْ أَسْمَاءُ: فَطَلَعَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى وَقَعَتْ عَلَى الْجِبَالِ وَعَلَى الْأَرْضِ، ثُمَّ قَامَ عَلِيٌّ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى الْعَصْرَ، وَذٰلِکَ بِالصَّهْبَاءِ، وَذَكَرَهُ الطَّحَاوِيُّ فِي مُشْكِلِ الآثَارِ، قَالَ: وَكَانَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ يَقُوْلُ: لَا يَنْبَغِي لِمَنْ سَبِيْلُهُ الْعِلْمُ أَنْ يَتَخَلَّفَ عَنْ حِفْظِ حَدِيْثِ أَسْمَاءَ لِأَنَّهُ مِنْ أَجَلِّ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ. وَقَالَ: وَهُوَ حَدِيْثٌ مُتَّصِلٌ، وَرُوَاتُهُ ثِقَاتٌ.

امام بدر الدین العینی (م ٨٥٥ھ) نے ’عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری‘ میں فرمایا: یہ (معجزۂ ردّشمس) حضرت علی ﷺ کے لیے بھی واقع ہوا ہے۔ امام حاکم نے اس حدیث کو حضرت اسماء بنت عمیس ﷺ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حضرت علی ﷺ کی ران مبارک پر (سر اقدس رکھ کر) سو گئے حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔ جب آپ ﷺ بیدار ہوئے تو حضرت علی ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نمازِ عصر نہیں پڑھ سکا۔ آپ ﷺ نے (بارگاہِ الٰہی میں) عرض کیا: اے اللہ! بے شک تیرے بندے علی نے اپنے آپ کو تیرے نبی (کے آرام) کی خاطر روکے رکھا، اس لیے تو اس پر سورج کی روشنی کو پلٹا دے۔ حضرت اَسماء ﷺ فرماتی ہیں: سورج (ڈوبنے کے بعد) طلوع ہو گیا حتیٰ کہ اس کی دھوپ پہاڑوں پر اور زمین پر پڑی۔ پھر حضرت

٢٥: بدر الدين العيني في عمدة القاري شرح صحيح البخاري، ١٥/٤٣۔

علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، وضو کیا اور نمازِ عصر پڑھی۔ یہ واقعہ صہباء (کے مقام) پر پیش آیا۔ امام طحاوی نے اسے مُشْكِلُ الآثَار میں ذکر کیا ہے۔ فرمایا: احمد بن صالح کہا کرتے تھے: جس شخص کا راستہ علم ہے اُسے حضرت اَسماء رضی اللہ عنہا کی حدیث حفظ کرنے سے پیچھے نہیں رہنا چاہیے، کیونکہ یہ واقعہ نبوت کی بہت بڑی نشانیوں (معجزات) میں سے ہے۔ (مزید) فرمایا: یہ حدیث متصل ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

٢٦. وَذَكَرَ الإِمَامُ السُّيُوْطِيُّ (م٩١١هـ) فِي الْخَصَائِصِ الْكُبْرٰى:

وَقَالَ: فِي بَابِ رَدِّ الشَّمْسِ بَعْدَ غُرُوبِهَا لِعَلِيٍّ رضی اللہ عنہ: أَخْرَجَ ابْنُ مَنْدَه وَابْنُ شَاهِيْنَ وَالطَّبَرَانِيُّ بِأَسَانِيْدَ بَعْضُهَا عَلٰى شَرْطِ الصَّحِيْحِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يُوْحٰى إِلَيْهِ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ، فَلَمْ يُصَلِّ الْعَصْرَ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اللّٰهُمَّ، إِنَّهُ كَانَ فِي طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِكَ فَارْدُدِ الشَّمْسَ، قَالَتْ أَسْمَاءُ: فَرَأَيْتُهَا غَرَبَتْ، ثُمَّ رَأَيْتُهَا طَلَعَتْ بَعْدَ مَا غَرَبَتْ، وَفِي لَفْظٍ لِلطَّبَرَانِيِّ: فَطَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ حَتّٰى وَقَفَتْ عَلَى الْجِبَالِ وَعَلَى الْأَرْضِ، وَقَامَ عَلِيٌّ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ غَابَتْ وَذٰلِكَ بِالصَّهْبَاءِ.

وَأَخْرَجَ ابْنُ مَرْدَوَيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَامَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى الْعَصْرَ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دَعَا لَهُ فَرُدَّتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ حَتّٰى صَلّٰى ثُمَّ غَابَتْ ثَانِيَةً.

٢٦: السيوطي في الخصائص الكبرى، باب ردّ الشّمس بعد غروبها لعليّ رضی اللہ عنہ، ١٣٧/٢۔

وَأَخْرَجَ الطَّبَرَانِيُّ بِسَنَدٍ حَسَنٍ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَمَرَ الشَّمْسَ فَتَأَخَّرَتْ سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ.

امام جلال الدین سیوطی (م۹۱۱ھ) نے الخصائص الکبری میں 'بَابُ رَدِّ الشَّمْسِ بَعْدَ غُرُوْبِهَا لِعَلِيّ رضی اللہ عنہ' میں بیان کیا: امام ابن مندہ، ابن شاہین اور طبرانی نے متعدد اسانید سے حضرت اَسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا روایت کیا ہے۔ ان میں سے بعض اسانید صحیح حدیث کی شرط پر ہیں۔ حضرت اَسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گود میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہو رہی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نمازِ عصر نہ پڑھ سکے حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! بے شک وہ تیری طاعت اور تیرے رسول کی طاعت میں تھا اس لیے اس پر سورج پلٹا دے۔ حضرت اَسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اس کو دیکھا کہ وہ غروب ہو گیا تھا پھر میں نے اس کو دیکھا کہ وہ غروب ہونے کے بعد (دوبارہ) طلوع ہوا۔ طبرانی کی عبارت میں ہے: سورج ان پر طلوع ہوا حتیٰ کہ پہاڑوں اور زمین پر اس کی دھوپ پڑنے لگی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اُٹھے، وضو کیا اور نمازِ عصر پڑھی پھر سورج غائب ہو گیا۔ یہ واقعہ صہباء (کے مقام) پر پیش آیا۔

امام ابن مردویہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے تخریج کی ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم استراحت فرما ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر اقدس حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گود مبارک میں تھا، (اس لیے) وہ نماز عصر نہ پڑھ سکے حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کے لیے دعا فرمائی۔ چنانچہ ان کے لیے سورج لوٹا دیا گیا حتیٰ کہ انہوں نے نماز پڑھ لی پھر سورج دوبارہ غروب گیا۔

امام طبرانی نے سندِ حسن کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورج کو حکم دیا تو وہ دن کی ایک ساعت پیچھے ہو گیا۔

٢٧. وَقَالَ ابْنُ حَجَرٍ الْهَيْتَمِيُّ (م٩٧٤هـ) فِي الصَّوَاعِقِ الْمُحْرِقَةِ: وَمِنْ كَرَامَاتِهِ الْبَاهِرَةِ أَنَّ الشَّمْسَ رُدَّتْ لِعَلِيٍّ، لَمَّا كَانَ رَأْسُ النَّبِيِّ ﷺ فِي حِجْرِهِ، وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ، وَعَلِيٌّ لَمْ يُصَلِّ الْعَصْرَ فَمَا سُرِّيَ عَنْهُ ﷺ إِلَّا وَقَدْ غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اللّٰهُمَّ، إِنَّهُ كَانَ فِي طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِكَ فَارْدُدْ عَلَيْهِ الشَّمْسَ فَطَلَعَتْ بَعْدَمَا غَرَبَتْ.

وَحَدِيْثُ رَدِّهَا صَحَّحَهُ الطَّحَاوِيُّ وَالْقَاضِي فِي الشِّفَاءِ وَحَسَّنَهُ شَيْخُ الإِسْلَامِ أَبُوْ زُرْعَةَ وَتَبِعَهُ غَيْرُهُ.

حافظ ابن حجر الہیتمی (م۹۷۴ھ) نے الصواعق المحرقۃ میں فرمایا: یہ حضرت علی ﷺ کی واضح کرامات میں سے ایک کرامت ہے کہ سورج آپ ﷺ پر پلٹا دیا گیا، جبکہ حضور نبی اکرم ﷺ کا سر اقدس ان کی گود میں تھا اور آپ ﷺ پر وحی نازل ہو رہی تھی۔ (آپ ﷺ کے آرام کی خاطر) حضرت علی ﷺ نمازِ عصر نہ پڑھ سکے۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ پر نزولِ وحی کی حالت ختم ہوئی تو سورج غروب ہو چکا تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! بے شک علی تیری اطاعت میں تھا اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھا لہٰذا تو ان کے لیے سورج کو پلٹا دے۔ چنانچہ سورج غروب ہونے کے بعد (دوبارہ) طلوع ہو گیا۔

حدیث رَدِّ شمس کو امام طحاوی نے اور قاضی عیاض نے الشفاء میں صحیح قرار دیا ہے۔ شیخ الاسلام ابو زرعہ نے اسے حسن قرار دیا ہے اور دیگر (محدثین کرام) نے بھی ان کی پیروی کی ہے۔

٢٧: ابن حجر الهيتمي في الصواعق المحرقة، الفصل الرابع في نبذ من كلماته وقضاياه الدالة على علو قدره علما وحكمة وزهدا ومعرفة بالله تعالى، ٢/٣٧٥-٣٧٦۔

٢٨ . وَقَالَ الْهِنْدِيُّ (م٩٧٥هـ) فِي كَنْزِ الْعُمَّالِ: عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا كُنَّا بِخَيْبَرَ سَهِرَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فِي قِتَالِ الْمُشْرِكِيْنَ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ وَكَانَ مَعَ صَلَاةِ الْعَصْرِ فَوَضَعَ رَأْسَهُ فِي حِجْرِي فَنَامَ فَاسْتَثْقَلَ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ مَعَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْعَصْرِ كَرَاهِيَةَ أَنْ أُوْقِظَکَ مِنْ نَوْمِکَ، فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَدَهُ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، إِنَّ عَبْدَکَ تَصَدَّقَ بِنَفْسِهٖ عَلٰى نَبِيِّکَ فَارْدُدْ عَلَيْهِ شُرُوْقَهَا، فَرَأَيْتُهَا فِي الْحَالِ فِي وَقْتِ الْعَصْرِ بَيْضَاءَ نَقِيَّةً حَتّٰى قُمْتُ ثُمّ تَوَضَّأْتُ ثُمَّ صَلَّيْتُ ثُمَّ غَابَتْ.

امام متقی الہندی (م۹۷۵ھ) نے ’کنز العمال‘ میں فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب ہم خیبر میں تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرکین کے ساتھ جہاد میں جاگتے رہے۔ جب اگلا دن ہوا تو نمازِ عصر کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سر اقدس میری گود میں رکھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم استراحت فرما ہو گئے اور گہری نیند میں چلے گئے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار نہ ہوئے حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔ آفتاب کے غروب ہوتے ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہوئے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو نیند سے بیدار کرنا ناپسند کرتے ہوئے میں نے نمازِ عصر نہیں پڑھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دستِ اقدس اٹھائے اور (بارگاہِ الٰہی میں) عرض کیا: اے اللہ! بے شک تیرے بندے نے اپنے آپ کو تیرے نبی (کے آرام) کی خاطر قربان کر دیا ہے، اس لیے اس پر سورج کی روشنی پلٹا دے۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نے دیکھا کہ

٢٨: الهندي في كنز العمال، كتاب الفضائل من قسم الأفعال، باب فضائل النبي صلى الله عليه وآله وسلم وفيه معجزاته وإخباره بالغيب، ١٢/١٥٩، الرقم/٣٥٣٥٣۔

وہ فوراً وقتِ عصر میں روشن اور صاف شفاف ہو گیا حتیٰ کہ میں اٹھا، وضو کیا، نماز پڑھی پھر وہ غروب ہو گیا۔

٢٩. وَقَالَ الْمُنَاوِيُّ (م١٠٣١هـ) فِي فَيْضِ الْقَدِيْرِ: وَفِي الْكَبِيْرِ لِلطَّبَرَانِي وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّلَائِلِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضي الله عنها أَنَّ الْمُصْطَفٰى صلى الله عليه وآله وسلم دَعَا لَمَّا نَامَ عَلٰى رُكْبَةِ عَلِيٍّ، فَفَاتَتْهُ الْعَصْرُ، فَرُدَّتْ حَتّٰى صَلّٰى عَلِيٌّ، ثُمَّ غَرَبَتْ وَهٰذَا أَبْلَغُ فِي الْمُعْجِزَةِ.

علامہ مناوی (م۱۰۳۱ھ) نے 'فیض القدیر' میں فرمایا: امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں، امام حاکم نے اور امام بیہقی نے 'دلائل النبوۃ' میں حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھٹنے پر (سر اقدس رکھ کر) سو گئے تھے اور ان کی نمازِ عصر قضاء ہو گئی تھی۔ (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا پر) سورج پلٹا دیا گیا حتیٰ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھ لی پھر سورج غروب ہو گیا۔ یہ بڑا واضح معجزہ ہے۔

٢٩: المناوي في فيض القدير شرح الجامع الصغير، ٥/٤٤٠۔

مَكَانَةُ هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ أَئِمَّةِ الْحَدِيْثِ

﴿محدثین کرام کے نزدیک اِس حدیث کا مقام و مرتبہ﴾

قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ الْعَسْقَلَانِيُّ فِي الْفَتْحِ: وَفِي الْأَوْسَطِ لِلطَّبَرَانِيِّ مِنْ حَدِيْثِ جَابِرٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ الشَّمْسَ فَتَأَخَّرَتْ سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ. وَوَجْهُ الْجَمْعِ أَنَّ الْحَصْرَ مَحْمُوْلٌ عَلٰى مَا مَضٰى لِلْأَنْبِيَاءِ قَبْلَ نَبِيِّنَا ﷺ، فَلَمْ تُحْبَسِ الشَّمْسُ إِلَّا لِيُوْشَعَ، وَلَيْسَ فِيْهِ نَفْيُ أَنَّهَا تُحْبَسُ بَعْدَ ذٰلِكَ لِنَبِيِّنَا ﷺ. وَرَوَى الطَّحَاوِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّلَائِلِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ، أَنَّهُ ﷺ دَعَا لَمَّا نَامَ عَلٰى رُكْبَةِ عَلِيٍّ ﷺ، فَفَاتَتْهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ، فَرُدَّتِ الشَّمْسُ حَتّٰى صَلّٰى عَلِيٌّ، ثُمَّ غَرَبَتْ وَهٰذَا أَبْلَغُ فِي الْمُعْجِزَةِ. وَقَدْ أَخْطَأَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ بِإِيْرَادِهٖ لَهُ فِي الْمَوْضُوْعَاتِ، وَكَذَا ابْنُ تَيْمِيَّةَ فِي كِتَابِ الرَّدِّ عَلَى الرَّوَافِضِ فِي زَعْمِ وَضْعِهٖ. وَاللهُ أَعْلَمُ.(۱)

حافظ ابنِ حجر العسقلانی ’فتح الباری‘ میں لکھتے ہیں: امام الطبرانی کی المعجم الأوسط میں حضرت جابر سے مروی حدیث ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سورج کو حکم دیا تو وہ (اپنے غروب میں) دن کی ایک گھڑی کے لیے مؤخر ہو گیا۔ اس حدیث کی سند حسن ہے۔ (دونوں احادیث کے درمیان) جمع کی صورت یہ ہے کہ حصر ہمارے نبی اکرم ﷺ سے پہلے گزر جانے

---

(۱) العسقلاني في فتح الباري، كتاب فرض الخمس، باب قول النّبيّ ﷺ أحلّت لكم الغنائم، ٦/٢٢١-٢٢٢۔

والے انبیاء کرام علیہم السلام کے حوالے سے ہے۔ (آپ ﷺ سے قبل) کسی نبی کے لیے سورج کو نہیں روکا گیا سوائے یوشع علیہ السلام کے۔ اس (حدیث مبارکہ) میں ہمارے نبی اکرم ﷺ کے لیے سورج روکے جانے کی نفی نہیں ہے۔ امام طحاوی نے اور امام طبرانی نے **المعجم الکبیر** میں، حاکم نے اور بیہقی نے **دلائل النبوۃ** میں حضرت اَسماء بنت عُمیس رضی اللہ عنہا سے حدیث روایت کی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس وقت دعا فرمائی جب آپ ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زانوؤں پر (اپنا سر انور رکھ کر) سو گئے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نمازِ عصر رہ گئی تھی، (حضور نبی اکرم ﷺ کی دعا پر) سورج کو لوٹا دیا گیا یہاں تک کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز عصر ادا کر لی تو پھر سورج غروب ہو گیا۔ یہ نہایت عظیم الشان معجزہ ہے۔ علامہ ابن الجوزی نے اس حدیث کو موضوعات میں وارِد کر کے غلطی کی ہے۔ اسی طرح ابن تیمیہ نے بھی 'کِتَابُ الرَّدِّ عَلَی الرَّوَافِض' میں اس حدیث کو موضوع گمان کر کے غلطی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے۔

وَأَمَّا احْتِجَاجُ ابْنِ الْجَوْزِيِّ بِوَضْعِهِ بِأَنَّهُ اضْطَرَبَ الرُّوَاةُ فِيْهِ، وَفِي حَدِيْثِ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ضَعِيْفٌ، وَلَهُ طَرِيْقٌ ثَانٍ فِيْهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شَرِيْکٍ قَالَ أَبُوْ حَاتِمٍ: وَاهِيُ الْحَدِيْثِ، وَفِيْهِ أَبُو الْعَبَّاسِ ابْنُ عُقْدَةَ رَافِضِيٌّ رُمِيَ بِالْكَذِبِ، وَفِي حَدِيْثِ أَبِي هُرَيْرَةَ كَذٰلِکَ دَاوُدُ بْنُ فَرَاهِيْجَ ضَعِيْفٌ.

فَالْجَوَابُ مَا ذَكَرَهُ الْحَافِظُ السُّيُوْطِيُّ فِي النُّكَتِ الْبَدِيْعَاتِ وَنَصُّهُ: قُلْتُ: فُضَيْلٌ ثِقَةٌ صَدُوْقٌ، احْتَجَّ بِهِ مُسْلِمٌ وَالْأَرْبَعَةُ كَمَا فِي 'تَهْذِيْبِ التَّهْذِيْبِ' لِلْعَسْقَلَانِيِّ، وَابْنُ شَرِيْکٍ وَثَّقَهُ غَيْرُ أَبِي حَاتِمٍ، وَرَوٰى عَنْهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ الْمُفْرَدِ، وَابْنُ عُقْدَةَ مِنْ كِبَارِ الْحُفَّاظِ، وَثَّقَهُ النَّاسُ. قَالَ الدَّارَقُطْنِيُّ: كَذَبَ مَنِ اتَّهَمَهُ بِالْوَضْعِ، كَمَا فِي سُؤَالَاتِ أَبِي عَبْدِ اللهِ

الْحَاكِمِ النَّيْسَابُوْرِيِّ، لِأَبِي الْحَسَنِ الدَّارَقُطْنِيِّ. وَمَا ضَعَّفَهُ إِلَّا عَصْرِيٌّ مُتَعَصِّبٌ، وَالْحَدِيْثُ صَرَّحَ جَمَاعَةٌ بِتَصْحِيْحِهٖ، مِنْهُمُ الْقَاضِي عِيَاضٌ، كَمَا فِي الشِّفَا.

وَقَدْ نَصَّ الْحَافِظُ ابْنُ الصَّلَاحِ وَمَنْ بَعْدَهُ مِنَ الْحُفَّاظِ عَلٰى تَسَاهُلِ ابْنِ الْجَوْزِيِّ فِي كِتَابِ الْمَوْضُوْعَاتِ، بِحَيْثُ خَرَجَ عَنْ مَوْضُوْعِهٖ لِمُطْلَقِ الضَّعْفِ، حَتّٰى إِنَّهُ أَدْرَجَ فِيْهِ كَثِيْرًا مِنَ الْأَحَادِيْثِ الصَّحِيْحَةِ الثَّابِتَةِ، وَرَمَزَ لِوَضْعِهَا.(۱)

اس حدیث کو موضوع قرار دینے کے حوالے سے علامہ ابن الجوزی کی دلیل یہ ہے کہ اس حدیث (کی سند) میں مضطرب راوی ہیں اور حضرت اَسماء بنت عمیس ؓ سے مروی حدیث میں فضیل بن مرزوق ضعیف راوی ہیں۔ اسی حدیث کا ایک اور طریق بھی ہے جس میں عبدالرحمٰن بن شریک راوی ہیں جن کے بارے میں ابو حاتم نے کہا کہ وہ حدیث بیان کرنے میں کمزور ہیں۔ اسی حدیث میں ایک راوی ابوعباس بن عقدہ ہیں جو کہ رافضی ہیں اور ان پر جھوٹ کا الزام ہے۔ اسی طرح حضرت ابو ہریرہ ؓ والی حدیث میں داؤد بن فراہیج ضعیف راوی ہے۔

علامہ ابن الجوزی کی طرف سے اٹھائے گئے ان تمام اعتراضات کا درست جواب وہ ہے جسے امام جلال الدین السیوطی نے النکت البدیعات میں بیان کیا ہے۔ امام سیوطیؒ فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں: فضیل ثقہ اور صدوق ہے، اس سے امام مسلم اور اَصحابِ سُننِ اَربعہ نے سند لی ہے، جیسا کہ امام عسقلانی کی تھذیب التھذیب میں ہے۔ ابن شریک کو ابو حاتم کے علاوہ تمام ائمہ نے ثقہ قرار دیا ہے۔ ان سے امام بخاری نے الأدب المفرد میں روایات لی ہیں۔ علاوہ ازیں ابن عقدہ کا شمار اکابر حفاظِ حدیث میں ہوتا ہے اور محدثین نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ امام

---

(۱) السیوطي في النکت البدیعات/۲۹٤۔

دارقطنی نے کہا: جس نے ان پر وضعِ حدیث کی تہمت لگائی اُس نے جھوٹ بولا۔ جیسا کہ امام ابو الحسن الدارقطنی کی کتاب 'سُؤَالَاتِ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْحَاكِمِ النِّيْسَابُوْرِي' میں ہے کہ انہیں متعصب ہم عصر کے علاوہ کسی نے ضعیف قرار نہیں دیا۔ ائمہ کی ایک بڑی جماعت نے اس حدیث کے صحیح ہونے کی صراحت کی ہے جن میں قاضی عیاض بھی شامل ہیں، جیسا کہ الشفاء میں مذکور ہے۔

حافظ ابن الصلاح اور ان کے بعد آنے والے حفاظِ حدیث نے کتاب الموضوعات میں ابن الجوزی کے تساہل (تحقیق میں کوتاہی) کو واضح کیا ہے۔ وہ محض کسی ایک ضعف کی بناء پر اپنے موضوع سے ہٹ گئے ہیں۔ یہاں تک کہ انہوں نے کئی صحیح ثابت شدہ احادیث کو بھی اپنی اس کتاب میں (موضوع احادیث کے تحت) درج کر دیا ہے اور انہیں بھی موضوع قرار دینے کا عندیہ ظاہر کیا ہے۔

وَرَوَى السُّيُوْطِيُّ فِي اللَّآلِي، ١/٣١٢، **مِنْ غَيْرِ غَمْزٍ فِي سَنَدِهٖ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ، أَنَّهٗ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ يَوْمَ الشُّوْرٰى، أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ هَلْ فِيْكُمْ مَنْ رُدَّتْ لَهُ الشَّمْسُ غَيْرِي حِيْنَ نَامَ رَسُوْلُ اللهِ وَجَعَلَ رَأْسَهٗ فِي حِجْرِي؟ وَقَالَ فِي نَشْرِ الْعِلْمَيْنِ/١٣، بَعْدَ ذِكْرِ كَلَامِ الْقُرْطُبِيِّ الْمَذْكُوْرِ: قُلْتُ: وَهُوَ فِي غَايَةِ التَّحْقِيْقِ، وَاسْتِدْلَالُهٗ عَلٰى تَجَدُّدِ الْوَقْتِ بِقِصَّةِ رُجُوْعِ الشَّمْسِ فِي غَايَةِ الْحُسْنِ، وَلِهٰذَا حَكَمَ بِكَوْنِ الصَّلَاةِ أَدَاءً وَإِلَّا لَمْ يَكُنْ لِرُجُوْعِهَا فَائِدَةٌ، إِذْ كَانَ يَصِحُّ قَضَاءُ الْعَصْرِ بَعْدَ الْغُرُوْبِ.**

وَذَكَرَ هٰذَا الْاِسْتِدْلَالَ وَالْاِسْتِحْسَانَ فِي التَّعْظِيْمِ وَالْمِنَّةِ/٨.

امام سیوطی نے اللَّآلِي الْمَصْنُوعَة (١/٣١٢) میں اس کی سند میں طعن و تنقید کیے بغیر حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے اس کو روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شوریٰ کے

دن فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دلاتا ہوں! کیا تم میں سے کوئی ہے جس کے لیے سورج لوٹایا گیا ہو سوائے میرے؟ جب رسول اللہ ﷺ اپنا سر اقدس میری گود میں رکھ کر سو گئے تھے۔ نَشْرُ الْعِلْمَيْنِ /۱۳ میں امام قرطبی کا مذکورہ کلام ذکر کرنے کے بعد فرمایا: میں کہتا ہوں: ان کی تحقیق انتہائی درجہ کی ہے اور سورج لوٹنے کے واقعہ سے وقت کے پہلی حالت پر واپس آنے کے بارے میں ان کا استدلال انتہائی خوب صورت ہے۔ اسی وجہ سے آپ نے نماز کے اپنے وقت پر ادا ہونے کا حکم لگایا وگرنہ سورج کے لوٹنے کا کوئی فائدہ نہ تھا، کیونکہ نمازِ عصر کی قضا تو غروب آفتاب کے بعد بھی صحیح تھی۔

آپ نے اس استدلال اور استحسان کو (اپنی کتاب) التَّعْظِيْمُ وَالْمِنَّة میں بیان کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ الْحَافِظُ جَلَالُ الدِّيْنِ السُّيُوْطِيُّ (الْمُتَوَفّٰى ٩١١ھ) **فِي الْخَصَائِصِ الْكُبْرٰى، بَابُ مَا أُوْتِيَ يُوْشَعُ ﷺ، ٢/٣١١: أُوْتِيَ حَبْسُ الشَّمْسِ حِيْنَ قَاتَلَ الْجَبَّارِيْنَ وَقَدْ حُبِسَتْ لِنَبِيِّنَا ﷺ كَمَا تَقَدَّمَ فِي الإِسْرَاءِ، وَأَعْجَبُ مِنْ ذٰلِكَ رَدُّ الشَّمْسِ حِيْنَ فَاتَ عَصْرُ عَلِيٍّ ﷺ.**

وَرَوَاهُ فِي اللَّآلِي الْمَصْنُوْعَةِ، ١/٣٠٨-٣١٢، عَنْ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ الأَنْصَارِيِّ وَأَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ ﷺ مِنْ طَرِيْقِ ابْنِ مَنْدَه وَالطَّحَاوِيِّ وَالطَّبَرَانِيِّ وَابْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَالْعُقَيْلِيِّ وَالْخَطِيْبِ وَالدُّوْلَابِيِّ وَابْنِ شَاهِيْنَ وَابْنِ عُقْدَةَ وَذَكَرَ شَطْرًا مِنْ رِسَالَةِ أَبِي الْحَسَنِ الْفَضْلِيِّ فِي الْحَدِيْثِ. وَقَالَ فِي، ١/٣٠٩، الْحَدِيْثُ صَرَّحَ جَمَاعَةٌ مِنَ الأَئِمَّةِ وَالْحُفَّاظِ بِأَنَّهٗ صَحِيْحٌ.

امام حافظ جلال الدین السیوطی (المتوفی ۹۱۱ھ) نے اس حدیث کو 'اَلْخَصَائِصُ الْکُبْرٰی' باب ما أوتي یوشع (۲/۳۱۱) میں روایت کیا ہے اور فرمایا: حضرت یوشع کو سورج رکنے کا معجزہ اس وقت عطا کیا گیا جب انہوں نے جابر لوگوں کے خلاف جنگ کی اور ہمارے نبی اکرم ﷺ کے لیے معراج کے موقع پر سورج کو روکا گیا۔ اس سے بھی عجیب تر بات حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نمازِ عصر فوت ہونے پر (حضور نبی اکرم ﷺ کی دعا سے) سورج کا پلٹ آنا ہے۔

اِس کو امام سیوطی نے اللّآلِي الْمَصْنُوعَة (۱/ ۳۰۸-۳۱۲) میں امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر الانصاری رضی اللہ عنہ اور حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے ابن مندہ، امام طحاوی، طبرانی، ابن ابی شیبہ، عقیلی، خطیب البغدادی، دولابی، ابن شاہین اور ابن عقدہ کے طریق سے روایت کیا ہے اور ابو الحسن الفضلی کے اس حدیث سے متعلقہ رسالہ کا کچھ حصہ بھی بیان کیا ہے۔ ۱/۳۰۹ پر اس حدیث کے بارے میں فرمایا: ائمہ و حفاظ کرام کی ایک جماعت نے تصریح کی ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

قَالَ الإِمَامُ نُوْرُ الدِّيْنِ السَّمْهُوْدِيُّ الشَّافِعِيُّ (م۹۱۱هـ)، قَالَ فِي الْفَصْلِ، ٣ مِنَ الْبَابِ، ٥، مِنْ وَفَاءِ الْوَفَاءِ، فِي ذِکْرِ مَسْجِدِ الْفَضِيْخِ الْمَعْرُوْفِ بِمَسْجِدِ الشَّمْسِ: قَالَ الْمَجْدُ: لَا يَظُنُّ ظَانٌّ أَنَّهُ الْمَکَانُ الَّذِي أُعِيْدَتِ الشَّمْسُ فِيْهِ بَعْدَ الْغُرُوْبِ لِعَلِيٍّ رضی اللہ عنہ، لِأَنَّ ذٰلِکَ إِنَّمَا کَانَ بِالصَّهْبَاءِ مِنْ خَيْبَرَ ثُمَّ رَوٰى حَدِيْثَ الْقَاضِي عِيَاضٍ وَکَلِمَتَهُ وَکَلِمَةَ الطَّحَاوِيِّ فَقَالَ: قَالَ الْمَجْدُ: فَهٰذَا الْمَکَانُ أَوْلٰى بِتَسْمِيَتِهِ بِمَسْجِدِ الشَّمْسِ دُوْنَ مَا سِوَاهُ.

ثُمَّ قَالَ: وَالْحَدِيْثُ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِأَسَانِيْدَ قَالَ الْحَافِظُ نُوْرُ الدِّيْنِ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُ أَحَدِهَا رِجَالُ الصَّحِيْحِ غَيْرَ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَسَنِ وَهُوَ ثِقَةٌ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ لَمْ أَعْرِفْهَا. وَلٰکِنَّهُ عَرَفَهَا بَعْدَ ذٰلِکَ

حَيْثُ رَوٰى حَدِيْثَ الْمَنْزِلَةِ فِي مَنَاقِبِ عَلِيٍّ ﷺ عَنْ أَحْمَدَ وَالطَّبَرَانِيِّ وَقَالَ: وَرِجَالُ أَحْمَدَ رِجَالُ الصَّحِيْحِ غَيْرَ فَاطِمَةَ بِنْتِ عَلِيٍّ وَهِيَ ثِقَةٌ كَمَا فِي مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ، ٩/١٠٩، وَأَخْرَجَهُ ابْنُ مَنْدَه وَابْنُ شَاهِيْنَ مِنْ حَدِيْثِ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ ﷺ، وَابْنِ مَرْدَوَيْهِ مِنْ حَدِيْثِ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ وَإِسْنَادُهُمَا حَسَنٌ وَمِمَّنْ صَحَّحَهُ الطَّحَاوِيُّ وَغَيْرُهُ. وَقَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ فِي فَتْحِ الْبَارِي بَعْدَ ذِكْرِ رِوَايَةِ الْبَيْهَقِيِّ لَهُ: وَقَدْ أَخْطَأَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ بِإِيْرَادِهٖ فِي الْمَوْضُوْعَاتِ. وَرَوَاهُ الإِمَامُ السَّمْهُوْدِيُّ أَيْضًا فِي آخِرِ كِتَابِهٖ جَوَاهِرِ الْعِقْدَيْنِ.[1]

امام نور الدین السمہودی الشافعی (م۹۱۱ھ) نے ’وفاء الوفاء‘ کے باب نمبر ۵ کی فصل نمبر ۳ میں مسجد الفضیخ المعروف مسجد الشّمس کے ذکر میں فرمایا: علامہ المجد (محمد بن یعقوب الفیروزآبادی) نے کہا: کوئی گمان کرنے والا گمان نہیں کرسکتا (یعنی شک نہیں کرسکتا) کہ بلاشبہ یہ وہی مقام ہے جہاں حضرت علی ﷺ کے لیے سورج غروب ہونے کے بعد (دوبارہ) لوٹایا گیا۔ کیونکہ یہ واقعہ خیبر میں صہبا کے مقام پر ہوا تھا۔ پھر انہوں نے قاضی عیاض کی حدیث بیان کی اور (اس حدیث کے بارے میں) قاضی عیاض اور امام طحاوی کے کلمات کو ذکر کیا۔ پھر فرمایا: علامہ المجد نے کہا: یہ مقام دوسرے کسی نام کی بجائے مسجد الشّمس کہلانے کا زیادہ حق دار ہے۔

پھر فرمایا: اس حدیث کو امام طبرانی نے کئی اسانید سے روایت کیا ہے۔ حافظ نور الدین

---

(١) السمهودي في وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفى، الباب الخامس في مصلى النبي ﷺ في الأعياد وغير ذلك من المساجد، الفصل الثالث في بقية المساجد المعلومة العين في زماننا بالمدينة الشريفة وما حولها، ٣/٣٣-٣٤۔

الہیثمی نے کہا: ان میں سے ایک کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں سوائے ابراہیم بن حسن کے، وہ بھی ثقہ ہیں اور فاطمہ بنت علی ابن ابی طالب کو میں نہیں جانتا۔ لیکن اس کے بعد انہوں نے ان کو پہچان لیا جب انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مناقب میں امام احمد اور طبرانی سے حدیث منزلہ کو روایت کیا اور کہا: امام احمد کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں سوائے فاطمہ بنت علی کے، اور وہ بھی ثقہ ہیں جیسا کہ 'مَجمَعُ الزَّوَائِد' ۹/۱۰۹ میں ہے۔ ابن مندہ اور ابن شاہین نے اس حدیث کو حضرت اَسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے اور ابن مردویہ نے اس کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ ان دونوں احادیث کی سندیں حسن ہیں اور ان میں سے ہیں جنہیں امام طحاوی اور دیگر محدثین نے صحیح قرار دیا ہے۔ حافظ ابن حجر العسقلانی نے فتح الباری میں امام بیہقی کی اس روایت کو بیان کرنے کے بعد فرمایا: ابن الجوزی نے اس حدیث کو الموضوعات میں لا کر یقیناً غلطی کی ہے۔ امام سمہودی نے بھی اپنی کتاب جَوَاهِرُ الْعِقْدَيْن کے آخر میں اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ شَمْسُ الدِّيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الصَّالِحِيُّ الشَّامِيُّ (م٩٤٢هـ)، فِي رِسَالَتِهِ: مُزِيْلُ اللَّبْسِ عَنْ حَدِيْثِ رَدِّ الشَّمْسِ:

هٰذَا الْحَدِيْثُ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ فِي شَرْحِ مُشْكِلِ الْآثَارِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضي الله عنها مِنْ طَرِيْقَيْنِ وَقَالَ: هٰذَانِ الْحَدِيْثَانِ ثَابِتَانِ وَرُوَاتُهُمَا ثِقَاتٌ.

وَنَقَلَهُ عَنْهُ الْقَاضِي عِيَاضٌ فِي كِتَابِ الشِّفَاءِ وَرَوَاهُ الْحَافِظُ ابْنُ سَيِّدِ النَّاسِ فِي كِتَابِ بُشْرَى اللَّبِيْبِ.

وَصَحَّحَهُ الْحَافِظُ أَبُو الْفَتْحِ الأَزْدِيُّ، كَمَا نَقَلَهُ عَنْهُ ابْنُ الْعَدِيْمِ فِي تَرْجَمَتِهِ مِنْ تَارِيْخِهِ.

وَحَسَّنَهُ الْحَافِظُ أَبُوْ زُرْعَةَ ابْنُ الْعِرَاقِيّ فِي تَكْمِلَتِهِ بِشَرْحِ تَقْرِيْبِ وَالِدِهِ.

وَرَوَاهُ الْحَافِظُ جَلَالُ الدِّيْنِ السُّيُوْطِيُّ فِي الدُّرَرِ الْمَنْثُوْرَةِ فِي الْأَحَادِيْثِ الْمَشْهُوْرَةِ.

وَقَالَ الْحَافِظُ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: لَا يَنْبَغِي لِمَنْ سَبِيْلُهُ الْعِلْمُ التَّخَلُّفُ عَنْ حَدِيْثِ أَسْمَاءَ، لِأَنَّهُ مِنْ أَجَلِّ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ.

وَقَدْ أَنْكَرَ الْحُفَّاظُ عَلَى ابْنِ الْجَوْزِيِّ إِيْرَادَهُ الْحَدِيْثَ فِي كِتَابِ الْمَوْضُوْعَاتِ، فَقَالَ الْحَافِظُ أَبُو الْفَضْلِ ابْنُ حَجَرٍ فِي بَابِ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: أُحِلَّتْ لَكُمُ الْغَنَائِمُ مِنْ كِتَابِ فَتْحِ الْبَارِي بَعْدَ أَنْ أَوْرَدَ الْحَدِيْثَ: أَخْطَأَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ بِإِيْرَادِهِ لَهُ فِي الْمَوْضُوْعَاتِ.

وَقَالَ الْحَافِظُ مُغَلْطَايَ فِي 'الزَّهْرِ الْبَاسِمِ' بَعْدَ أَنْ أَوْرَدَ الْحَدِيْثَ مِنْ عِنْدِ جَمَاعَةٍ: لَا يُلْتَفَتُ لِمَا أَعَلَّهُ بِهِ ابْنُ الْجَوْزِيِّ مِنْ حَيْثُ أَنَّهُ لَمْ يَقَعْ لَهُ الْإِسْنَادُ الَّذِي وَقَعَ لِهٰؤُلَاءِ.

وَقَالَ الْحَافِظُ جَلَالُ الدِّيْنِ السُّيُوْطِيُّ فِي مُخْتَصَرِ الْمَوْضُوْعَاتِ: أَفْرَطَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ بِإِيْرَادِهِ لَهُ هُنَا.

امام شمس الدین محمد بن یوسف الصالحی الشامی (م۹۴۲ھ) نے اپنی کتاب 'مُزِيْلُ اللَّبْسِ عَنْ حَدِيْثِ رَدِّ الشَّمْسِ' میں بیان کیا ہے:

امام طحاوی نے اس حدیث کو 'شَرْحُ مُشْكِلُ الآثَار' میں حضرت اَسماء بنت عمیس ﷺ

سے دو طرق سے بیان کیا ہے اور فرمایا: یہ دونوں حدیثیں ثابت ہیں اور ان کے راوی ثقہ ہیں۔ قاضی عیاض نے آپ سے اس حدیث کو کتاب 'الشِّفَاء' میں نقل کیا ہے اور حافظ ابن سید الناس نے کتاب 'بُشْرَی اللَّبِیْب' میں روایت کیا ہے۔

حافظ ابو الفتح الازدی اس کو صحیح قرار دیا ہے، جیسا کہ ابن العدیم نے اپنی 'تاریخ' میں ان کے تعارف کے ذیل میں اس حدیث کو ان سے نقل کیا ہے۔

حافظ ابو زرعہ ابن العراقی نے اپنے والد کی کتاب 'التَّقْرِیْب' کی شرح کے تکملہ میں اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

حافظ جلال الدین السیوطی نے 'الدُّرُّ الْمَنْثُورَة فِي الْأَحَادِيْثِ الْمَشْهُورَة' میں اسے روایت کیا ہے۔

حافظ احمد بن صالح نے کہا: جس کا راستہ علم ہے اس کو حدیثِ اَسماء یاد کرنے سے پیچھے نہیں رہنا چاہیے کیونکہ یہ حدیث نبوت کی بڑی نشانیوں (معجزات) میں سے ہے۔

حفاظِ حدیث نے ابن الجوزی کا اس حدیث کو 'کتاب الموضوعات' میں لانا ناپسند کیا ہے (اور اس کا رد کیا ہے)۔ چنانچہ حافظ ابو الفضل ابن حجر العسقلانی نے 'فتح الباری' کے باب قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ: أُحِلَّتْ لَكُمُ الْغَنَائِم میں اس حدیث کو وارد کرنے کے بعد فرمایا: ابن الجوزی نے اس حدیث کو 'الْمَوْضُوْعَات' میں لا کر خطاء کی ہے۔

حافظ مغلطای نے 'الزَّهْرُ الْبَاسِم' میں اس حدیث کو محدثین کی ایک جماعت سے بیان کرنے کے بعد فرمایا ہے: ابن جوزی نے اس حدیث پر جو جرح کی ہے کہ اس کی کوئی سند واقع نہیں ہوئی جس طرح ان سب کے لیے واقع ہوئی ہے لہٰذا اس کی طرف توجہ نہیں دی جائے گی۔

حافظ جلال الدین السیوطی نے 'مختصر الموضوعات' میں فرمایا: ابن الجوزی نے اس

حدیث کو یہاں موضوعات میں وارد کر کے حد سے تجاوز کیا ہے۔

قَالَ ابْنُ حَجَرٍ الْهَيْتَمِيُّ الْمَكِّيُّ فِي الإِيْعَابِ فِي شَرْحِ الْعُبَابِ: لَوْ غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ عَادَتْ، عَادَ الْوَقْتُ أَيْضًا لِهٰذَا الْحَدِيْثِ.[1]

حافظ ابن حجر ہیتمی المکی نے الإیعاب في شرح العباب میں فرمایا ہے: اگر سورج غروب ہونے کے بعد لوٹ آئے تو اس حدیث کی بناء پر وقت بھی دوبارہ لوٹ آتا ہے (جس میں بغیر کسی کراہت کے نماز ادا کہلاتی ہے)۔

وَأَيْضًا عَدَّهُ فِي الصَّوَاعِقِ الْمُحْرِقَةِ كَرَامَةً بَاهِرَةً لِأَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﷺ وَقَالَ: وَحَدِيْثٌ صَحَّحَهُ الطَّحَاوِيُّ وَالْقَاضِي فِي الشِّفَاءِ وَحَسَّنَهُ شَيْخُ الإِسْلَامِ أَبُوْ زُرْعَةَ وَتَبِعَهُ غَيْرُهُ.[2]

حافظ شہاب الدین ابن حجر الہیتمی (متوفی ۹۷۴ھ) نے ہی اس کو **الصَّوَاعِقُ الْمُحْرِقَة** میں امیر المومنین حضرت علی ﷺ کی ایک واضح کرامت شمار کیا ہے اور فرمایا: یہ حدیث وہ ہے جسے امام طحاوی نے ('مشکل الآثار' میں) اور قاضی عیاض نے 'الشفاء' میں صحیح قرار دیا ہے۔ شیخ الاسلام ابو زرعہ نے اسے حسن قرار دیا ہے اور دیگر علماء بھی نے ان کی پیروی کی ہے۔

وَقَالَ فِي شَرْحِ هَمْزِيَّةِ الْبُوْصِيْرِيِّ/١٢١، فِي حَدِيْثِ شَقِّ الْقَمَرِ: وَيُنَاسِبُ هٰذِهِ الْمُعْجِزَةَ رَدُّ الشَّمْسِ لَهُ ﷺ بَعْدَمَا غَابَتْ حَقِيْقَةً، لَمَّا نَامَ ﷺ

---

(١) ابن حجر الهيتمي في الإيعاب في شرح العباب للمزجد، باب مواقيت المكتوبات، وقت العصر۔

(٢) ابن حجر الهيتمي في الصواعق المحرقة، الفصل الرابع في نبذ من كلماته وقضاياه الدالة على علو قدره علما وحكمة وزهدا ومعرفة بالله تعالى، ٣٧٥/٢-٣٧٦۔

إِلٰى أَنْ قَالَ: فَرُدَّتْ لِيُصَلِّيَ عَلِيٌّ الْعَصْرَ أَدَاءً كَرَامَةً لَهُ رضی الله عنہ.

وَهٰذَا الْحَدِيْثُ اخْتَلَفَ فِي صِحَّتِهِ جَمَاعَةٌ بَلْ جَزَمَ بَعْضُهُمْ بِوَضْعِهِ وَصَحَّحَهُ آخَرُوْنَ وَهُوَ الْحَقُّ، ثُمَّ صَرَّحَ بِأَنَّ إِحْدٰى رِوَايَةِ أَسْمَاءَ صَحِيْحَةٌ وَأُخْرٰى حَسَنَةٌ.

آپ (ابن حجر الہیتمی) نے 'شَرْحُ هَمَزِيَّةِ الْبُوْصِيْرِيّ/۱۲۱' میں حدیث شق القمر کے بارے میں فرمایا: یہ معجزہ (شقِّ قمر) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے سورج کے حقیقتاً غروب ہونے کے بعد دوبارہ لوٹائے جانے والے معجزہ سے مناسبت رکھتا ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم استراحت فرما ہو گئے تھے حتیٰ کہ فرمایا: پس سورج پلٹا دیا گیا تاکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بطورِ کرامت نمازِ عصر ادا پڑھ لیں۔

اس حدیث کی صحت میں ایک جماعت نے اختلاف کیا ہے بلکہ بعض نے اس کے موضوع ہونے کا حکم لگایا ہے مگر دیگر محدثین نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور یہی بات حق ہے۔ پھر آپ نے تصریح فرمائی ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی ایک روایت صحیح ہے اور دوسری حسن ہے۔

وَقَالَ شِهَابُ الدِّيْنِ أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ الْخَفَاجِيُّ فِي نَسِيْمِ الرِّيَاضِ: (فِي مُشْكِلِ الْحَدِيْثِ) هُوَ كِتَابٌ جَلِيْلٌ لَهُ فِي الْحَدِيْثِ اشْتَهَرَ بِالْآثَارِ، (عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضی الله عنہا): مُصَغَّرٌ وَهِيَ زَوْجَةُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رضی الله عنہما، وَتَرْجَمَتُهَا مَشْهُوْرَةٌ، وَكَانَتْ أَوَّلًا زَوْجَةُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ (مِنْ طَرِيْقَيْنِ) وَسَنَدَيْنِ مُخْتَلِفَيْنِ فِي رِوَايَتِهِ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْهَا، وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِأَسَانِيْدَ مُخْتَلِفَةٍ، رِجَالُ أَكْثَرِهَا ثِقَاتٌ.

وَقَالَ أَيْضًا: (قَالَ) أَيِ الطَّحَاوِيُّ: (وَهٰذَانِ الْحَدِيْثَانِ ثَابِتَانِ) رِوَايَةً، (وَرُوَاتُهُمَا) أَيْ أَكْثَرُهُمَا (ثِقَاتٌ).

وَقَالَ أَيْضًا: اعْتَرَضَ عَلَيْهِ بَعْضُ الشُّرَّاحِ، وَقَالَ: إِنَّهُ مَوْضُوْعٌ وَرِجَالُهُ مَطْعُوْنٌ. ...... وَلَمْ يَدْرِ الْمُعْتَرِضُ أَنَّ الْحَقَّ خِلافُهُ، وَالَّذِي غَرَّهُ كَلامُ ابْنِ الْجَوْزِيِّ وَلَمْ يَقِفْ عَلٰى أَنَّ كِتَابَهُ أَكْثَرُهُ مَرْدُوْدٌ. وَقَدْ قَالَ خَاتِمَةُ الْحُفَّاظِ السُّيُوْطِيُّ وَكَذَا السَّخَاوِيُّ: إِنَّ ابْنَ الْجَوْزِيِّ فِي مَوْضُوْعَاتِهٖ تَحَامَلَ تَحَامُـلًا كَثِيْرًا حَتّٰى أَدْرَجَ فِيْهِ كَثِيْرًا مِنَ الْأَحَادِيْثِ الصَّحِيْحَةِ كَمَا أَشَارَ إِلَيْهِ ابْنُ الصَّلَاحِ.

وَقَالَ أَيْضًا: وَهٰذَا الْحَدِيْثُ صَحَّحَهُ الْمُصَنِّفُ، وَأَشَارَ إِلٰى أَنَّ تَعَدُّدَ طُرُقِهٖ شَاهِدُ صِدْقٍ عَلٰى صِحَّتِهٖ، وَقَدْ صَحَّحَهُ قَبْلَهُ كَثِيْرٌ مِنَ الْأَئِمَّةِ كَالطَّحَاوِيِّ، وَأَخْرَجَهُ ابْنُ شَاهِيْنَ، وَابْنُ مَنْدَه، وَابْنُ مَرْدَوَيْهِ، وَالطَّبَرَانِيُّ فِي مُعْجَمِهٖ، وَقَالَ: إِنَّهُ حَسَنٌ، وَحَكَاهُ الْعِرَاقِيُّ فِي التَّقْرِيْبِ، وَلَفْظُهُ أَنَّهُ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ بِالصَّهْبَاءِ، ثُمَّ أَرْسَلَ عَلِيًّا فِي حَاجَةٍ، فَرَجَعَ وَقَدْ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الْعَصْرَ، فَوَضَعَ رَأْسَهُ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ، فَنَامَ، وَلَمْ يُحَرِّكْهُ حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ ﷺ: اَللّٰهُمَّ، إِنَّ عَبْدَكَ عَلِيًّا إِنَّمَا احْتَبَسَ نَفْسَهُ عَلٰى نَبِيِّهٖ، فَرُدَّ عَلَيْهِ الشَّمْسَ؛ إِلٰى آخِرِهٖ.

وَقَالَ أَيْضًا: وَإِنْكَارُ ابْنِ الْجَوْزِيِّ فَائِدَةَ رَدِّهَا مَعَ الْقَضَاءِ لَا وَجْهَ لَهُ؛ فَإِنَّهَا فَائِتَةٌ بِعُذْرٍ مَانِعٍ عَنِ الْأَدَاءِ، وَهُوَ عَدَمُ تَشْوِيْشِهٖ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَهٰذِهٖ فَضِيْلَةٌ أَيُّ فَضِيْلَةٍ، فَلَمَّا عَادَتِ الشَّمْسُ حَازَ فَضِيْلَةَ الْأَدَاءِ أَيْضًا. وَقَدْ قَالَ ابْنُ حَجَرٍ الْهَيْتَمِيُّ فِيشَرْحِ الْإِرْشَادِ: لَوْ غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ عَادَتْ عَادَ

الْوَقْتُ أَيْضًا لِهٰذَا الْحَدِيْثِ.

وَقَالَ أَيْضًا: إِنَّ السُّيُوْطِيَّ صَنَّفَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ رِسَالَةً مُسْتَقِلَّةً سَمَّاهَا 'كَشْفُ اللَّبْسِ عَنْ حَدِيْثِ رَدِّ الشَّمْسِ'، وَقَالَ: إِنَّهُ سَبَقَ بِمِثْلِهٖ لِأَبِي الْحَسَنِ الْفَضْلِيِّ أَوْرَدَ طُرُقَهُ بِأَسَانِيْدَ كَثِيْرَةٍ وَصَحَّحَهُ بِمَا لاَ مَزِيْدَ عَلَيْهِ، وَنَازَعَ ابْنَ الْجَوْزِيِّ فِي بَعْضِ مَنْ طَعَنَ فِيْهِ مِنْ رِجَالِهٖ.

وَقَالَ أَيْضًا: وَإِذَا صَحَّ الْحَدِيْثُ عُلِمَ مِنْهُ أَنَّ الصَّلَاةَ لَيْسَتْ بِقَضَاءٍ بَلْ يَتَعَيَّنُ بِهٰذَا الدُّعَاءِ الْأَدَاءُ، وَإِلَّا لَمْ يَكُنْ لَهُ فَائِدَةٌ فَمَا أَوْرَدَهُ وَارِدٌ عَلَيْهِ وَلَا حَاجَةَ إِلٰى أَنْ يُقَالَ: إِنَّهُ مِنْ خَصَائِصِهٖ.

وَقَالَ فِي قَوْلِ الطَّحَاوِيِّ – (لِأَنَّهُ مِنْ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ): وَهٰذَا مُؤَيِّدٌ لِصِحَّتِهٖ فَإِنَّ أَحْمَدَ هٰذَا مِنْ كِبَارِ أَئِمَّةِ الْحَدِيْثِ الثِّقَاتِ وَيَكْفِي فِي تَوْثِيْقِهٖ أَنَّ الْبُخَارِيَّ رَوٰى عَنْهُ فِي صَحِيْحِهٖ فَلَا يُلْتَفَتُ إِلٰى مَنْ ضَعَّفَهُ وَطَعَنَ فِي رِوَايَتِهٖ. وَبِهٰذَا أَيْضًا سَقَطَ مَا قَالَهُ ابْنُ تَيْمِيَّةَ وَابْنُ الْجَوْزِيِّ مِنْ أَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ مَوْضُوْعٌ، فَإِنَّهُ مُجَازَفَةٌ مِنْهُمَا.(١)

امام شہاب الدین احمد بن عمر الخفاجی نسیم الریاض میں کتاب مشکل الحدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: یہ (مشکل الحدیث) امام طحاوی کی حدیث میں جلیل القدر کتاب ہے اور آثارِ صحابہ کے حوالہ سے مشہور ہے (جس میں یہ حدیث حضرت اَسماء بنت عُمیس سے مروی ہے) عمیس اسم تصغیر ہے۔ یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ ہیں اور ان کے سوانح معروف ہیں۔ یہ پہلے حضرت جعفر بن ابو طالب کے عقد میں تھیں۔ (دو طرق سے) یہ حدیث دو مختلف سندوں

(١) شهاب الدين الخفاجي في نسيم الرياض، ٣/٤٨٣-٤٨٦۔

سے ان سے مروی ہے۔ امام طبرانی نے بھی اسے مختلف سندوں سے روایت کیا ہے۔ ان میں سے اکثر کے راوی ثقہ ہیں۔

امام خفاجی مزید لکھتے ہیں: امام طحاوی نے فرمایا کہ یہ دونوں احادیث روایت کے اعتبار سے ثابت ہیں اور ان کے اکثر راوی ثقہ ہیں۔

اِمام خفاجی مزید لکھتے ہیں: اس حدیث پر بعض شارحین نے اعتراض کیا ہے اور کہا ہے: یہ حدیث موضوع ہے اور اس کے رجال (راویوں) پر تنقید کی گئی ہے ...... جب کہ معترض یہ نہ جان سکا کہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ اور جسے ابن الجوزی کی بات نے دھوکہ میں مبتلا کر دیا وہ اس بات سے واقف نہیں کہ اس کی کتاب کا اکثر حصہ نا قابل قبول ہے۔ حفاظ حدیث کے آخری امام حضرت جلال الدین السیوطی اور اسی طرح امام سخاوی نے فرمایا ہے: بے شک ابن الجوزی نے اپنی کتاب الموضوعات میں بڑی ناانصافی کی ہے حتیٰ کہ (موضوعات پر مشتمل) اس کتاب میں بہت ساری صحیح احادیث کو بھی درج کر دیا ہے، جیسا کہ (ابن الجوزی کی) اس زیادتی کی طرف ابن الصلاح نے بھی اشارہ کیا ہے۔

امام خفاجی نے یہ بھی فرمایا: اس حدیث کو مصنف نے صحیح قرار دیا ہے اور یہ عندیہ دیا ہے کہ اس حدیث کے متعدد طرق اس کے صحیح ہونے پر شاہد ہیں۔ ان سے قبل بھی بہت سارے ائمہ نے اس کو صحیح قرار دیا ہے جیسے امام طحاوی۔ اسے ابن شاہین، ابن مندہ، ابن مردویہ نے اور طبرانی نے 'المعجم' میں بیان کیا ہے اور کہا: یہ حسن ہے۔ حافظ زین الدین عبد الرحیم العراقی نے اسے 'التقریب' میں بیان کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: آپ ﷺ نے (خیبر کے قریب ایک مقام) صہباء میں نماز ظہر ادا فرمائی، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کسی کام کے لیے بھیجا، جب وہ (کام کرنے کے بعد) واپس آئے تو آپ ﷺ عصر کی نماز پڑھ چکے تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر انور ان کی گود میں رکھا اور سو گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے آرام میں مخل نہ ہوئے، یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! بے شک تیرے بندے علی نے

خود کو صرف اپنے نبی (کے آرام) کی خاطر روکے رکھا، اس لیے تو اس پر سورج کو لوٹا دے۔

امام خفاجی نے یہ بھی فرمایا: ابن الجوزی کا نماز (کی ادائیگی) کو قضاء قرار دے کر سورج لوٹنے کے فائدہ کا انکار کرنا بے بنیاد ہے۔ کیونکہ نماز ایک ایسے عذر کی وجہ سے رہ گئی تھی جو ادا کے مانع تھا؛ اور وہ عذر حضور نبی اکرم ﷺ کے آرام میں عدمِ خلل تھا۔ یہ بہت بڑی فضیلت ہے۔ چنانچہ جب سورج واپس لوٹ آیا تو آپ ﷺ نے اداءِ نماز کی فضیلت بھی حاصل کر لی۔ ابن حجر ہیتمی نے 'الإرشاد' کی شرح میں فرمایا: اگر سورج غروب ہو کر پھر لوٹ آئے تو اس حدیث کی بناء پر وقت بھی لوٹ آتا ہے۔

امام خفاجی مزید لکھتے ہیں: امام سیوطی نے اس حدیث کے متعلق ایک مستقل رسالہ لکھا ہے اور اس کا نام: 'کَشْفُ اللَّبْس عَنْ حَدِيثِ رَدِّ الشَّمْس' رکھا ہے اور فرمایا: اس حدیث جیسی ایک اور حدیث ابو الحسن الفضلی سے پہلے بیان ہو چکی ہے۔ انہوں نے اس حدیث کے طرق کو کئی اسانید کے ساتھ بیان کیا ہے اور اس کو ایسے انداز میں صحیح قرار دیا ہے کہ اس کی مخالفت میں کہنے کو کچھ باقی نہیں رہا۔ اور انہوں نے بعض طرق کے بارے میں ابن الجوزی کے ساتھ سخت اختلاف کیا ہے جن کے راویوں پر ابن الجوزی نے طعن کیا تھا۔

امام خفاجی نے یہ بھی فرمایا: جبکہ یہ حدیث صحیح ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ نماز قضاء نہ تھی بلکہ حضور نبی اکرم ﷺ کی اس دعا سے اداء ہوئی۔ ورنہ سورج لوٹانے کا کوئی فائدہ نہ تھا، اور نہ ہی کوئی بیان کرنے والا اس کو بیان کرتا اور نہ ہی یہ کہنے کی ضرورت ہوتی کہ یہ (سورج کو لوٹانا) آپ ﷺ کے خصائص میں سے ہے۔

انہوں نے امام طحاوی کے قول - کیونکہ یہ حدیث نبوت کی نشانیوں میں سے ہے - کے بارے میں کہا: یہ قول اس حدیث کی صحت کی تائید کرتا ہے۔ (اور فرمایا) یہ (راوی) احمد کبار ثقہ ائمہ حدیث میں سے ہیں اور ان کے ثقہ ہونے کے بارے میں یہی (تائید) کافی ہے کہ امام بخاری نے اپنی صحیح میں ان سے روایت کیا ہے۔ لہٰذا جس نے انہیں ضعیف قرار دیا اور

ان کی روایت پر طعن کیا تو اس کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جائے گی۔ اس (تائید) سے ابن تیمیہ اور ابن الجوزی کا یہ قول بھی ساقط ہو گیا کہ یہ حدیث موضوع ہے کیونکہ یہ ان دونوں کی طرف سے بے بنیاد باتیں ہیں۔

قَالَ الإِمَامُ الزُّرْقَانِيُّ فِي شَرْحِهٖ عَلَى الْمَوَاهِبِ: (فِي مُشْكِلِ الْحَدِيْثِ) كِتَابٌ جَلِيْلٌ اشْتَهَرَ بِالآثَارِ (مِنْ طَرِيْقٍ) عَنْ أَسْمَاءَ، (كَمَا حَكَاهُ الْقَاضِي عِيَاضٌ فِي الشِّفَاءِ وَقَالَ: قَالَ الطَّحَاوِيُّ: إِنَّ أَحْمَدَ بْنَ صَالِحِ الْمِصْرِيَّ،) أَبُوْ جَعْفَرِ بْنُ الطَّبَرِيِّ، ثِقَةٌ حَافِظٌ، رَوٰى عَنْهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

وَقَالَ أَيْضًا: (اَلتَّخَلُّفُ عَنْ حِفْظِ حَدِيْثِ أَسْمَاءَ) بِنْتِ عُمَيْسٍ، هٰذَا الَّذِي رَوَتْهُ فِي رَدِّ الشَّمْسِ، (لِأَنَّهُ مِنْ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ) آيَاتُهَا الدَّالَّةُ عَلَيْهَا، إِذْ هُوَ مُعْجِزَةٌ عَظِيْمَةٌ، وَهٰذَا مُؤَيِّدٌ لِصِحَّتِهٖ، فَإِنَّ أَحْمَدَ هٰذَا مِنْ كِبَارِ أَئِمَّةِ الْحَدِيْثِ الثِّقَاتِ، وَحَسْبُهُ أَنَّ الْبُخَارِيَّ رَوٰى عَنْهُ فِي صَحِيْحِهٖ، فَلَا يُلْتَفَتُ إِلٰى مَنْ ضَعَّفَهُ.

وَقَالَ أَيْضًا: وَدَلَّ ثُبُوْتُ الْحَدِيْثِ عَلٰى أَنَّ الصَّلَاةَ وَقَعَتْ أَدَاءً، وَبِذٰلِكَ صَرَّحَ الْقُرْطُبِيُّ فِي التَّذْكِرَةِ، قَالَ: فَلَوْ لَمْ يَكُنْ رُجُوْعُ الشَّمْسِ نَافِعًا، وَإِنَّهُ لَا يَتَجَدَّدُ الْوَقْتُ لَمَا رَدَّهَا عَلَيْهِ، وَوَجْهُهُ: أَنَّ الشَّمْسَ، لَمَّا عَادَتْ كَأَنَّهَا لَمْ تَغِبْ، وَفِي الإِسْعَادِ: لَوْ غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ عَادَتْ، عَادَ الْوَقْتُ أَيْضًا.

وَقَالَ أَيْضًا: فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ لَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ: (صَلَّيْتَ الْعَصْرَ؟)

قَالَ: لَا، أَي: لَمْ أُصَلِّهِ (يَا رَسُوْلَ اللهِ،) فَدَعَا اللهَ بِكَلِمَتَيْنِ أَوْ ثَـلَاثَةٍ، (فَرَدَّ عَلَيْهِ الشَّمْسَ حَتّٰى صَلَّى الْعَصْرَ، قَالَتْ أَسْمَاءُ: فَرَأَيْتُ الشَّمْسَ طَلَعَتْ بَعْدَمَا غَابَتْ، حِيْنَ رُدَّتْ، حَتّٰى صَلَّى الْعَصْرَ عَلِيٌّ،) وَمِنَ الْقَوَاعِدِ أَنَّ تَعَدُّدَ الطُّرُقِ يُفِيْدُ أَنَّ لِلْحَدِيْثِ أَصْلًا.(١)

امام محمد بن عبد الباقی الزرقانی المواهب اللدنیة کی شرح میں لکھتے ہیں: آثار میں مشہور جلیل القدر کتاب مشکل الحدیث میں یہ حدیث حضرت اسماء ﷺ کے طریق سے مروی ہے، جیسا کہ اسے قاضی عیاض نے ’الشفاء‘ میں بھی بیان کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: امام طحاوی نے فرمایا: احمد بن صالح المصری، ابو جعفر بن الطبری ثقہ اور (احادیث کے) حافظ ہیں، ان سے امام بخاری اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

امام زرقانی نے یہ بھی فرمایا: ’حضرت اسماء بنت عمیس ﷺ کی سورج لوٹنے والی حدیث کو یاد کرنے سے پیچھے رہ جانا (اہل علم کے شایان شان نہیں)۔ کیوں کہ یہ حدیث نبوت کی علامات میں سے ہے یعنی ان نشانیوں میں سے ہے جو نبوت پر دلالت کرتی ہیں۔ کیونکہ یہ بہت بڑا معجزہ ہے۔ یہ حدیث اس واقعہ کے صحیح ہونے کی تائید کرتی ہے۔ احمد راوی کبار ثقہ ائمہ حدیث میں سے ایک ہیں۔ اور ان کے (ثقہ ہونے کے) لیے یہی کافی ہے کہ امام بخاری نے ان سے اپنی صحیح میں احادیث روایت کی ہیں۔ لہٰذا جس شخص نے ان کو ضعیف قرار دیا، اس کی بات کی طرف توجہ نہیں دی جائے گی۔

امام الزرقانی نے یہ بھی فرمایا: حدیث کا ثبوت اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ بے شک نماز (اپنے وقت پر) ادا ہوئی۔ امام قرطبی نے التذکرة میں اس کی صراحت کی ہے۔ آپ نے فرمایا: اگر سورج کا لوٹنا فائدہ مند نہ تھا اور یہ کہ اگر وقتِ (عصر) کی تجدید نہیں ہوسکتی تھی

(١) الزرقاني في شرحه على المواهب، المقصد الرابع في معجزاته ﷺ الدالة على ثبوت نبوّته، ردّ الشمس له، ٦/٤٨٥-٤٩٠۔

تو اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے لیے سورج کو ہی نہ پلٹاتا۔ چنانچہ جب سورج لوٹ آیا تو یہ ایسے ہی تھا جیسے غروب ہی نہیں ہوا تھا۔ اور 'اسعاد' میں ہے کہ اگر سورج غروب ہو کر پھر لوٹ آئے تو وقت بھی لوٹ آتا ہے۔

امام زرقانی نے یہ بھی فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ سے نزولِ وحی کی کیفیت ختم ہوئی تو فرمایا: اے علی! کیا تم نے نمازِ عصر پڑھ لی ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: نہیں، یا رسول اللہ! میں نے نماز نہیں پڑھی۔ آپ ﷺ نے دو یا تین کلمات کے ساتھ دعا فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے آپ پر سورج کو لوٹا دیا یہاں تک کے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نمازِ عصر ادا کر لی۔ حضرت اَسماء رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: میں نے دیکھا کہ سورج غروب ہونے کے بعد (دوبارہ) طلوع ہوا۔ پھر جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نمازِ عصر ادا کر لی تو اسے لوٹا دیا گیا۔

علمِ حدیث کے قواعد میں سے ہے کہ کسی حدیث کا متعدد طرق سے آنا اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ اس حدیث کی اصل موجود ہے۔

قَالَ الإِمَامُ الشَّيْخُ بُرْهَانُ الدِّيْنِ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَسَنِ بْنِ شِهَابِ الدِّيْنِ الْكُوْرَانِيُّ ثُمَّ الْمَدَنِيُّ (اَلْمُتَوَفّٰى ١١٠٢ھ) فِي كِتَابِهِ (الْأُمَمُ لِإِيْقَاظِ الْهِمَمِ): قَالَ الْحَافِظُ جَلَالُ الدِّيْنِ السُّيُوْطِيُّ فِي جُزْءٍ: كَشْفِ اللَّبْسِ فِي حَدِيْثِ رَدِّ الشَّمْسِ: إِنَّ حَدِيْثَ رَدِّ الشَّمْسِ مُعْجِزَةٌ لِنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ صَحَّحَهُ الْإِمَامُ أَبُوْ جَعْفَرٍ الطَّحَاوِيُّ وَغَيْرُهُ وَأَفْرَطَ الْحَافِظُ أَبُو الْفَرَجِ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فَأَوْرَدَهُ فِي كِتَابِ الْمَوْضُوْعَاتِ، وَقَالَ تِلْمِيْذُهُ الْمُحَدِّثُ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الدِّمَشْقِيُّ الصَّالِحِيُّ فِي جُزْءِ 'مُزِيْلُ اللَّبْسِ عَنْ حَدِيْثِ رَدِّ الشَّمْسِ': اِعْلَمْ أَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ فِي كِتَابِهِ شَرْحِ مُشْكِلِ الْآثَارِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضي الله عنها مِنْ طَرِيْقَيْنِ، وَقَالَ: هٰذَانِ الْحَدِيْثَانِ ثَابِتَانِ

وَرُوَاتُهُمَا ثِقَاتٌ.

وَنَقَلَهُ الْقَاضِي عِيَاضٌ فِي الشِّفَا وَالْحَافِظُ ابْنُ سَيِّدِ النَّاسِ فِي بُشْرَى اللَّبِيْبِ، وَالْحَافِظُ عَلَاءُ الدِّيْنِ مُغْلَطَايَ فِي كِتَابِ الزَّهْرِ الْبَاسِمِ، وَصَحَّحَهُ الْحَافِظُ ابْنُ الْفَتْحِ الْأَزْدِيُّ، وحَسَّنَهُ الْحَافِظُ أَبُوْ زُرْعَةَ ابْنُ الْعِرَاقِيّ.

ثُمَّ قَالَ: إِنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَرَدَ مِنْ طَرِيْقِ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ وَعَلِيّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَابْنِهِ الْحُسَيْنِ وَأَبِي سَعِيْدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنهم ثُمَّ سَاقَهَا وَتَكَلَّمَ عَلٰى رِجَالِهَا ثُمَّ قَالَ: قَدْ عَلِمْتُ مِمَّا أَسْلَفْنَاهُ مِنْ كَلَامِ الْحُفَّاظِ فِي حُكْمِ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَتَبَيَّنَ حَالُ رِجَالِهِ أَنَّهٗ لَيْسَ فِيْهِ مُتَّهَمٌ وَلَا مَنْ أَجْمَعَ عَلٰى تَرْكِهٖ، وَلَاحَ لَکَ ثُبُوْتُ الْحَدِيْثِ وَعَدَمُ بُطْلَانِهٖ.

امام شیخ برہان الدین ابراہیم بن حسن بن شہاب الدین الکورانی المدنی (متوفی ۱۱۰۲ھ) نے اپنی کتاب الْأُمَمُ لِإِيْقَاظِ الْهِمَمِ میں فرمایا: حافظ جلال الدین السیوطی نے اپنے جزء (ایسی کتاب جس میں کسی ایک راوی کی مرویات یا کسی ایک موضوع پر احادیث جمع کی گئی ہوں) کَشْفُ اللَّبْسِ فِي حَدِيْثِ رَدِّ الشَّمْسِ میں فرمایا: بے شک حدیث ردِّ الشّمس ہمارے نبی محمد مصطفیٰ ﷺ کا معجزہ ہے۔ امام ابوجعفر الطحاوی اور دیگر محدثین نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ حافظ ابوالفرج ابن الجوزی نے اسے کتاب الموضوعات میں لاکر زیادتی کی ہے۔ ان کے شاگرد محدث ابوعبد اللہ محمد بن یوسف الدمشقی الصالحی نے جزء مُزِيْلُ اللَّبْسِ عَنْ حَدِيْثِ رَدِّ الشَّمْسِ میں فرمایا: جان لو کہ اس حدیث کو امام طحاوی نے اپنی کتاب شرح مشکل الآ ثار میں حضرت اَسماء بنت عمیس سے دو طرق سے روایت کیا ہے اور فرمایا: یہ دونوں احادیث ثابت ہیں

اوران کے راوی ثقہ ہیں۔

قاضی عیاض نے (اپنی کتاب) الشِّفَاء میں، حافظ ابن سید الناس نے بُشْرَی اللَّبِیْب میں اور حافظ علاء الدین مغلطائی نے اپنی کتاب الزَّهْرُ الْبَاسِم میں اسے نقل کیا ہے۔ حافظ ابن الفتح الازدی نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور حافظ ابو زرعہ ابن العراقی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

پھر فرمایا: بے شک یہ حدیث حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور آپ کے صاحبزادے حضرت امام حسین اور حضرت ابوسعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے وارد ہوئی ہے۔ پھر انہوں نے اس حدیث کو بیان کیا اور اس کے رجال پر کلام کیا ہے۔ پھر فرمایا: اس حدیث مبارکہ کے حکم کے بارے میں حفاظِ حدیث نے جو کچھ کلام کیا ہے میں نے اُسے جان لیا ہے اور (مجھ پر) اس حدیث کے راویوں کا حال واضح ہوگیا ہے کہ اس (کی سند) میں کوئی متہم (تہمت زدہ شخص) نہیں ہے اور نہ ہی کوئی ایسا راوی ہے جس کے متروک الحدیث ہونے پر اجماع ہوا ہو۔ تیرے لیے اس حدیث کا ثابت ہونا اور اس کا باطل نہ ہونا واضح ہوگیا ہے۔

رُوَاةُ الْحَدِيْثِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم

﴿رسول اللہ صلى الله عليه وآله وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے اِس حدیث کے راوی﴾

اَلْأَوَّلُ مِنْهُمْ: هُوَ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدُنَا عَلِيٌّ كرم الله وجهه الكريم وَحَدِيْثُهُ رَوَاهُ الْحَافِظُ الْحَسْكَانِيُّ، ذَكَرَهُ ابْنُ عَسَاكِرَ فِي تَرْجَمَةِ سَيِّدِنَا عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ مِنْ تَارِيْخِ دِمَشْقَ.

وَالثَّانِي: هُوَ الإِمَامُ الْحُسَيْنُ عليه السلام.

وَالثَّالِثُ: هُوَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَنْصَارِيُّ رضی اللہ عنہ وَحَدِيْثُهُ فِي أَوَاخِرِ الْفَصْلِ مِنْ مَنَاقِبِ الْخَوَارِزْمِيِّ.

وَالرَّابِعُ: هُوَ أَبُوْ رَافِعٍ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَحَدِيْثُهُ مِنْ مَنَاقِبِ ابْنِ الْمَغَازِلِيِّ.

وَالْخَامِسُ: هُوَ أَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ رضی اللہ عنہ وَحَدِيْثُهُ فِي رِسَالَةِ رَدِّ الشَّمْسِ لِلْحَافِظِ الْحَسْكَانِيِّ.

وَالسَّادِسُ: هُوَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ وَحَدِيْثُهُ فِي رِسَالَةِ الْحَافِظِ الْحَسْكَانِيِّ.

وَالسَّابِعُ: هُوَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ كَمَا رَوَاهُ عَنْهُ الْحَافِظُ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الصَّنْعَانِيُّ.

وَالثَّامِنُ: هُوَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَبَّاسِ ﷺ، وَحَدِيْثُهُ فِي الْمَنْقَبَةِ مِنْ مَنَاقِبِ الْخَوَارِزْمِيّ.

وَالتَّاسِعُ: هِيَ الصَّحَابِيَّةُ سَيِّدَتُنَا أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ ﷺ، وَيَصِحُّ عَدُّ حَدِيْثِهَا مُتَوَاتِرًا بِالْمَعْنٰى لِكَثْرَةِ أَسَانِيْدِهَا وَمَصَادِرِهَا.

ان میں سے پہلے راوی امیر المؤمنین سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم ہیں اور حافظ حسکانی نے ان کی حدیث کو روایت کیا ہے۔ امام ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں سیدنا علی ﷺ کے ترجمہ (تعارف) میں اس کو بیان کیا ہے۔

دوسرے راوی حضرت امام حسین ﷺ ہیں۔

تیسرے راوی حضرت جابر بن عبد اللہ الانصاری ﷺ ہیں۔ ان کی حدیث امام خوارزمی کی کتاب الْمَنَاقِب کی آخری فصل میں ہے۔

چوتھے راوی رسول اللہ ﷺ کے غلام حضرت ابو رافع ہیں اور ان کی حدیث ابن المغازلی کی کتاب المناقب میں ہے۔

پانچویں راوی حدیث حضرت ابوسعید الخدری ﷺ ہیں اور ان کی حدیث حافظ حسکانی کے رسالہ رد الشّمس میں ہے۔

چھٹے راوی حضرت ابوہریرہ ﷺ ہیں اور ان کی حدیث بھی حافظ حسکانی کے رسالہ میں ہے۔

ساتویں راوی حدیث حضرت انس بن مالک ﷺ ہیں، جیسا کہ ان سے حافظ محمد بن سلیمان الصنعانی نے روایت کیا ہے۔

آٹھویں راوی حضرت عبد اللہ بن عباس ﷺ ہیں اور آپ کی حدیث الخوارزمی کی

کتاب المناقب میں ہے۔

نویں راویہ- جو کہ صحابیہ ہیں - حضرت سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا ہیں اور یہ صحیح ہے کہ ان کی حدیث اپنی اسانید اور مصادر کی کثرت کی وجہ سے متواتر بالمعنیٰ شمار کی گئی ہے۔

فَأَمَّا الَّذِيْنَ أَدْرَجُوا الْحَدِيْثَ فِي تَأْلِيْفَاتِهِمْ، أَوْ أَخْرَجُوْهُ أَوْ رَوَوْهُ مِنَ الْحُفَّاظِ وَالْأَعْلَامِ

﴿اپنی تالیفات میں اِس حدیث کو روایت کرنے والے ائمہ ومحدثین﴾

١. فَمِنْهُمُ الْحَافِظُ أَبُو الْحَسَنِ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْعَبَسِيُّ الْكُوْفِيُّ (م٢٣٩ھ)، وَأَيْضًا الْحَافِظُ أَبُوْ بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ كَمَا رَوَاهُ بِسَنَدِهِ عَنْهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ.

پس ان میں سے ایک حافظ ابو الحسن عثمان بن ابی شیبہ العبسی الکوفی (م۲۳۹ھ) ہیں۔ اسی طرح حافظ ابوبکر ابن ابی شیبہ نے بھی اسے روایت کیا ہے، جیسا کہ امام طبرانی نے اپنی سند کے ساتھ ان سے 'المعجم الکبیر' میں روایت کیا ہے۔

٢. وَمِنْهُمُ الْحَافِظُ أَبُوْ جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحِ الْمِصْرِيُّ (م٢٤٨ھ) (وَهُوَ شَيْخُ الْبُخَارِيِّ فِي صَحِيْحِهِ) وَنُظَرَاؤُهُ الْمُجْمَعُ عَلٰى ثِقَتِهِ، رَوَاهُ بِطَرِيْقَيْنِ صَحِيْحَيْنِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ ﷺ وَقَالَ: لَا يَنْبَغِي لِمَنْ كَانَ سَبِيْلُهُ الْعِلْمُ التَّخَلُّفُ عَنْ حِفْظِ حَدِيْثِ أَسْمَاءَ الَّذِي رُوِيَ لَنَا عَنْهُ ﷺ لِأَنَّهُ مِنْ أَجَلِّ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ.

ان میں سے حافظ ابوجعفر احمد ابن صالح المصری (م۲۴۸ھ) اور ان کی مثل دوسرے ائمہ ومحدثین ہیں - جو کہ 'صحیح البخاری' میں امام بخاری کے شیخ ہیں - (حافظ ابوجعفر) کے ثقہ ہونے پر اجماع ہے۔ اس کو انہوں نے دو صحیح طرق سے حضرت اسماء بنت عمیس ﷺ سے

روایت کیا ہے اور انہوں نے فرمایا: جس کا راستہ علم ہے اُسے حضرت اَسماء رضی اللہ عنہا کی اس حدیث کو حفظ کرنے سے پیچھے نہیں رہنا چاہیے جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہمیں روایت کی گئی ہے کیونکہ یہ حدیث نبوت کی بہت بڑی نشانیوں (معجزات) میں سے ہے۔

٣. وَمِنْهُمُ الْحَافِظُ أَبُو الْفَتْحِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْأَزْدِيُّ الْمَوْصِلِيُّ (م٢٧٧هـ) ذَكَرَهُ فِي كِتَابِهٖ فِي مَنَاقِبِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ وَصَحَّحَهُ وَجَمَعَ طُرُقَهُ فِي كِتَابٍ مُفْرَدٍ ثُمَّ رَوَاهُ مِنْ طَرِيْقِ الْحَاكِمِ فِي تَارِيْخِهٖ، وَالشَّيْخِ أَبِي الْوَقْتِ فِي الْجُزْءِ الْأَوَّلِ مِنْ أَحَادِيْثِ أَمِيْرِ أَبِي أَحْمَدَ.

ثُمَّ رَدَّ عَلٰى مَنْ ضَعَّفَهُ إِمْكَانًا وَوُقُوْعًا سَنَدًا وَمَتْنًا، وَذَكَرَ مُنَاشَدَةَ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عليه السلام بِهٖ يَوْمَ الشُّوْرٰى.

ان میں سے حافظ ابو الفتح محمد بن الحسین الازدی الموصلی (م۲۷۷ھ) ہیں۔ انہوں نے اس حدیث کو اپنی کتاب 'مناقبِ علی رضی اللہ عنہ' میں ذکر کیا ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے۔ (اس کے علاوہ) ایک الگ کتاب میں اس کے طرق کو جمع کیا ہے۔ پھر اس کو امام حاکم کے طریق سے اپنی تاریخ میں اور شیخ ابو الوقت کے طریق سے امیر ابو احمد کی احادیث سے الجزء الاول میں روایت کیا ہے۔

پھر ان کا رد کیا ہے جنہوں نے اس حدیث کو امکان، وقوع، سند اور متن کے لحاظ سے ضعیف قرار دیا ہے اور شوریٰ کے دن اس (واقعہ ردِّ شمس) کے بارے میں امیر المؤمنین (سیدنا علی) علیہ السلام کے قسم کھانے کا ذکر کیا ہے۔

قَالَ الْأَمِيْنِيُّ: أَحْسِبُ أَنَّ كِتَابَ الْمَنَاقِبِ لِلْأَزْدِيِّ غَيْرَ مَا أَفْرَدَهُ فِي حَدِيْثِ رَدِّ الشَّمْسِ.[١]

(١) الأمینی، نظرة في كتاب الفصل في الملل/٩٤۔

اا الامینی نے کہا ہے: میرے خیال میں ابو الفتح الازدی کی 'کتاب المناقب' اُس کتاب کے علاوہ ہے جو انہوں نے حدیثِ ردّ الشّمس پر الگ سے لکھی ہے۔

٤ . وَمِنْهُمُ الْحَافِظُ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الضَّحَّاكِ الْمَعْرُوْفُ بِابْنِ أَبِي عَاصِمٍ (م٢٨٧ھ) فَإِنَّهُ رَوَى الْحَدِيْثَ فِي الْبَابِ ٢٠١ مِنْ كِتَابِ السُّنَّةِ.

ان میں سے ایک حافظ احمد بن عمرو بن ضحاک المعروف ابن ابی عاصم (م۲۸۷ھ) ہیں۔ انہوں نے 'کتاب السنة' کے باب نمبر ۲۰۱ میں اس حدیث کو بیان کیا۔

٥ . وَمِنْهُمُ الْحَافِظُ أَبُوْ بِشْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الدُّوْلَابِيُّ (م٣١٠ھ). أَخْرَجَهُ فِي كِتَابِهِ 'الذُّرِّيَّةُ الطَّاهِرَةُ'، رَقْمُ الْحَدِيْثِ/١٨٧.

ان میں سے ایک حافظ ابو بشر محمد بن احمد الدولابی (م۳۱۰ھ) ہیں۔ انہوں نے اس حدیث کی تخریج اپنی کتاب الذُّرِّيَّةُ الطَّاهِرَةُ میں حدیث نمبر ۱۸۷ کے تحت کی ہے۔

٦ . وَمِنْهُمُ الْحَافِظُ أَبُوْ جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّحَاوِيُّ (م٣٢١ھ) فِي مُشْكِلِ الآثَارِ.

أَخْرَجَهُ بِلَفْظَيْنِ وَقَالَ: هٰذَانِ الْحَدِيْثَانِ ثَابِتَانِ وَرُوَاتُهُمَا ثِقَاتٌ. قَالَ الْأَمِيْنِيُّ: تَوَاتَرَ نَقْلُ هٰذَا التَّصْحِيْحِ وَالتَّثْبِيْتِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الطَّحَاوِيِّ فِي كُتُبٍ.

ان میں سے ایک حافظ ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی (م۳۲۱ھ) ہیں۔ انہوں نے مَشْكَلُ الآثَار میں اسے بیان کیا ہے۔

انہوں نے اس حدیث کی دو عبارتوں کے ساتھ تخریج کی ہے اور فرمایا ہے: یہ دو حدیثیں ثابت ہیں اور ان دونوں کے راوی ثقہ ہیں۔ امینی نے کہا: کتابوں میں امام ابوجعفر الطحاوی سے یہ تصحیح اور تثبیت وتواتر کے ساتھ منقول ہے۔

٧. وَمِنْهُمُ الْحَافِظُ أَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْعُقَيْلِيُّ (م٣٢٢ھ) فَإِنَّهُ أَخْرَجَ الْحَدِيْثَ فِي تَرْجَمَةِ عَمَّارِ بْنِ مَطَرٍ.

ان میں سے ایک حافظ ابوجعفر محمد بن عمرو العقیلی (م٣٢٢ھ) ہیں۔ انہوں نے عمار بن مطر کے ترجمہ (تعارف) میں اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

٨. وَمِنْهُمُ الْحَافِظُ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الصَّنْعَانِيُّ (م٣٢٢ھ) فَإِنَّهُ رَوَاهُ بِأَسَانِيْدَ فِي الْحَدِيْثِ: ١٠٢٧، بَابُ ذِكْرِ رَدِّ الشَّمْسِ.

ان میں سے ایک حافظ محمد بن سلیمان الصنعانی (م٣٢٢ھ) بھی ہیں۔ انہوں نے اس کو مختلف اسانید کے ساتھ حدیث نمبر ١٠٢٧ کے تحت 'بَابُ ذِكْرِ رَدِّ الشَّمْس' میں بیان کیا ہے۔

٩. وَمِنْهُمُ الْحَافِظُ أَبُو الْقَاسِمِ الطَّبَرَانِيُّ (م٣٦٠ھ) رَوَاهُ فِي مُعْجَمِهِ الْكَبِيْرِ.

ان میں سے ایک حافظ ابو القاسم الطبرانی (م٣٦٠ھ) ہیں۔ انہوں نے اس کو اپنی کتاب **الْمُعْجَمُ الْكَبِيْر** میں روایت کیا ہے۔

١٠. وَمِنْهُمُ الْحَاكِمُ أَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ الشَّهِيْرُ بِابْنِ شَاهِيْنَ (م٣٨٥ھ)، ذَكَرَهُ فِي مُسْنَدِهِ الْكَبِيْرِ.

ان میں سے ایک امام حاکم ابوحفص عمر بن احمد المعروف ابن شاہین (م٣٨٥ھ)

ہیں۔ انہوں نے اس حدیث کو اپنی 'مسند الکبیر' میں ذکر کیا ہے۔

١١. وَمِنْهُمُ الْحَافِظُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ فَإِنَّهٗ رَوَى الْحَدِيْثَ فِي فَضَائِلِ عَلِيٍّ ﷺ.

ان میں سے ایک حافظ محمد بن اسحاق بن خزیمہ ہیں۔ انہوں نے اس حدیث کو فضائل علی ﷺ میں روایت کیا ہے۔

١٢. وَمِنْهُمُ الْحَاكِمُ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ النَّيْسَابُوْرِيُّ (م٤٠٥ﻫ) فِي تَارِيْخِ نَيْسَابُوْرَ فِي تَرْجَمَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَامِدٍ الْفَقِيْهِ الْوَاعِظِ.

ان میں سے ایک امام حاکم ابو عبد اللہ نیشاپوری (م۴۰۵ھ) ہیں۔ (انہوں نے اسے) 'تاریخ نیشاپور' میں عبد اللہ بن حامد الفقیہ الواعظ کے تعارف میں بیان کیا۔

١٣. وَمِنْهُمُ الْحَافِظُ ابْنُ مَرْدَوَيْهِ الْأَصْبَهَانِيُّ (م٤١٦ﻫ)، رَوَاهُ بِإِسْنَادِهٖ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ فِي الْمَنَاقِبِ: حَدِيْثُ رَدِّ الشَّمْسِ.

ان میں ایک حافظ ابن مردویہ الاصبہانی (م۴۱۶ھ) ہیں۔ انہوں نے 'کِتَابُ الْمَنَاقِب' میں حَدِيْث رَدِّ الشَّمْس کے تحت حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے اپنی سند کے ساتھ اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

١٤. وَمِنْهُمُ الإِمَامُ أَبُوْ إِسْحَاقَ الثَّعْلَبِيُّ (م٤٢٧ﻫ)، رَوَاهُ فِي تَفْسِيْرِهٖ وَفِي قَصَصِ الْأَنْبِيَاءِ الْمَوْسُوْمِ بِـ: الْعَرَائِسِ.

ان میں امام ابو اسحاق الثعلبی (م۴۲۷ھ) بھی ہیں۔ انہوں نے اس کو اپنی 'تفسیر' میں اور قصص الانبیاء -جس کا نام عَرَائِسُ الْمَجَالِس ہے- میں روایت کیا ہے۔

١٥. وَمِنْهُمُ الْفَقِيهُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ حَبِيبٍ الْبَصْرِيُّ الْبَغْدَادِيُّ الشَّافِعِيُّ الشَّهِيرُ بِالْمَاوَرْدِيِّ (م٤٥٠ھ) فِي كِتَابِهِ أَعْـلَامِ النُّبُوَّةِ.

ان میں سے ایک الفیقہ ابو الحسن علی بن حبیب البصری البغدادی الشافعی المعروف الماوردی (م۴۵۰ھ) ہیں۔ انہوں نے اپنی کتاب أَعْـلَامُ النُّبُوَّةِ میں بیان کیا ہے۔

١٦. وَمِنْهُمُ الْحَافِظُ أَبُوْ بَكْرٍ الْبَيْهَقِيُّ (م٤٥٨ھ) كَمَا فِي فَيْضِ الْقَدِيْرِ لِلْمُنَاوِيِّ (٥/٤٤٠)، وَفِي الْبَابِ مِنْ كِتَابِ فَرْضِ الْخُمُسِ مِنْ فَتْحِ الْبَارِي لِلْحَافِظِ ابْنِ حَجَرٍ الْعَسْقَلَانِيِّ.

ان میں ایک حافظ ابو بکر البیہقی (م۴۵۸ھ) ہیں، جیسا کہ علامہ مناوی کی فیض القدیر، ۵/۴۴۰ میں ہے اور حافظ ابن حجر العسقلانی کی 'فتح الباری' میں 'کِتَابُ فَرْضِ الْخُمُس (میں باب قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: أُحِلَّتْ لَكُمُ الْغَنَائِم) کے تحت ہے۔

١٧. وَمِنْهُمُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ (م٤٦٣ھ) ذَكَرَهُ فِي تَلْخِيْصِ الْمُتَشَابِهِ فِي الرَّسْمِ، ١/٢٥٥، وَفِي الْأَرْبَعِيْنَ.

ان میں سے ایک خطیب البغدادی (م۴۶۳ھ) ہیں۔ انہوں نے اس حدیث کو 'تَلْخِيْصُ الْمُتَشَابِهِ فِي الرَّسْمِ'، ۱/۲۵۵ میں اور 'الْأَرْبَعِيْن' میں بیان کیا ہے۔

١٨. وَمِنْهُمُ الإِمَامُ الْفَقِيهُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَلَّابِيُّ الشَّافِعِيُّ الْوَاسِطِيُّ الْبَغْدَادِيُّ الشَّهِيْرُ بِابْنِ الْمَغَازِلِ (م٤٨٣ھ) فِي كِتَابِ مَنَاقِبِ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عليه السلام.

ان میں سے ایک فقیہ ابو الحسن علی بن محمد الجلابی الشافعی الواسطی البغدادی المعروف ابن المغازل (م۴۸۳ھ) ہیں۔ انہوں نے کتاب 'مناقب امیر المومنین علیہ السلام' میں اسے بیان کیا

ہے۔

١٩ . وَمِنْهُمُ الْحَافِظُ أَبُوْ زَكَرِيَّا الْأَصْبَهَانِيُّ الشَّهِيْرُ بِابْنِ مَنْدَه (م١٢ ٥هـ)، أَخْرَجَهُ فِي كِتَابِهِ الْمَعْرِفَةِ.

ان میں سے ایک ابو زکریا اصبہانی المعروف ابن مندہ (م۵۱۲ھ) ہیں۔ انہوں نے اپنی کتاب ’الْمَعْرِفَة‘ میں اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

٢٠ . وَمِنْهُمُ الْحَافِظُ الْقَاضِي عِيَاضٌ أَبُو الْفَضْلِ الْمَالِكِيُّ الْأَنْدَلُسِيُّ (م٥٤٤هـ)، رَوَاهُ فِي كِتَابِهِ الشِّفَاءِ وَصَحَّحَهُ.

ان میں سے ایک قاضی عیاض ابو الفضل المالکی الاندلسی (م۵۴۴ھ) ہیں۔ انہوں نے اپنی کتاب ’الشِّفَاء‘ میں اسے روایت کیا اور صحیح قرار دیا ہے۔

٢١ . وَمِنْهُمُ الْإِمَامُ الْخَوَارِزْمِيُّ (م٥٦٨هـ) رَوَاهُ فِي الْحَدِيْثِ/٢٣، مِنَ الْفَصْلِ/١٩، مِنْ كِتَابِ مَنَاقِبِ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عليه السلام.

ان میں سے امام الخوارزمی (م۵٦٨ھ) ہیں۔ انہوں نے اس حدیث کو اپنی کتاب ’مَنَاقِبُ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ رضی اللہ عنہ‘ میں حدیث نمبر ۲۳، فصل نمبر ۱۹ کے تحت روایت کیا ہے۔

٢٢ . وَمِنْهُمُ الْحَافِظُ ابْنُ عَسَاكِرَ (م٥٧١هـ) فِي تَرْجَمَةِ فَاطِمَةَ بِنْتِ عَلِيٍّ مِنْ تَارِيْخِ دِمَشْقَ.

ان میں سے ایک حافظ ابن عساکر (م۵۷۱ھ) ہیں۔ انہوں نے ’تاریخ دمشق‘ میں فاطمہ بنت علی کے تعارف کے تحت اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

٢٣ . وَمِنْهُمُ الْإِمَامُ أَبُو الْخَيْرِ أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الطَّالِقَانِيُّ الْقَزْوِيْنِيُّ

(م٥٩٠ھ)، فَإِنَّهُ رَوَى الْحَدِيْثَ فِي الْبَابِ/١٨، مِنْ كِتَابِهِ الْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقٰى.

ان میں سے ایک امام ابو الخیر احمد بن اسماعیل الطالقانی القزوینی (م۵۹۰ھ) ہیں۔ انہوں نے اس حدیث کو اپنی کتاب 'الْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقٰى' کے باب نمبر ۱۸ میں روایت کیا ہے۔

٢٤. وَمِنْهُمُ الْإِمَامُ عَبْدُ الْكَرِيْمِ الرَّافِعِيُّ (م٦٢٣ھ) فَإِنَّهُ رَوَى الْحَدِيْثَ فِي تَرْجَمَةِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ مِنْ كِتَابِ التَّدْوِيْنِ.

ان میں سے امام عبد الکریم الرافعی (م۶۲۳ھ) ہیں۔ انہوں نے اس حدیث کو 'كِتَابُ التَّدْوِيْن فِي أَخْبَارِ قَزْوِيْن' میں احمد بن محمد بن زید کے تعارف میں روایت کیا ہے۔

٢٥. وَمِنْهُمُ الإِمَامُ أَبُو الْمُظَفَّرِ شَمْسُ الدِّيْنِ يُوْسُفُ سِبْطُ الْجَوْزِيِّ الْحَنَفِيُّ (م٦٥٤ھ)، رَوَاهُ فِي تَذْكِرَةِ الْخَوَاصِّ، ثُمَّ رَدَّ عَلٰى جَدِّهِ ابْنِ الْجَوْزِيِّ فِي حُكْمِهٖ بِأَنَّهُ مَوْضُوْعٌ وَرِوَايَتُهُ مُضْطَرِبَةٌ، فَقَالَ مَا مُلَخَّصُهُ: قَوْلُ جَدِّي بِأَنَّهُ مَوْضُوْعٌ دَعْوٰى بِلَا دَلِيْلٍ، وَرَوَيْنَاهُ عَنِ الْعُدُوْلِ الثِّقَاتِ الَّذِيْنَ لَا مَغْمَزَ فِيْهِمْ وَلَيْسَ فِي إِسْنَادِهٖ أَحَدٌ مَنْ ضَعَّفَهُ.

وَرَوَاهُ سِبْطُ ابْنِ الْجَوْزِيِّ فِي كِتَابِهٖ "رِيَاضُ الْأَفْهَامِ" أَيْضًا كَمَا ذَكَرَهُ عَنْهُ السَّمْهُوْدِيُّ فِي آخِرِ كِتَابِهٖ "جَوَاهِرُ الْعِقْدَيْنِ".

ان میں علامہ ابن الجوزی کے پوتے امام ابو المظفر شمس الدین یوسف الحنفی (م۶۵۴ھ) ہیں۔ انہوں نے اس حدیث کو تَذْكِرَةُ الْخَوَاصّ میں روایت کیا ہے۔ پھر اپنے دادا علامہ ابن الجوزی کے اس حدیث کو موضوع اور اس روایت میں اضطراب قرار دینے کا رد کیا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ میرے دادا کا قول کہ 'یہ حدیث موضوع ہے'، یہ دعویٰ بلا دلیل

ہے۔ ہم نے اس حدیث کو ایسے عادل اور ثقہ راویوں سے روایت کیا ہے جن پر طعن وتنقید کی گنجائش نہیں اور اس کی اسناد میں کوئی بھی ایسا راوی نہیں ہے جسے محدثین نے ضعیف قرار دیا ہو۔

علامہ ابن الجوزی کے پوتے ابو المظفر شمس الدین یوسف نے اس حدیث کو اپنی کتاب رِیَاضُ الْأَفْهَام میں بھی روایت کیا ہے جیسا کہ علامہ سمہودی نے انہی سے اپنی کتاب جَوَاهِرُ الْعِقْدَيْن کے آخر میں اسے بیان کیا ہے۔

٢٦. وَمِنْهُمُ الإِمَامُ عَبْدُ الْقَاهِرِ الشَّهْرَزُوْرِيُّ فِي مَجْمُوْعَتِهِ الْقَيِّمَةِ الْأَدَبِيَّةِ.

ان میں سے امام عبد القاهر الشہر زوری نے اپنے قیمتی ادبی مجموعہ میں (اس حدیث کو بیان کیا ہے)۔

٢٧. وَمِنْهُمْ مُحْيِيُ الدِّيْنِ بْنُ أَبِي الْوَفَاءِ الْقُرَشِيُّ الْحَنَفِيُّ (م٧٧٥هـ) رَوَاهُ فِي الْجَوَاهِرِ الْمُضِيْئَةِ فِي طَبَقَاتِ الْحَنَفِيَّةِ (١/٣٤٢).

ان میں سے علامہ محی الدین ابن ابی الوفا القرشی الحنفی (م۷۷۵ھ) نے الْجَوَاهِرُ الْمُضِيْئَةِ فِي طَبَقَاتِ الْحَنَفِيَّةِ (١/٣٤٢) میں اسے بیان کیا ہے۔

٢٨. وَمِنْهُمُ الْحَافِظُ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الشَّافِعِيُّ (م٦٥٨هـ)، جَعَلَ فِي الْفَصْلِ/٢، بَعْدَ الْبَابِ الْمِائَةِ مِنْ كِتَابِهِ 'كِفَايَةُ الطَّالِبِ' فَصْلًا فِي حَدِيْثِ رَدِّ الشَّمْسِ وَتَكَلَّمَ فِيْهِ مِنْ حَيْثُ الإِمْكَانِ تَارَةً، وَمِنْ حَيْثُ صِحَّةِ النَّقْلِ أُخْرٰى، فَلَا يَرٰى لِلْمُتَشَرِّعِ وَسْعًا فِي إِنْكَارِهِ مِنْ نَاحِيَةِ الإِمْكَانِ لِحَدِيْثِ رَدِّ الشَّمْسِ لِيُوْشَعَ الْمُتَّفَقُ عَلٰى صِحَّتِهِ.

وَقَالَ فِي الْكَلَامِ عَنْ صِحَّتِهِ مَا مُلَخَّصُهُ: فَقَدْ عَدَّهُ جَمَاعَةٌ مِنَ

الْعُلَمَاءِ فِي مُعْجِزَاتِهِ ﷺ.

اور ان میں حافظ ابو عبد اللہ محمد بن یوسف الشافعی (م۶۵۸ھ) ہیں۔ انہوں نے اپنی کتاب کِفَايَةُ الطَّالِب کے باب نمبر ۱۰۰ کے بعد فصل نمبر ۲ میں حدیثِ ردّ الشّمس کے بارے میں ایک فصل قائم کی ہے اور ایک دفعہ اِمکانِ واقعہ کے بارے میں اور دوسری دفعہ صحتِ نقل کے لحاظ سے اس میں کلام کیا ہے۔ چنانچہ آپ حضرت یوشع ؑ کے لیے سورج لوٹنے کی حدیث - جس کی صحت پر اتفاق ہے - کے امکان کے لحاظ سے شریعت کے پیروکار کے لیے اس حدیث کے انکار کی کوئی گنجائش نہیں پاتے۔ آپ نے اس حدیث کی صحت کے متعلق جو کلام فرمایا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ علماء کی ایک جماعت نے اس حدیث کو حضور نبی اکرم ﷺ کے معجزات میں شمار کیا ہے۔

۲۹. وَمِنْهُمْ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ شَمْسُ الدِّيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْأَنْصَارِيُّ الْأَنْدَلُسِيُّ (م۶۷۱ھ) **قَالَ فِي التَّذْكِرَةِ بِأَحْوَالِ الْمَوْتٰى وَأُمُوْرِ الْآخِرَةِ: إِنَّ اللهَ تَعَالٰى رَدَّ الشَّمْسَ عَلٰى نَبِيِّهِ بَعْدَ مَغِيْبِهَا حَتّٰى صَلّٰى عَلِيٌّ ؓ ذَكَرَهُ الطَّحَاوِيُّ وَقَالَ: إِنَّهُ حَدِيْثٌ ثَابِتٌ، فَلَوْ لَمْ يَكُنْ رُجُوْعُ الشَّمْسِ نَافِعًا وَأَنَّهُ لَا يَتَجَدَّدُ الْوَقْتُ لَمَا رَدَّهَا عَلَيْهِ.**

ان میں سے ایک ابو عبد اللہ شمس الدین محمد بن احمد الانصاری الاندلسی (م۶۷۱ھ) ہیں۔ انہوں نے التَّذْكِرَة بِأَحْوَالِ الْمَوْتٰى وَأُمُوْرِ الْآخِرَة میں فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی مکرم ﷺ پر سورج کو اس کے ڈوبنے کے بعد پلٹا دیا حتیٰ کہ حضرت علی ؓ نے نماز پڑھ لی۔ امام طحاوی نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور فرمایا: یہ حدیث ثابت ہے۔ پس اگر سورج کا پلٹنا فائدہ مند نہ تھا اور یہ کہ اگر وقتِ (عصر) کی تجدید نہ ہو سکتی تھی تو اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے لیے سورج کو ہی نہ پلٹاتا۔

٣٠. وَمِنْهُمُ الإِمَامُ الْمُحِبُّ الطَّبَرِيُّ (م٦٩٤هـ) رَوَاهُ فِي الرِّيَاضِ النَّضِرَةِ فِي مَنَاقِبِ الْعَشَرَةِ، ذَكَرَ اخْتِصَاصَهُ بِرَدِّ الشَّمْسِ عَلَيْهِ.

انہی میں امام محبّ الطبری (م۶۹۴ھ) ہیں، انہوں نے **الرِّيَاضُ النَّضِرَة فِي مَنَاقِبِ الْعَشَرَة** میں بیان کیا ہے: سورج کا آپ علیہ السلام کے لیے غروب ہونے کے بعد طلوع ہونا آپ علیہ السلام کے خصائص میں سے ہے۔

٣١. وَمِنْهُمْ شَيْخُ الإِسْلَامِ الْحَمَوِيُّ (م٧٢٢هـ)، رَوَاهُ فِي الْبَابِ/٧ مِنْ فَرَائِدِ السِّمْطَيْنِ.

ان میں سے شیخ الاسلام الحموی (م۷۲۲ھ) ہیں۔ انہوں نے **فَرَائِدُ السِّمْطَيْن** کے باب نمبر ۷ میں اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

٣٢. وَمِنْهُمُ الْحَافِظُ وَلِيُّ الدِّيْنِ أَبُوْ زُرْعَةَ الْعِرَاقِيُّ (م٨٢٦هـ)، أَخْرَجَهُ فِي طَرْحِ التَّثْرِيْبِ مِنْ طَرِيْقِ الطَّبَرَانِيِّ فِي مُعْجَمِهِ الْكَبِيْرِ، وَقَالَ: حَسَنٌ.

ان میں حافظ ولی الدین ابو زرعہ العراقی (م۸۲۶ھ) ہیں۔ انہوں نے اس حدیث مبارکہ کو امام طبرانی کے طریق سے ان کی کتاب 'المعجم الکبیر' سے **طَرْحُ التَّثْرِيْب** میں تخریج کیا ہے اور فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

٣٣. وَمِنْهُمُ الإِمَامُ أَبُو الرَّبِيْعِ سُلَيْمَانُ السَّبْتِيُّ الشَّهِيْرُ بِابْنِ سَبُعٍ، ذَكَرَهُ فِي كِتَابِهِ شِفَاءِ الصُّدُوْرِ وَصَحَّحَهُ.

ان میں سے ایک امام ابو الربیع سلیمان السبتی المعروف ابن سبع ہیں۔ انہوں نے اس حدیث کو اپنی کتاب **شِفَاءُ الصُّدُوْر** میں بیان کیا ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے۔

٣٤. وَمِنْهُمُ الْعَلَّامَةُ الذَّهَبِيُّ (م٧٤٨ﻫ)، فِي تَرْجَمَةِ عَمَّارِ بْنِ مَطَرٍ مِنْ مِيْزَانِ الْاِعْتِدَالِ.

ان میں سے ایک علامہ ذہبی (م۷۴۸ھ) ہیں۔ آپ نے اسے 'میزان الاعتدال' میں عمار بن مطر کے تعارف میں بیان کیا ہے۔

٣٥. وَمِنْهُمُ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ الْعَسْقَلَانِيُّ (م٨٥٢ﻫ) ذَكَرَهُ فِي فَتْحِ الْبَارِي: كِتَابُ فَرْضِ الْخُمُسِ، بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: أُحِلَّتْ لَكُمُ الْغَنَائِمُ. وَقَالَ: رَوَى الطَّحَاوِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّلَائِلِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضي الله عنها.

ان میں سے حافظ ابن حجر العسقلانی (م۸۵۲ھ) ہیں۔ انہوں نے اس حدیث مبارکہ کو 'فتح الباری' میں كِتَابُ فَرْضِ الْخُمُسِ، بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: أُحِلَّتْ لَكُمُ الْغَنَائِمُ کے تحت بیان کیا ہے۔ اور فرمایا: امام طحاوی نے، طبرانی نے 'المعجم الکبیر' میں، حاکم نے اور بیہقی نے 'دلائل النبوۃ' میں حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔

٣٦. وَمِنْهُمُ الإِمَامُ السَّخَاوِيُّ فِي كِتَابِ الْمَقَاصِدِ الْحَسَنَةِ، وَرَوَاهُ عَنِ ابْنِ مَنْدَه، وَابْنِ شَاهِيْنَ وَابْنِ مَرْدَوَيْهِ.

ان میں سے ایک امام سخاوی بھی ہیں۔ انہوں نے اپنی کتاب الْمَقَاصِدُ الْحَسَنَة میں اسے بیان کیا ہے اور اس حدیث کو ابن مندہ، ابن شاہین اور ابن مردویہ سے روایت کیا ہے۔

٣٧. وَمِنْهُمُ الإِمَامُ الْعَيْنِيُّ الْحَنَفِيُّ (م٨٥٥ﻫ) قَالَ: فِي عُمْدَةِ الْقَارِي شَرْحِ صَحِيْحِ الْبُخَارِيِّ (١٤٦/٧)، وَقَدْ وَقَعَ ذٰلِكَ أَيْضًا لِلإِمَامِ عَلِيٍّ رضي الله عنه،

أَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ ثُمَّ قَالَ: وَذَكَرَهُ الطَّحَاوِيُّ فِي مُشْكِلِ الآثَارِ ثُمَّ ذَكَرَ كَلَامَ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحِ الْمَذْكُوْرِ فَقَالَ: وَهُوَ حَدِيْثٌ مُتَّصِلٌ وَرُوَاتُهُ ثِقَاتٌ وَإِعْلَالُ ابْنِ الْجَوْزِيِّ هٰذَا الْحَدِيْثَ لَا يُلْتَفَتُ إِلَيْهِ.

ان میں سے امام بدر الدین العینی الحنفی (م۸۵۵ھ) ہیں۔ انہوں نے عُمْدَةُ الْقَارِي شَرْحُ صَحِيْحِ الْبُخَارِي (۱۴۶:۷) میں فرمایا: یہ واقعہ حضرت علی ﷺ کے لیے بھی پیش آیا۔ امام حاکم نے اسے حضرت اسماء بنت عمیس ﷺ سے روایت کیا ہے اور اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد فرمایا: امام طحاوی نے اسے مُشْكِلُ الآثَار میں بیان کیا ہے۔ پھر احمد بن صالح کا قول ذکر کیا کہ (جس کا راستہ علم ہے اُسے حضرت اسماء ﷺ کی (روایت کردہ) حدیث مبارکہ یاد کرنے سے پیچھے نہیں رہنا چاہیے۔ کیونکہ یہ نبوت کی نشانیوں (معجزات) میں سے بہت بڑی نشانی) ہے۔ پھر فرمایا: یہ حدیث متصل ہے، اس کے راوی ثقہ ہیں اور ابن الجوزی کے اس حدیث مبارکہ (کی سند) میں عیب لگانے کو قطعاً اہمیت نہیں دی جائے گی۔

٣٨. وَمِنْهُمُ الإِمَامُ الْحَافِظُ جَلَالُ الدِّيْنِ السُّيُوْطِيُّ (م ٩١١ هـ) رَوَاهُ فِي جَمْعِ الْجَوَامِعِ كَمَا فِي تَرْتِيْبِهِ (٥/ ٢٧٧)، عَنْ عَلِيٍّ ﷺ فِي عِدَّةِ مُعْجِزَاتِ النَّبِيِّ ﷺ.

وَرَوَاهُ فِي الْخَصَائِصِ الْكُبْرٰى (٢/ ١٨٣)، أَيْضًا.

ان میں امام حافظ جلال الدین سیوطی (م۹۱۱ھ) ہیں۔ انہوں نے ’جمع الجوامع‘ میں اسے روایت کیا، جیسا کہ انہوں نے اپنی کتاب التَّرْتِيْب (۲۷۷/۵) میں حضرت علی ﷺ سے حضور نبی اکرم ﷺ کے چند معجزات روایت کیے ہیں۔

(اس کے علاوہ انہوں نے) اس حدیث کو 'اَلْخَصَائِصُ الْكُبْرىٰ' (۲/۳۱۱) میں بھی روایت کیا ہے۔

٣٩. وَمِنْهُمُ الإِمَامُ نُوْرُ الدِّيْنِ السَّمْهُوْدِيُّ الشَّافِعِيُّ (م٩١١هـ)، ذَكَرَهُ فِي الْفَصْلِ/٣، مِنَ الْبَابِ/٥، مِنْ وَفَاءِ الْوَفَاءِ، فِي ذِكْرِ مَسْجِدِ الْفَضِيخِ الْمَعْرُوْفِ بِمَسْجِدِ الشَّمْسِ.

ان میں سے امام نور الدین سمہودی الشافعی (م۹۱۱ھ) ہیں۔ انہوں نے 'وفاء الوفاء' کے باب نمبر ۵ کی تیسری فصل میں مسجد الفضیخ المعروف مسجد الشمّس کے ذکر میں اِسے بیان کیا ہے۔

٤٠. وَمِنْهُمُ الإِمَامُ الْحَافِظُ أَبُو الْعَبَّاسِ الْقُسْطَلَانِيُّ (م٩٢٣هـ)، ذَكَرَهُ فِي الْمَوَاهِبِ اللَّدُنِّيَّةِ مِنْ طَرِيْقِ الطَّحَاوِيِّ وَالْقَاضِي عِيَاضٍ، وَابْنِ مَنْدَه، وَابْنِ شَاهِيْنَ، وَالطَّبَرَانِيِّ، وَأَبِي زُرْعَةَ مِنْ حَدِيْثِ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ وَمِنْ طَرِيْقِ ابْنِ مَرْدَوَيْهِ مِنْ حَدِيْثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه.

(حدیث ردشمس کے) ان راویوں میں سے امام حافظ ابو العباس القسطلانی (م۹۲۳ھ) بھی ہیں۔ انہوں نے اس حدیث کو اَلْمُوَاهِبُ اللَّدُنِّيَّة میں امام طحاوی، قاضی عیاض، ابن مندہ، ابن شاہین، طبرانی اور ابو زرعۃ کے طریق سے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کی حدیث اور ابن مردویہ کے طریق سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ذکر کیا ہے۔

٤١. وَمِنْهُمُ الإِمَامُ شَمْسُ الدِّيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الصَّالِحِيُّ الشَّامِيُّ (م٩٤٢هـ)، فِي رِسَالَتِهِ: مُزِيْلُ اللَّبْسِ عَنْ حَدِيْثِ رَدِّ الشَّمْسِ.

حدیث ردشمس کے راویوں میں سے امام شمس الدین محمد بن یوسف الصالحی الشامی

(م۹۴۲ھ) نے اپنے رسالہ 'مُزِيْلُ اللَّبْسِ عَنْ حَدِيْثِ رَدِّ الشَّمْسِ' میں بیان کیا ہے۔

٤٢. وَمِنْهُمُ الإِمَامُ الْحَافِظُ ابْنُ الدَّبِيْعِ (م٩٤٤هـ) رَوَاهُ فِي تَمْيِيْزِ الطَّيِّبِ مِنَ الْخَبِيْثِ/٨١، وَذَكَرَ تَضْعِيْفَ ابْنِ الْجَوْزِيّ لَهُ، ثُمَّ اسْتَدْرَكَهُ بِتَصْحِيْحِ الطَّحَاوِيّ وَصَاحِبِ الشِّفَاءِ، فَقَالَ: وَأَخْرَجَهُ ابْنُ مَنْدَه وَابْنُ شَاهِيْنَ وَغَيْرُهُمَا مِنْ حَدِيْثِ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ وَغَيْرِهَا.

ان میں سے امام حافظ (عبد الرحمٰن بن علی بن محمد) ابن الدبیع (م۹۴۴ھ) نے اس حدیث کو 'تَمْيِيْزُ الطَّيِّبِ مِنَ الْخَبِيْث/۸۱' میں روایت کیا ہے اور ابن الجوزی کی طرف سے اس کو ضعیف قرار دینے کا بھی ذکر کیا ہے۔ پھر امام طحاوی اور صاحب الشفاء (قاضی عیاض) کی تصحیح کے ذریعے اس کا مداوا کیا ہے۔ پھر فرمایا: ابن مندہ، ابن شاہین اور دیگر محدثین نے حضرت اَسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

٤٣. وَمِنْهُمُ الإِمَامُ عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَبَّاسِيّ (م٩٦٣هـ) ذَكَرَ فِي مَعَاهِدِ التَّنْصِيْصِ مِنْ مَقْصُوْرَةِ ابْنِ حَازِمٍ. ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِلَفْظِ الطَّحَاوِيّ مِنْ طَرِيْقَيْهِ.

ان میں سے امام عبد الرحیم بن عبد الرحمٰن العباسی (م۹۶۳ھ) بھی ہیں۔ انہوں نے حدیث ردشمس کو 'مَعَاهِدُ التَّنْصِيْص مِنْ مَقْصُورَة ابْنِ حَازِمٍ' میں ذکر کیا ہے۔ پھر انہوں نے امام طحاوی کی عبارت میں اس حدیث کو اپنے دوطرق سے بیان کیا۔

٤٤. وَمِنْهُمُ الْحَافِظُ شِهَابُ الدِّيْنِ ابْنُ حَجَرٍ الْهَيْتَمِيُّ (م٩٧٤هـ) عَدَّهُ فِي الصَّوَاعِقِ الْمُحْرِقَةِ كَرَامَةً بَاهِرَةً لِأَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عليه السلام.

ان میں حافظ شہاب الدین ابن حجر الہیتمی (م۹۷۴ھ) بھی ہیں۔ انہوں نے اس کو

الصَّوَاعِقُ الْمُحْرِقَة میں امیر المومنین حضرت علی علیه السلام کی ایک واضح کرامت شمار کیا ہے۔

٤٥. وَمِنْهُمُ الإِمَامُ الْحَافِظُ الْهِنْدِيُّ (م٩٧٥ﻫ) رَوَاهُ فِي كَنْزِ الْعُمَّالِ عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه.(١)

ان میں سے حافظ ہندی (م۹۷۵ھ) نے اس حدیث کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ’کنز العمال‘ میں روایت کیا ہے۔

٤٦. وَمِنْهُمُ الْمُلَّا عَلِيُّ الْقَارِيُّ (م١٠١٤ﻫ) قَالَ فِي الْمِرْقَاةِ شَرْحِ الْمِشْكَاةِ، وَكَذَا فِي شَرْحِهِ عَلَى الشِّفَاءِ لِلْقَاضِي عِيَاضٍ، وَقَالَ: وَذَكَرَهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ مِنْ أَنَّ فِي الصَّحِيْحِ أَنَّ الشَّمْسَ لَمْ تُحْبَسْ لِأَحَدٍ إِلَّا لِيُوْشَعَ، فَالْجَوَابُ أَنَّ الْحَصْرَ بِاعْتِبَارِ الْأُمَمِ السَّالِفَةِ مَعَ احْتِمَالِ وُرُوْدِهِ قَبْلَ الْقَضِيَّةِ اللَّاحِقَةِ.

ان میں سے ملا علی القاری (م۱۰۱۴ھ) ہیں۔ انہوں نے ’مِرْقَاة شَرْحِ الْمِشْكَاة‘ میں اور اسی طرح قاضی عیاض کی ’الشِّفَاء‘ کی اپنی شرح میں اس حدیث کو بیان کیا ہے اور فرمایا: اس حدیث کو ابن الجوزی نے ذکر کیا ہے (اور کہا ہے:) حدیثِ صحیح میں ہے کہ سورج کو سوائے حضرت یوشع کے کسی کے لیے نہیں روکا گیا۔ اس کا جواب یہ ہے (کہ اس حدیث میں) حصر باعتبارِ امم سابقہ ہے (یعنی پہلی امتوں میں حضرت یوشع کے علاوہ کسی اور کے لیے سورج نہیں روکا گیا) اور یہ احتمال بھی ہے کہ یہ حصر بعد میں پیش آنے والے (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے) واقعہ سے پہلے سارے زمانے سے متعلق ہو۔

---

(١) ذكره الهندي في كنز العمال، كتاب الفضائل من قسم الأفعال، باب فضائل النبي صلى الله عليه وآله وسلم وفيه معجزاته وإخباره بالغيب، ١٢/١٥٩، الرقم/٣٥٣٥٣۔

٤٧. وَمِنْهُمُ الإِمَامُ نُوْرُ الدِّيْنِ الْحَلَبِيُّ الشَّافِعِيُّ (م١٠٤٤هـ) قَالَ فِي السِّيْرَةِ النَّبَوِيَّةِ: وَأَمَّا عَوْدُ الشَّمْسِ بَعْدَ غُرُوْبِهَا فَقَدْ وَقَعَ لَهُ ﷺ فِي خَيْبَرَ، فَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ (وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ ثُمَّ قَالَ:) قَالَ بَعْضُهُمْ: لَا يَنْبَغِي لِمَنْ سَبِيْلُهُ الْعِلْمُ أَنْ يَتَخَلَّفَ عَنْ حِفْظِ هٰذَا الْحَدِيْثِ، لِأَنَّهُ مِنْ أَجَلِّ أَعْلَامِ النُّبُوَّةِ، وَهُوَ حَدِيْثٌ مُتَّصِلٌ، وَقَدْ ذُكِرَ فِي الإِمْتَاعِ أَنَّهُ جَاءَ عَنْ أَسْمَاءَ مِنْ خَمْسَةِ طُرُقٍ وَذَكَرَهَا.(١)

ان میں سے ایک امام نور الدین الحلبی الشافعی (م۱۰۴۴ھ) ہیں۔ انہوں نے السِّيْرَةُ النَّبَوِيَّةُ میں فرمایا: جہاں تک سورج کے غروب ہونے کے بعد اس کے پلٹنے کا تعلق ہے تو بے شک وہ آپ ﷺ کے لیے خیبر میں واقع ہوا۔ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے (آپ نے اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد فرمایا:) بعض نے کہا: جس شخص کا راستہ علم ہے اُسے اس حدیث کو حفظ کرنے سے پیچھے نہیں رہنا چاہیے کیونکہ یہ نبوت کی بہت بڑی نشانیوں (معجزات) میں سے ہے۔ یہ حدیث متصل ہے اور الإمتاع میں بھی اس کا ذکر کیا گیا ہے کہ اس حدیث کو حضرت اَسماء رضی اللہ عنہا سے پانچ طرق سے بیان کیا گیا ہے اور انہوں نے کتاب میں ان طرق کا ذکر بھی کیا ہے۔

٤٨. وَمِنْهُمُ الإِمَامُ شِهَابُ الدِّيْنِ الْخَفَاجِيُّ (م١٠٦٩هـ) فِي شَرْحِ الشِّفَا الْمُسَمّٰى بِـ: نَسِيْمِ الرِّيَاضِ.

ان میں سے امام شہاب الدین الخفاجی (م۱۰۶۹ھ) بھی ہیں۔ انہوں نے (اس حدیث کو) 'الشفاء' کی شرح 'نسیم الریاض' میں بیان کیا ہے۔

(١) ذكره الحلبي في السيرة الحلبية، ١٠٣/٢۔

٤٩. وَمِنْهُمُ الْعَلَّامَةُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّوْكَانِيُّ فِي كِتَابِ الْفَوَائِدِ الْمَجْمُوْعَةِ.

ان میں سے ایک علامہ محمد بن علی الشوکانی ہیں۔ انہوں نے اپنی کتاب ’الْفَوَائِدُ الْمَجْمُوْعَة‘ میں اسے بیان کیا ہے۔

٥٠. وَمِنْهُمُ الإِمَامُ الشَّيْخُ بُرْهَانُ الدِّيْنِ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَسَنِ بْنِ شِهَابِ الدِّيْنِ الْكُوْرَانِيُّ ثُمَّ الْمَدَنِيُّ (م١١٠٢هـ)، ذَكَرَهُ فِي كِتَابِهِ ’الْأُمَمُ لِإِيْقَاظِ الْهِمَمِ‘ عَنِ ’الذُّرِّيَّةِ الطَّاهِرَةِ‘ لِلْحَافِظِ أَبِي بِشْرٍ الدُّوْلَابِيِّ.

اور ان میں سے ایک امام شیخ برہان الدین ابراہیم بن حسن بن شہاب الدین الکورانی المدنی (م۱۱۰۲ھ) ہیں۔ انہوں نے اس حدیث کو اپنی کتاب الْأُمَمُ لِإِيْقَاظِ الْهِمَم میں حافظ ابو بشر الدولابی کی کتاب الذُّرِّيَّةُ الطَّاهِرَة سے بیان کیا ہے۔

٥١. وَمِنْهُمُ الإِمَامُ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ الزُّرْقَانِيُّ الْمَالِكِيُّ (م١١٢٢هـ) صَحَّحَهُ فِي شَرْحِ الْمَوَاهِبِ وَقَالَ: أَخْطَأَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي عَدِّهِ مِنَ الْمَوْضُوْعَاتِ وَبَالَغَ فِي الرَّدِّ عَلَى ابْنِ تَيْمِيَّةَ، وَقَالَ: الْعَجَبُ الْعُجَابُ إِنَّمَا هُوَ مِنْ كَلَامِ ابْنِ تَيْمِيَّةَ.

ان میں سے ایک امام ابو عبد اللہ زرقانی المالکی (م۱۱۲۲ھ) ہیں۔ انہوں نے اس حدیث مبارکہ کو ’شَرْحُ الْمَوَاهِب‘ میں صحیح قرار دیا اور کہا: ابن الجوزی نے اس حدیث کو موضوعات میں شمار کر کے خطاء کی ہے۔ انہوں نے ابن تیمیہ کا بھی خوب ردّ کیا ہے اور فرمایا: بڑے تعجب کی بات ہے کہ ابن تیمیہ نے ایسا کلام کیا ہے!

٥٢. وَمِنْهُمُ الإِمَامُ شَمْسُ الدِّيْنِ الْحَنَفِيُّ الشَّافِعِيُّ (م١١٨١هـ) قَالَ فِي

تَعْلِيْقِهِ عَلَى الْجَامِعِ الصَّغِيْرِ لِلسُّيُوْطِيِّ فِي قَوْلِهِ ﷺ: مَا حُبِسَتِ الشَّمْسُ عَلٰى بَشَرٍ إِلَّا عَلٰى يُوْشَعَ بْنِ نُوْنٍ لَا يُنَافِيْهِ حَدِيْثُ رَدِّ الشَّمْسِ لِسَيِّدِنَا عَلِيٍّ ﷺ، لِأَنَّ ذٰلِكَ رَدٌّ لَهَا بَعْدَ غُرُوْبِهَا وَمَا هُنَا حَبْسٌ لَهَا لَا رَدَّ لَهَا بَعْدَ الْغُرُوْبِ، وَالْمُرَادُ مَا حُبِسَتْ عَلٰى بَشَرٍ غَيْرَ يُوْشَعَ فِيْمَا مَضٰى مِنَ الزَّمَانِ، لِأَنَّ 'حَبَسَ' فِعْلُ مَاضٍ فَلَا يُنَافِي وُقُوْعَ الْحَبْسِ بَعْدَ ذٰلِكَ لِبَعْضِ أَوْلِيَاءِ اللهِ تَعَالٰى.

ان میں سے امام شمس الدین الحنفی الشافعی (م۱۱۸۱ھ) نے امام سیوطی کی کتاب جَامِعُ الصَّغِيْر پر اپنی تعلیق میں لکھا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا فرمان 'سورج سوائے حضرت یوشع بن نون کے کسی بشر کے لیے نہیں روکا گیا' سیدنا علی ﷺ کے لیے ردّ الشّمس والی حدیث کی نفی نہیں کرتا۔ کیونکہ حضرت علی ﷺ کے لیے سورج کو روکا نہیں گی بلکہ غروب ہونے کے بعد (دوبارہ) پلٹایا گیا جب کہ حضرت یوشع کے لیے سورج غروب ہونے کے بعد پلٹایا نہیں گیا (بلکہ روکا گیا)۔ اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ زمانہ ماضی میں سورج سوائے حضرت یوشع کے کسی بشر کے لیے نہیں روکا گیا کیونکہ حَبْس (روکنا) فعل ماضی ہے۔ لہٰذا یہ اس (حضرت یوشع) کے بعد اولیاء اللہ میں سے کسی کے لیے سورج روکے جانے کی نفی نہیں کرتا۔

٥٣. وَمِنْهُمُ الإِمَامُ مُحَمَّدُ الْبُدَخْشِيُّ قَالَ: فِي 'نُزُلِ الْأَبْرَارِ' الْحَدِيْثُ صَرَّحَ بِتَصْحِيْحِهِ جَمَاعَةٌ مِنَ الْأَئِمَّةِ الْحُفَّاظِ كَالطَّحَاوِيِّ وَالْقَاضِي عِيَاضٍ وَغَيْرِهِمَا وَقَالَ الطَّحَاوِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ ثَابِتٌ رُوَاتُهُ ثِقَاتٌ. ثُمَّ نَقَلَ كَلَامَ الطَّحَاوِيِّ وَذَكَرَ حِكَايَةَ أَبِي الْمَنْصُوْرِ الْمُظَفَّرِ الْوَاعِظِ، وَقَالَ: إِنَّ لِلْحَافِظِ السُّيُوْطِيِّ جُزْءً فِي طُرُقِ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَبَيَانِ حَالِهِ.

ان میں سے ایک امام محمد البدخشی نے نزل الابرار میں کہا ہے: حفاظ ائمہ حدیث کی ایک جماعت جیسے امام طحاوی، قاضی عیاض اور دیگر ائمہ نے اس حدیث کے صحیح ہونے کی صراحت کی ہے۔ امام طحاوی نے فرمایا: یہ حدیث ثابت ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔ پھر امام بدخشی نے امام طحاوی کا کلام نقل کیا اور ابو منصور المظفر الواعظ کا قول بھی بیان کیا اور فرمایا: بے شک حافظ سیوطی نے اس حدیث کے طرق پر اور اس کے حال کے بیان پر ایک جزء (یعنی حدیث کی ایسی کتاب جس میں کسی ایک موضوع پر احادیث جمع کی گئی ہوں) لکھا ہے۔

٥٤. وَمِنْهُمُ الإِمَامُ مُحَمَّدُ الصَّبَّانُ (م١٢٠٦ﻫ) عَدَّهُ فِي 'إِسْعَافِ الرَّاغِبِيْنَ' مِنْ مُعْجِزَاتِ النَّبِيِّ ﷺ وَمِنْ كَرَامَاتِ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عليه السلام وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ.

ان میں سے ایک امام محمد الصبان (م۱۲۰۶ھ) ہیں۔ انہوں نے اس حدیث کو **اسعاف الراغبین** میں حضور نبی اکرم ﷺ کے معجزات اور امیر المؤمنین حضرت علی عليه السلام کی کرامتوں میں شمار کیا ہے۔ انہوں نے اس حدیث کو بیان کیا۔

٥٥. وَمِنْهُمُ الإِمَامُ الشَّيْخُ مُحَمَّدٌ أَمِيْنُ بْنُ عُمَرَ الشَّهِيْرُ بِابْنِ عَابِدِيْنَ الدِّمَشْقِيُّ إِمَامُ الْحَنَفِيَّةِ فِي عَصْرِهِ (م١٢٥٢ﻫ)، قَالَ فِي حَاشِيَتِهِ (٢٥٢/١)، عِنْدَ قَوْلِ الْمُصَنِّفِ: لَوْ غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ عَادَتْ هَلْ يَعُوْدُ الْوَقْتُ؟ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَامَ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ رضي الله عنه حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ ذُكِرَ لَهُ أَنَّهُ فَاتَتْهُ الْعَصْرُ. فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، إِنَّهُ كَانَ فِي طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِكَ فَارْدُدْهَا عَلَيْهِ. فَرُدَّتْ حَتّٰى صَلَّى الْعَصْرَ، وَكَانَ ذٰلِكَ بِخَيْبَرَ وَالْحَدِيْثُ صَحَّحَهُ الطَّحَاوِيُّ وَعِيَاضٌ وَأَخْرَجَهُ جَمَاعَةٌ مِنْهُمُ الطَّبَرَانِيُّ

بِسَنَدٍ صَحِيْحٍ، وَأَخْطَأَ مَنْ جَعَلَهُ مَوْضُوْعًا كَابْنِ الْجَوْزِيِّ، وَقَوَاعِدُنَا لَا تَأْبَاهُ.

ان میں امام شیخ محمد امین بن عمر المعروف ابن عابدین الدمشقی (م۱۲۵۲ھ) بھی ہیں، جو اپنے زمانہ میں فقہ حنفی کے امام تھے۔ انہوں نے اپنے حاشیہ (۱/۲۵۲) میں مصنف (حصکفی) کے اس قول - کہ اگر سورج غروب ہوکر پھر واپس آ جائے تو کیا وقت بھی واپس آ جائے گا؟- پر فرمایا: بے شک حضور نبی اکرم ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گود مبارک میں سو گئے حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔ جب آپ ﷺ بیدار ہوئے تو آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نمازِ عصر فوت ہو چکی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! بے شک علی تیری اطاعت میں تھا اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھا، پس تو سورج کو ان پر لوٹا دے۔ سورج پلٹا دیا گیا حتیٰ کہ انہوں نے نمازِ عصر پڑھ لی۔ یہ واقعہ خیبر میں پیش آیا۔ اس حدیث کو امام طحاوی اور قاضی عیاض نے صحیح قرار دیا ہے اور محدثین کی ایک جماعت نے اس کی تخریج کی ہے۔ ان میں سے امام طبرانی نے اسے سندِ صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔ چنانچہ جس نے اسے موضوع قرار دیا ہے اس نے خطا کی ہے جیسا کہ علامہ ابن الجوزی۔ ہمارے قواعدِ حدیث اس حدیث کی صحت کا انکار نہیں کرتے۔

٥٦. وَمِنْهُمُ الْإِمَامُ أَحْمَدُ زَيْنِي دَحْلَانُ الشَّافِعِيُّ (م١٣٠٤ﻫ) قَالَ فِي السِّيْرَةِ النَّبَوِيَّةِ هَامِشِ السِّيْرَةِ الْحَلَبِيَّةِ: وَمِنْ مُعْجِزَاتِهِ ﷺ رَدُّ الشَّمْسِ لَهُ رَوَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ، وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَرِوَايَةَ الطَّحَاوِيِّ وَكَلَامَ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ الْمِصْرِيِّ فَقَالَ: وَأَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ مِنْ كِبَارِ أَئِمَّةِ الْحَدِيْثِ الثِّقَاتِ وَحَسْبُهُ أَنَّ الْبُخَارِيَّ رَوٰى عَنْهُ فِي صَحِيْحِهِ.

وَلَا عِبْرَةَ بِإِخْرَاجِ ابْنِ الْجَوْزِيِّ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ فِي الْمَوْضُوْعَاتِ، فَقَدْ أَطْبَقَ الْعُلَمَاءُ عَلٰى تَسَاهُلِهِ فِي كِتَابِ الْمَوْضُوْعَاتِ حَتّٰى أَدْرَجَ فِيْهِ كَثِيْرًا مِنَ الْأَحَادِيْثِ الصَّحِيْحَةِ قَالَ السُّيُوْطِيُّ: وَمِنْ غَرِيْبِ مَا تَرَاهُ فَاعْلَمْ

فِيْهِ حَدِيْثٌ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ.

ثُمَّ ذَكَرَ كَلَامَ الْقُسْطَلَانِيِّ فِي الْمَوَاهِبِ اللَّدُنِيَّةِ وَجُمْلَةً مِنْ مَقَالِ الزُّرْقَانِيِّ فِي شَرْحِهِ وَمِنْهَا قِصَّةُ أَبِي الْمَنْصُوْرِ الْوَاعِظِ وَشِعْرِهِ.

ثُمَّ حَكَى عَنِ الْحَافِظِ ابْنِ حَجَرٍ نَفْيَ التَّنَافِي بَيْنَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَبَيْنَ حَدِيْثِ: لَمْ تُحْبَسِ الشَّمْسُ عَلٰى أَحَدٍ إِلَّا لِيُوْشَعَ بْنِ نُوْنٍ بِأَنَّ حَبْسَهَا لِيُوْشَعَ كَانَ قَبْلَ الْغُرُوْبِ وَفِي قِصَّةِ عَلِيٍّ كَانَ حَبْسُهَا بَعْدَ الْغُرُوْبِ.

ان میں سے امام احمد زینی دحلان الشافعی (م۱۳۰۴ھ) بھی ہیں۔ انہوں نے السِّيْرَةُ الْحَلَبِيَّة کے حاشیہ پر السِّيْرَةُ النَّبَوِيَّة میں فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ کے معجزات میں سے آپ ﷺ کے لیے سورج کا پلٹایا جانا بھی ہے جس کو حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے روایت کیا ہے۔ پھر انہوں نے اس حدیث مبارکہ کو ذکر فرمایا اور امام طحاوی کی روایت اور امام احمد بن صالح المصری کے کلام کا بھی ذکر کیا چنانچہ فرمایا: احمد بن صالح کبار اور ثقہ ائمہ حدیث میں سے ہیں۔ ان کے (ثقہ ہونے کے) لیے یہی کافی ہے کہ امام بخاری نے اپنی صحیح میں ان سے روایت کیا ہے۔

علامہ ابن الجوزی کا اس حدیث کو موضوعات میں تخریج کرنے کا کوئی اعتبار نہیں ہے کیونکہ علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ انہوں نے اپنی کتاب الْمَوْضُوْعَات میں تساہل سے کام لیا ہے حتیٰ کہ انہوں نے اس کتاب میں بہت سی صحیح احادیث بھی درج کر ڈالی ہیں۔ امام سیوطی نے فرمایا: جو تم دیکھتے ہو اس میں عجیب بات یہ ہے کہ ان کی کتاب میں 'صحیح مسلم' کی حدیث بھی شامل ہے۔

پھر علامہ زینی نے الْمَوَاهِبُ اللَّدُنِيّة میں موجود امام قسطلانی کا کلام ذکر کیا اور اس کی شرح میں امام زرقانی کا سارا قول بھی بیان کیا۔ اس میں سے ابو منصور الواعظ کا واقعہ اور شاعری بھی ہے۔

پھر علامہ زینی نے حافظ ابن حجر عسقلانی سے بیان کیا کہ انہوں نے اس حدیث مبارکہ اور دوسری حدیث کہ 'حضرت یوشع بن نون کے سوا کسی کے لیے سورج نہیں روکا گیا' کے مابین تضاد کی نفی کی ہے۔ کیونکہ حضرت یوشع کے لیے سورج کا روکا جانا غروب ہونے سے پہلے تھا جب کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے واقعہ میں سورج کا روکا جانا اس کے غروب ہونے کے بعد ہے۔

اَلْبَحْثُ فِي طُرُقِ الْحَدِيْثِ وَبَيَانُ حَالِ رِجَالِهٖ

﴿حدیث کے طرق کی تحقیق اور اس کے راویوں کے حال کا بیان﴾

قَالَ الْحَافِظُ جَلَالُ الدِّيْنِ السُّيُوْطِيُّ فِي رِسَالَتِهٖ كَشْفِ اللُّبْسِ عَنْ حَدِيْثِ رَدِّ الشَّمْسِ: فَإِنَّ حَدِيْثَ رَدِّ الشَّمْسِ مُعْجِزَةٌ لِنَبِيِّنَا ﷺ، صَحَّحَهُ الإِمَامُ أَبُوْ جَعْفَرٍ الطَّحَاوِيُّ وَغَيْرُهُ، خَرَّجَ الطَّحَاوِيُّ فِي كِتَابِ مُشْكِلِ الْحَدِيْثِ، عَنْ أَسَمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ ﷺ مِنْ طَرِيْقَيْنِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُوْحٰى إِلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ، فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ. (١)

حافظ جلال الدین السیوطی نے اپنے رسالہ کَشْفُ اللُّبْسِ عَنْ حَدِیْثِ رَدِّ الشَّمْسِ میں اس حدیث کے متعلق فرمایا: حدیث ردّ الشّمس ہمارے نبی اکرم ﷺ کا معجزہ ہے۔ اسے امام ابو جعفر الطحاوی اور دیگر محدثین نے صحیح قرار دیا ہے۔ امام طحاوی نے اپنی کتاب مُشْکِلُ الْحَدِیْث میں حضرت اسماء بنت عمیس ﷺ سے دو طرق سے اس کو روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ پر وحی نازل ہو رہی تھی اور آپ ﷺ کا سرِ اقدس حضرت علی ﷺ کی گود مبارک میں تھا، پھر (آگے مکمل) حدیث بیان کی۔

امام طحاوی نے فرمایا: یہ دونوں حدیثیں ثابت ہیں اور ان کے راوی ثقہ ہیں۔ مزید بیان کیا کہ احمد بن صالح کہا کرتے تھے: جس کا راستہ علم ہے اُسے حدیثِ اَسماء کو یاد کرنے سے پیچھے نہیں رہنا چاہیے جسے انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے ہمیں روایت کیا ہے، کیونکہ یہ نبوت کی بڑی نشانیوں میں سے ہے۔

---

(١) ذكره الطحاوي في شرح مشكل الآثار، ٣/٩٧-٩٨۔

أَسَانِيْدُ الْأَحَادِيْثِ

اَلْحَدِيْثُ الْأَوَّلُ

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى، عَنْ عَوْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّهِ أُمِّ جَعْفَرٍ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ ﷞.(۱)

پہلی حدیث

ہمیں علی بن عبد الرحمٰن بن محمد بن مغیرہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے فرمایا: ہمیں احمد بن صالح نے بیان کی، انہوں نے فرمایا: ہمیں ابن فدیک نے بیان کی، انہوں نے فرمایا: ہمیں محمد بن موسیٰ نے بیان کی، انہوں نے عون بن محمد سے، انہوں اپنی والدہ اُم جعفر سے، انہوں نے حضرت اسماء بنت عمیس ﷞ سے روایت کیا۔

١. عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ نَشِيْطٍ الْقُرَشِيُّ الْمَخْزُوْمِيُّ (م٢٧٢ھ):

علی بن عبد الرحمٰن بن محمد بن مغیرہ بن نشیط القرشی المخزومی (م۲۷۲ھ):

قَالَ الْمِزِّيُّ فِي تَهْذِيْبِ الْكَمَالِ: رَوٰى عَنْهُ أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ يُوْسُفَ بْنِ جَوْصَاءَ الدِّمَشْقِيُّ، وَأَبُوْ جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ

(١) أخرجه الطحاوي في مشكل الآثار، باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله ﷺ في مسألته الله ﷻ، أن يردّ الشَّمس عليه بعد غيبوبتها، وردّ الله ﷻ إيّاها عليه، ٢/١٦٨۔

سَلامَةَ الطَّحَاوِيُّ، وَأَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، وَأَبُوْ نُعَيْمٍ عَبْدُ الْمَلِکُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَدِيٍّ، وَأَبُوْ عُوَانَةَ يَعْقُوْبُ بْنُ إِسْحَاقَ الإِسْفَرَائِيْنِيُّ.

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي حَاتِمٍ: كَتَبْتُ عَنْهُ بِمِصْرَ، وَهُوَ صَدُوْقٌ. رَوٰى لَهُ النَّسَائِيُّ فِي عَمَلِ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ.(۱)

امام مزی نے تہذیب الکمال میں فرمایا: ان سے ابو الحسن احمد بن عمیر بن یوسف بن جوصاء الدمشقی، ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ الطحاوی، ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن زیاد النیشاپوری، عبد الرحمٰن بن ابی حاتم الرازی، ابونعیم عبد الملک بن محمد بن عدی نے اور ابوعوانہ یعقوب بن اسحاق الاسفرائینی نے روایت کیا ہے۔

عبد الرحمٰن بن ابی حاتم نے فرمایا: میں نے ان سے مصر میں احادیث لکھیں۔ وہ صدوق (انتہائی سچے) ہیں۔ امام نسائی نے ان سے عَمَلُ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَة میں روایت کیا ہے۔

وَقَال ابْنُ حَجَرٍ فِي التَّهْذِيْبِ: ذَكَرَهُ ابْنُ يُوْنُسَ فِي تَارِيْخِ مِصْرَ بِمَا نَصُّهُ: عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ نَشِيْطٍ يُكَنّٰى أَبَا الْحَسَنِ وُلِدَ بِمِصْرَ وَكَتَبَ الْحَدِيْثَ وَحَدَّثَ وَكَانَ ثِقَةً حَسَنَ الْحَدِيْثِ. وَذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّان فِي الثِّقَاتِ. وَقَالَ فِي التَّقْرِيْبِ: صَدُوْقٌ.(۲)

ابن حجر العسقلانی نے التَّهْذِيْب میں فرمایا: ابن یونس نے تاریخ مصر میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ان کی عبارت یہ ہے: علی بن عبد الرحمٰن بن محمد بن المغیرہ بن نشیط جن کی کنیت ابو الحسن

(۱) المزي في تهذيب الكمال، ٢١/٥١-٥٢۔

(۲) ابن حجر العسقلاني في تهذيب التهذيب، ٧/٣١٥۔

ہے، مصر میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے حدیث مبارکہ لکھی اور بیان فرمائی۔ وہ ثقہ تھے، حسن الحدیث تھے۔ ابن حبان نے الثِّقَات میں ان کا ذکر کیا ہے اور التَّقْرِيْب میں فرمایا: وہ صدوق (انتہائی سچے) ہیں۔

٢ . أَحْمَدُ بْنُ صَالِحِ الْمِصْرِيُّ، أَبُوْ جَعْفَرِ الْحَافِظُ الْمَعْرُوْفُ بِابْنِ الطَّبَرِيِّ (م٢٤٨هـ):

امام احمد بن صالح المصری، ابوجعفر الحافظ المعروف ابن طبری (م۲۴۸ھ)

قَالَ الْمِزِّيُّ فِي تَهْذِيْبِ الْكَمَالِ: رَوٰى عَنْهُ الْبُخَارِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ، وَهُوَ آخِرُ مَنْ حَدَّثَ عَنْهُ، وأَبُوْ زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ، وَأَبُوْ زُرْعَةَ عُبَيدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الرَّازِيُّ، وَعُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهَلِيُّ، وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْـلَانَ الْمَرْوَزِيُّ وَهُوَ مِنْ أَقْرَانِهِ.

امام مِزّی نے ’تہذیب الکمال‘ میں فرمایا: ان (احمد بن صالح) سے امام بخاری، ابو داؤد اور عبد اللہ بن ابی داؤد السجستانی نے روایت کیا ہے، اور یہ آخری شخص ہیں جنہوں نے ان سے حدیث بیان کی ہے۔ علاوہ ازیں ابو زرعہ عبد الرحمٰن بن عمرو الدمشقی، ابو زرعہ عبید اللہ بن عبد الکریم الرازی، عثمان بن سعید الدارمی، محمد بن یحییٰ الذہلی اور محمود بن میلان المروزی نے ان سے روایت کیا ہے۔ یہ ان کے ہم مرتبہ ساتھیوں میں سے ہیں۔

قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: سَمِعْتُ أَبَا نُعَيْمٍ الْفَضْلَ بْنَ دُكَيْنٍ، يَقُوْلُ: مَا قَدِمَ عَلَيْنَا أَحَدٌ أَعْلَمُ بِحَدِيْثِ أَهْلِ الْحِجَازِ مِنْ هٰذَا الْفَتٰى، يُرِيْدُ أَحْمَدَ بْنَ صَالِحٍ.

علی بن عبد الرحمٰن بن المغیر ہ نے کہا: محمد بن عبد اللہ بن نُمیر سے مروی ہے (وہ کہتے ہیں): میں نے ابو نعیم الفضل بن دُکین کو فرماتے ہوئے سنا: ہمارے پاس اہل حجاز کی حدیث کو اس نوجوان سے زیادہ جاننے والا کوئی نہیں آیا۔ ان کی مراد احمد بن صالح تھے۔

وَقَال أَبُوْ أَحْمَدَ بْنُ عَدِيّ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ عَاصِمٍ الْأَقْرَعَ بِمِصْرَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيَّ يَقُوْلُ: قَدِمْتُ الْعِرَاقَ، فَسَأَلَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: مَنْ خَلَّفْتَ بِمِصْرَ؟ قُلْتُ: أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ. فَسُرَّ بِذِكْرِهِ، وَذَكَرَ خَيْرًا، وَدَعَا اللّٰهَ لَهُ.

ابو احمد بن عدی نے کہا: میں نے مصر میں احمد بن عاصم الاقرع سے سنا وہ فرما رہے تھے: میں نے ابو زرعہ الدمشقی کو فرماتے ہوئے سنا: میں عراق آیا تو مجھ سے احمد بن حنبل نے پوچھا: آپ نے مصر میں کس کو اپنے پیچھے چھوڑا ہے؟ میں نے کہا: احمد بن صالح کو۔ وہ ان کے ذکر پر خوش ہوئے، (ان کا) ذکر خیر کیا اور ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔

وَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدُوْنَ بْنِ خَالِدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مَحْمُوْدٍ الْهَرَوِيَّ، يَقُوْلُ: قُلْتُ لِأَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ: مَن أَعْرَفُ النَّاسِ بِأَحَادِيثِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُوْرِيُّ.

ابوبکر محمد بن حمدون بن خالد النیشاپوری نے فرمایا: میں نے ابو الحسن علی بن محمود الهروي کوفرماتے ہوئے سنا: میں نے احمد بن حنبل سے پوچھا: ابن شہاب کی احادیث کو لوگوں میں سب سے زیادہ جاننے والا کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: احمد بن صالح المصری اور محمد بن یحییٰ النیشاپوری۔

وَقَالَ الْبُخَارِيُّ: أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ ثِقَةٌ صَدُوْقٌ، مَا رَأَيْتُ أَحَدًا يَتَكَلَّمُ فِيْهِ بِحُجَّةٍ، كَانَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَعَلِيٌّ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَغَيْرُهُمْ يُثَبِّتُوْنَ أَحْمَدَ بْنَ صَالِحٍ. كَانَ يَحْيٰى يَقُوْلُ: سَلُوْا أَحْمَدَ، فَإِنَّهُ أَثْبَتُ.(١)

امام بخاری نے فرمایا: احمد بن صالح ثقہ اورصدوق ہیں۔ میں نے کسی کو ان کے بارے میں حجت سے بات کرتے نہیں دیکھا۔ امام احمد بن حنبل، علی بن عبد الرحمٰن المغیر ہ، ابن نمیر اور دیگر محدثین احمد بن صالح کو مضبوط راوی قرار دیتے ہیں۔ یحییٰ فرماتے تھے: احمد سے پوچھا کرو کیونکہ وہ بہت مضبوط راوی ہیں۔

وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ الرَّازِيُّ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، وَإِذَا جَاوَزْتُ الْفُرَاتَ، فَلَيْسَ أَحَدٌ مِثْلَهُ.(٢)

علی بن الحسین بن الجنید الرازی نے فرمایا: میں نے محمد بن عبد اللہ بن نمیر کو یہ فرماتے سنا: ہمیں احمد بن صالح نے حدیث بیان کی اور جب میں نے فرات کو پار کر کیا تو ان کی مثل کوئی نہ تھا۔

وَقَالَ أَحْمَدُ بْنِ عَبدِ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْعَجَلِيُّ: أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ ثِقَةٌ صَاحِبُ سُنَّةٍ.(٣)

---

(١) المزي في تهذيب الكمال، ١/٣٤١-٣٤٣، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١٢/١٦٢۔

(٢) المزى في تهذيب الكمال، ١/٣٤٤

(٣) المزي في تهذيب الكمال، ١/٣٤٤، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١٢/١٦٤، وأيضًا في تاريخ الإسلام، ١٨/٤٥۔

احمد بن عبد اللہ بن صالح العجلی نے فرمایا: احمد بن صالح مصری ثقہ صاحب سنت ہیں۔

وَقَال أَبُوْ حَاتِمٍ: ثِقَةٌ، كَتَبْتُ عَنْهُ بِمِصْرَ وَبِدِمَشْقَ وَبِأَنْطَاكِيَةَ.(١)

ابو حاتم نے فرمایا: وہ ثقہ ہیں۔ میں نے مصر، دمشق اور انطاکیہ میں ان سے احادیث لکھیں۔

وَقَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَهْلُ بْنُ مُخَلَّدٍ الْغَزَالُ: أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، طَبَرِيُّ الْأَصْلِ، كَانَ مِنْ حُفَّاظِ الْحَدِيْثِ، وَاعِيًا، رَأْسًا فِي عِلْمِ الْحَدِيْثِ وَعِلَلِهِ، وَكَانَ يُصَلِّي بِالشَّافِعِيِّ، وَلَمْ يَكُنْ فِي أَصْحَابِ ابْنِ وَهَبٍ أَحَدٌ أَعْلَمُ مِنْهُ بِالْآثَارِ.(٢)

ابو عبد اللہ محمد بن عبد الرحمٰن سہل بن مخلد الغزال نے فرمایا: احمد بن صالح طبری الاصل ہیں۔ وہ حفاظ حدیث میں سے تھے۔ حدیث کو ذہن نشین کر کے محفوظ رکھنے والے تھے۔ علم حدیث اور اس کی علل کے ماہر تھے۔ امام شافعی ان کی اقتداء میں نماز پڑھا کرتے تھے۔ ابن وہب کے اصحاب میں کوئی بھی ان سے بڑھ کر آثار کا عالم نہ تھا۔

قَالَ ابْنُ عَدِيٍّ: وَأَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ مِنْ حُفَّاظِ الْحَدِيْثِ وَخَاصَّةً لِحَدِيْثِ الْحِجَازِ، وَمِنَ الْمَشْهُوْرِيْنَ بِمَعْرِفَتِهِ، وَحَدَّثَ عَنْهُ الْبُخَارِيُّ مَعَ شِدَّةِ اسْتِقْصَائِهِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، وَاعْتِمَادُهُمَا عَلَيْهِ فِي كَثِيْرٍ مِنْ حَدِيْثِ الْحِجَازِ وَعَلٰى مَعْرِفَتِهِ، وَحدَّثَ عَنْهُ مَنْ حَدَّثَ مِنَ الثِّقَاتِ، وَاعْتَمَدُوْهُ حِفْظًا

---

(١) المزي في تهذيب الكمال، ١/٣٤٥۔

(٢) الخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٤/١٩٩، الرقم/١٨٨٦، والمزي في تهذيب الكمال، ١/٣٤٤-٣٤٥۔

وَإِتْقَانًا. (۱)

ابن عدی نے فرمایا: احمد بن صالح حفاظِ حدیث میں سے تھے خاص طور پر حدیثِ حجاز کے حوالے سے؛ اس کی معرفت میں وہ مشہور محدثین میں سے ہیں۔ امام بخاری نے انتہائی تحقیق کے ساتھ ان سے حدیث بیان کی ہے۔ محمد بن یحییٰ نے بھی ان سے حدیث بیان کی ہے۔ ان دونوں کا حدیثِ حجاز اور اس کی معرفت کے سلسلے میں ان پر بہت اعتماد ہے۔ ان سے ان محدثین نے احادیث بیان کی ہیں جنھوں نے ثقات سے احادیث بیان کی ہیں اور انہوں نے حفظ اور اتقان کے حوالہ سے ان پر اعتماد کیا ہے۔

وَقَالَ أَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ عُثْمَانَ الدَّانِيُّ الْمُقْرِيءُ عَنْ مُسْلِمَةَ بْنِ الْقَاسِمِ الْأَنْدَلُسِيِّ: اَلنَّاسُ مُجْمِعُوْنَ عَلٰى ثِقَةِ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ لِعِلْمِهٖ وَخَيْرِهٖ وَفَضْلِهٖ، وَأَنَّ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ وَغَيْرَهٗ كَتَبُوْا عَنْهُ وَوَثَّقُوْهُ. وَكَانَ سَبَبُ تَضْعِيْفِ النَّسَائِيِ لَهٗ أَنَّ أَحْمَدَ بْنَ صَالِحٍ رَحِمَهُ اللهُ كَانَ لَا يُحَدِّثُ أَحَدًا، حَتّٰى يَشْهَدَ عِنْدَهٗ رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، أَنَّهٗ مِنْ أَهْلِ الْخَيْرِ وَالْعَدَالَةِ، وَكَانَ يُحَدِّثُهٗ، وَيَبْذُلُ لَهٗ عِلْمَهٗ، وَكَانَ يَذْهَبُ فِي ذٰلِكَ مَذْهَبَ زَائِدَةَ بْنِ قُدَامَةَ، فَأَتَى النَّسَائِيُّ لِيَسْمَعَ مِنْهُ، فَدَخَلَ بِلَا إِذْنٍ، وَلَمْ يَأْتِهٖ بِرَجُلَيْنِ يَشْهَدَانِ لَهٗ بِالْعَدَالَةِ، فَلَمَّا رَآهُ فِي مَجْلِسِهٖ أَنْكَرَهٗ، وَأَمَرَ بِإِخْرَاجِهٖ، فَضَعَّفَهُ النَّسَائِيُّ لِهٰذَا. (۲)

ابو عمرو عثمان بن سعید بن عثمان الدانی المقری نے مسلمہ بن القاسم الاندلسی سے روایت کرتے ہوئے کہا: لوگ (محدثین کرام) احمد بن صالح کے علم، نیکی اور فضیلت کی وجہ سے

(۱) المزي في تهذيب الكمال، ۱/۳٤٦۔

(۲) المزي في تهذيب الكمال، ۱/۳٤۸۔

ان کی ثقاہت پر متفق ہیں۔ امام احمد بن حنبل اور دیگر محدثین نے ان سے احادیث لکھیں اور ان کو ثقہ قرار دیا۔ امام نسائی نے جو آپ کو ضعیف قرار دیا اس کی وجہ یہ تھی کہ احمد بن صالح کسی شخص کو اس وقت تک حدیث بیان نہ کرتے جب تک کہ مسلمانوں میں سے دو آدمی اس کے صاحبِ خیر اور عادل ہونے کی گواہی نہ دیتے۔ (اگر اس کی عدالت پر شہادت مل جاتی تو پھر) آپ اُس بندے کو حدیث بیان کرتے اور اسے خوب اپنا علم عطا کرتے۔ اس سلسلہ میں احمد بن صالح زائدہ بن قدامہ کا مسلک اختیار کرتے تھے۔ (ایک دفعہ) امام نسائی آپ سے سماعتِ (حدیث) کے لیے آئے اور بغیر اجازت کے اندر داخل ہو گئے، اپنے ساتھ اپنی عدالت کی گواہی دینے والے دو آدمی بھی نہ لائے۔ جب آپ (احمد بن صالح) نے امام نسائی کو اپنی مجلس میں دیکھا تو انہیں (حدیث عطا کرنا) ناپسند فرمایا اور باہر چلے جانے کا حکم دیا۔ سو اِس بناء پر امام نسائی نے امام احمد بن صالح کو ضعیف قرار دے دیا۔

قَالَ الْخَطِيْبُ: وَلَقَدْ بَلَغَنِي أَنَّهُ كَانَ لَا يُحَدِّثُ إِلَّا ذَا لِحيَةٍ، وَلَا يَتْرُكُ أَمْرَدَ يَحْضُرُ مَجْلِسَهُ، فَلَمَّا حَمَلَ أَبُوْ دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ ابْنَهُ إِلَيْهِ لِيَسْمَعَ مِنْهُ، وَكَانَ إِذْ ذَاكَ أَمْرَدَ، أَنْكَرَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ عَلٰى أَبِي دَاوُدَ إِحْضَارَهُ ابْنَهُ الْمَجْلِسَ، فَقَالَ لَهُ أَبُوْ دَاوُدَ: هُوَ وَإِنَ كَانَ أَمْرَدَ أَحْفَظَ مِنْ أَصْحَابِ اللُّحٰى، فَامْتَحِنْهُ بِمَا أَرَدْتَ، فَسَأَلَهُ عَنْ أَشْيَاءَ، أَجَابَهُ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ عَنْ جَمِيْعِهَا، فَحَدَّثَهُ حِيْنَئِذٍ، وَلَمْ يُحَدِّثْ أَمْرَدَ غَيْرَهُ.

وَقَالَ: وَكَانَ أَحَدَ حُفَّاظِ الْأَثَرِ، عَالِمًا بِعِلَلِ الْحَدِيْثِ، بَصِيْرًا بِاخْتِلَافِهِ، وَرَدَ بَغْدَادَ قَدِيْمًا، وَجَالَسَ بِهَا الْحُفَّاظَ، وَجَرٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَبِي عَبدِ اللهِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ مُذَاكَرَاتٌ، وَكَانَ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ يَذْكُرُهُ وَيُثْنِي

عَلَيْهِ.(١)

خطیب البغدادی نے فرمایا: مجھے یہ بات بھی پہنچی ہے کہ امام احمد بن صالح صرف باریش شخص کو ہی حدیث مبارکہ بیان کرتے تھے اور اپنی مجلس میں بے ریش لڑکے کو داخل نہ ہونے دیتے تھے۔ جب امام ابو داؤد السجستانی اپنے بے ریش بیٹے کو اُٹھا کر آپ کے پاس لے گئے تا کہ وہ آپ سے حدیث مبارکہ کی سماعت کرے تو احمد بن صالح نے امام ابو داؤد کو مجلس میں اپنا بیٹا لانے سے روک دیا۔ امام ابو داؤد نے ان سے کہا: گو میرا بیٹا امرد (بے ریش) ہے لیکن وہ باریش لوگوں سے زیادہ حدیث کو یاد رکھنے والا ہے؛ آپ جیسے چاہیں اس کا امتحان لے لیں۔ امام احمد بن صالح نے امام ابو داود کے بیٹے سے کچھ اشیاء کے بارے میں پوچھا تو اس نے آپ کو ان تمام کا جواب دے دیا۔ تب آپ نے اس لڑکے کو بھی حدیث بیان کر دی۔ آپ نے اس کے سوا کسی اور امرد (بے ریش) کو حدیث بیان نہیں کی۔

خطیب نے کہا: امام احمد بن صالح حفاظ الاثر میں سے تھے، علل الحدیث کے عالم تھے اور اس کے اختلاف میں بھی بصیرت رکھنے والے تھے۔ وہ قدیم زمانہ میں بغداد تشریف لائے اور وہاں حفاظ (حدیث) کے ہم مجلس رہے۔ ابو عبد اللہ احمد بن حنبل اور ان کے درمیان مذاکرات بھی جاری رہے۔ امام ابو عبد اللہ (احمد بن حنبل) ان کو یاد کرتے تھے اور ان کی تعریف کرتے تھے۔

قَالَ أَبُوْ سَعِيْدِ بْنُ يُوْنُسَ: وُلِدَ بِمِصْرَ سَنَةَ سَبْعِيْنَ وَمِئَةً.

ابو سعید بن یونس نے کہا: امام احمد بن صالح سن ۱۷۰ھ میں مصر میں پیدا ہوئے۔

وَقَالَ هُوَ وَالْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمّدِ بْنِ الْحَجَّاجِ بْنِ رُشَيْدِيْنَ، وَأَبُوْ سُلَيْمَانَ بْنُ زَبْرٍ، وَغَيْرُ وَاحِدٍ: تُوُفِّيَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ سَنَةَ ثَمَانٍ وَأَرْبَعِيْنَ

(١) المزي في تهذيب الكمال، ١/ ٣٤٩۔

وَمِئَتَيْنِ. وَرَوٰى لَهُ التِّرْمِذِيُّ فِي الشَّمَائِلِ.[1]

ابوسعید بن یونس، بخاری، احمد بن محمد بن الحجاج بن رشیدین، ابوسلیمان بن زبراور کئی اورمحدثین نے کہا: آپ کی وفات ذی قعدہ سن ۲۴۸ھ میں ہوئی۔ امام ترمذی نے شمائل میں ان سے روایت کیا ہے۔

وَقَالَ الذَّهَبِيُّ فِي سِيَرِ أَعْلَامِ النُّبَلَاءِ: أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، اَلإِمَامُ الكَبِيْرُ، حَافِظُ زَمَانِهٖ بِالدِّيَارِ الْمِصْرِيَّةِ، أَبُوْ جَعْفَرٍ الْمِصْرِيُّ، الْمَعْرُوْفُ: بِابْنِ الطَّبَرِيِّ.

وَكَانَ أَبُوْ جَعْفَرٍ رَأْسًا فِي هٰذَا الشَّأْنِ، قَلَّ أَنْ تَرَى الْعُيُوْنُ مِثْلَهٗ، مَعَ الثِّقَةِ وَالْبَرَاعَةِ.

حَدَّثَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ – فَأَكْثَرَ – وَعَنْ سُفْيَانَ بنِ عُيَيْنَةَ، ارْتَحَلَ إِلَيْهِ وَحَجَّ، وَسَارَ إِلَى الْيَمَنِ، فَأَكْثَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، وَرَوَى أَيْضًا عَنِ ابْنِ أَبِي فُدَيْكٍ، وَعَنْبَسَةَ بْنِ خَالِدٍ الأَيْلِيِّ، وَحَرَمِ بْنِ عُمَارَةَ، وَأَسَدِ بْنِ مُوْسٰى، وَعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الذِّمَارِيِّ، وَيَحْيَى بْنِ حَسَّانٍ، وَيَحْيَى بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَارِيِّ، وَأَبِي نُعَيْمٍ، وَعَفَّانَ، وَسَلَامَةَ بْنِ رَوْحٍ، وَخَلْقٍ سِوَاهُمْ.

حَدَّثَ عَنْهُ الْبُخَارِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَأَبُوْ زُرْعَةَ الرَّازِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، وَمُوْسَى بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الزَّمِنُ – وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ – وَمَحْمُوْدُ بنُ غَيْلَانَ – وَهُوَ مِنْ طَبَقَتِهٖ – وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ –

---

(١) المزي في تهذيب الكمال، ١/ ٣٥٤۔

وَمَاتَ قَبْلَهُ بِزَمَانٍ - وَأَبُوْ إِسْمَاعِيْلَ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو الْأَحْوَصِ مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ، وَيَعْقُوْبُ الْفَسَوِيُّ، وَإِسْمَاعِيْلُ سَمُّوَيْهِ، وَصَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ جَزَرَةُ، وَعُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، وَأَبُوْ زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ، وَعُبَيْدُ بْنُ رِجَالٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَافِعٍ الطَّحَّانُ، وَخَلْقٌ كَثِيْرٌ، آخِرُهُمْ وَفَاةً أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ.(۱)

امام ذہبی نے سِيَرُ أَعْلَام النُّبَلاءَ میں کہا: احمد بن صالح بہت بڑے امام اور دیارِ مصر میں اپنے زمانے کے حافظ تھے۔ (ان کا نام) ابوجعفر المصر ی المعروف ابن الطبر ی ہے۔

ابوجعفر اس معاملے میں امام تھے۔ آنکھوں نے ان جیسا ثقہ اور صاحب کمال بہت کم ہی دیکھا ہوگا۔

امام احمد بن صالح نے ابن وہب سے احادیث روایت کیں اور بہت زیادہ روایت کیں۔ آپ نے سفیان بن عیینہ سے بھی روایت کیا۔ آپ سفر کر کے ان کے پاس گئے اور حج ادا کیا۔ پھر یمن چلے گئے اور وہاں امام عبد الرزاق سے کثیر روایت کیا۔

انہوں نے ابن ابی فدیک، عنبسہ بن خالد الایلی، حرم بن عمارہ، اسد بن موسیٰ، عبد الملک بن عبد الرحمٰن الذماری، یحییٰ بن حسان، یحییٰ بن محمد الجاری، ابونعیم، عفان اور سلامہ بن روح اور ان کے علاوہ کئی محدثین سے بھی روایت کیا۔

ان سے امام بخاری، ابو داوٗد، ابو زرعہ الرازی، محمد بن یحییٰ، موسیٰ بن سہل الرملی، محمد بن مثنی الزمن نے احادیث روایت کیں، اور وہ ان سے بڑے تھے -، محمود بن غیلان - جو آپ کے طبقہ سے تھے -، محمد بن عبد اللہ بن نمیر - جو آپ سے کافی عرصہ پہلے فوت ہو گئے -، ابو

(۱) الذهبي في سير أعلام النبلاء، ۱۲/۱۶۰-۱۶۱۔

اسماعیل الترمذی، ابو الاحوص محمد بن الہیثم، یعقوب الفسوی، اسماعیل سمویہ، صالح بن محمد جزرہ، عثمان بن سعید الدارمی، ابو زرعہ الدمشقی، علی بن الحسین بن الجنید، عبید بن رجال، احمد بن محمد بن نافع الطحان اور ان کے علاوہ بے شمار لوگوں نے بھی ان سے روایت کیا ہے (یعنی اخذ حدیث کیا ہے)۔ ان میں سے وفات کے لحاظ سے آخری ابوبکر بن ابی داؤد ہیں۔

وَقَالَ عَبْدُ اللهِ ابْنُ إِسْحَاقَ النَّهَاوَنْدِيُّ الْحَافِظُ: سَمِعْتُ يَعْقُوْبَ بْنَ سُفْيَانَ يَقُوْلُ: كَتَبْتُ عَنْ أَلْفِ شَيْخٍ وَكَسْرٍ، كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ، مَا أَحَدٌ أَتَّخِذُهُ عِنْدَ اللهِ حُجَّةً، إِلَّا رَجُلَيْنِ: أَحْمَدَ بْنَ صَالِحٍ بِمِصْرَ، وَأَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ بِالْعِرَاقِ.(١)

حافظ عبد اللہ بن اسحاق النہاوندی نے کہا: میں نے یعقوب بن سفیان سے سنا وہ فرماتے تھے: میں نے ہزار سے زیادہ اساتذہ سے احادیث لکھی ہیں۔ وہ سب ثقہ تھے۔ میں دو شخصیتوں کے سوا کسی کو اللہ کے ہاں حجت نہیں سمجھتا: مصر میں احمد بن صالح اور عراق میں احمد بن حنبل۔

وَقَدْ قَالَ الْبُخَارِيُّ فِي التَّوْحِيْدِ مِنْ صَحِيْحِهٖ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا عَمْرٌو، عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ، أَنَّ أَبَا الرِّجَالِ حَدَّثَهٗ، عَنْ أُمِّهٖ عَمْرَةَ - وَكَانَتْ فِي حِجْرِ عَائِشَةَ.

عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰى سَرِيَّةٍ، وَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهٖ فِي صَلَاتِهِمْ، فَيَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ، فَلَمَّا رَجَعُوْا، ذَكَرُوْا ذٰلِكَ

---

(١) الذهبي في سير أعلام النبلاء، ١٢/١٦٢

لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: سَلُوْهُ لِأَيِّ شَيءٍ يَصْنَعُ ذٰلِکَ. فَسَأَلُوْهُ فَقَالَ: لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ، وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَخْبِرُوْهُ أَنَّ اللهَ يُحِبُّهُ.(١)

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

امام بخاری نے اپنی ’الصحیح‘ میں کتاب التوحید میں بیان کیا: ہمیں (امام) محمد نے حدیث بیان کی (انہوں نے فرمایا:) ہمیں احمد بن صالح نے بیان کی، (انہوں نے فرمایا:) ہمیں ابن وہب نے بیان کی، (انہوں نے فرمایا:) ہمیں عمرو نے خبر دی، انہوں نے ابن ابی ہلال سے روایت کیا، انہیں ابو الرجال نے اپنی والدہ عمرہ سے بیان کی، جو اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ ﷺ کی گود میں تھیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو فوجی دستے کا امیر بنا کر بھیجا۔ وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے تو ہر نماز (کی قرأت) میں سورۂ اخلاص ضرور پڑھتے۔ جب وہ واپس آئے تو لوگوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے اُس (بات) کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اُن سے پوچھو کہ وہ ایسا کیوں کرتے تھے؟ اُن کے پوچھنے پر انہوں نے کہا: کیونکہ اس میں خدائے رحمٰن کی صفت ہے، اِس لیے میں اِس کو پڑھنا پسند کرتا ہوں۔ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُسے بتا دو کہ اللہ تعالیٰ بھی اُس سے محبت کرتا ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(١) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب ما جاء في دعاء النبي ﷺ أمته إلى توحيد الله تبارك وتعالى، ٦/٢٦٨٦، الرقم/٦٩٤٠، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب فضل قراءة قل هو الله، ١/٥٥٧، الرقم/٨١٣، والنسائي في السنن، كتاب الافتتاح، باب الفضل في قراءة قل هو الله أحد، ٢/١٧٠، الرقم/٩٩٣۔

قَالَ الْكَلَابَاذِيُّ فِي رِجَالِ صَحِيْحِ الْبُخَارِيِّ: أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ أَبُوْ جَعْفَرٍ الْمِصْرِيُّ الْمَعْرُوْفُ بِابْنِ الطَّبَرِيِّ. رَوٰى عَنْهُ أَيْضًا أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ بِوَاسِطَةِ أَبُوْ زُرْعَةَ الذُّهَلِيِّ، رَوٰى عَنْهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَضَاحِي وَغَيْرِ مَوضِعٍ، مَاتَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ سَنَةَ (م٢٤٨ھ).[١]

امام کلاباذی نے اپنی کتاب رِجَالُ صَحِيْحِ الْبُخَارِي میں فرمایا: احمد بن صالح ابو جعفر المعروف ابن طبری ہیں۔ ان سے امام ابو داؤد اور ترمذی نے ابو زرعہ الذہلی کے واسطہ سے روایت کیا ہے۔امام بخاری نے ان سے 'کِتَابُ الْأَضَاحِي' میں اور دیگر مقامات پر بھی روایت کیا ہے۔ ذی القعدہ سن ۲۴۸ھ میں ان کا وصال ہوا۔

وَقَالَ الذَّهَبِيُّ فِي الْكَاشِفِ: أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ أَبُوْ جَعْفَرِ بْنُ الطَّبَرِيُّ الْمِصْرِيُّ الْحَافِظُ سَمِعَ ابْنَ عُيَيْنَةَ وَابْنَ وَهَبٍ، وَعَنْهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قُلْتُ: هُوَ ثَبَتٌ فِي الْحَدِيْثِ.[٢]

امام ذہبی نے 'الکاشف' میں فرمایا: احمد بن صالح ابوجعفر بن الطبری المصری الحافظ نے ابن عیینہ اور ابن وہب سے سماع کیا اور ان سے بخاری، ابو داؤد اور ابن ابی داؤد نے سماع کیا۔ میں کہتا ہوں: وہ حدیث میں قابل اعتماد ہیں۔

وَقَالَ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ فِي تَارِيْخِ بَغْدَادَ: وَكَانَ أَحَدَ حُفَّاظِ الْأَثَرِ، عَالِمًا بِعِلَلِ الْحَدِيْثِ، بَصِيْرًا بِاخْتِلَافِهٖ. وَحَدَّثَ عَنْهُ الْأَئِمَّةُ مِنْهُمْ: مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهَلِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الْبُخَارِيُّ، وَيَعْقُوْبُ بْنُ سُفْيَانَ

---

(١) الكلاباذي في رجال صحيح البخاري، ١/٣٤-٣٥۔

(٢) الذهبي في الكاشف، ١/١٩٥، الرقم/٤٠۔

الْفَسَوِيُّ، وَأَبُوْ زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ، وَأَبُوْ إِسْمَاعِيْلَ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ، وَابْنُهُ أَبُوْ بَكْرٍ، وَصَالِحُ جَزَرَةٌ. وَمِنَ الشُّيُوْخِ الْمُتَقَدِّمِيْنَ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ، وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ، وَغَيْرُهُمَا.[1]

خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد میں کہا: وہ (احمد بن صلاح) حفاظ الاثر میں سے ایک تھے، علل الحدیث کے عالم تھے۔ اس کے اختلاف میں بصیرت رکھنے والے تھے۔ ائمہ نے ان سے احادیث بیان کیں ہیں۔ جن میں سے چند یہ ہیں: محمد بن یحیی الذہلی، محمد بن اسماعیل البخاری، یعقوب بن سفیان الفسوی، ابو زرعہ الدمشقی، ابو اسماعیل الترمذی، ابو داؤد السجستانی، ان کے بیٹے ابوبکر اور صالح جزرہ۔ متقدمین شیوخ میں سے محمد بن عبد اللہ بن نمیر اور محمد بن غیلان اور ان کے علاوہ دیگر ائمہ (نے ان سے احادیث مبارکہ روایت کیں ہیں)۔

قَالَ أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ النَّيْسَابُوْرِيُّ: يُحْكَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ وَارَةَ، قَالَ: أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ بِمِصْرَ، وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ بِبَغْدَادَ، وَابْنُ نُمَيْرٍ بِالْكُوْفَةِ، وَالنُّفَيْلِيُّ بِحِرَّانَ، هٰؤُلَاءِ أَرْكَانُ الدِّيْنِ.[2]

احمد بن سلمہ نیشاپوری نے فرمایا: محمد بن مسلم بن وارہ سے بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے کہا: احمد بن صالح مصر میں ہیں، احمد بن حنبل بغداد میں ہیں، ابن نمیر کوفہ میں ہیں اور نفیلی حران میں ہیں۔ یہ سب دین کے ستون ہیں۔

٣. ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الدِّيْلِيُّ (م ٢٠٠ هـ).

ابن ابی فدیک محمد بن اسماعیل الدیلی (م۲۰۰ ھ):

---

(١) الخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٤/١٩٥، الرقم/١٨٨٦۔

(٢) الخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٤/١٩٩، الرقم/١٨٨٦۔

قَالَ الْمِزِّيُّ فِي تَهْذِيْبِ الْكَمَالِ فِي أَسْمَاءِ الرِّجَالِ: مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي فُدَيْكٍ، وَاسْمُهُ دِيْنَارُ الدِّيْلِيُّ، أَبُوْ إِسْمَاعِيْلَ الْمَدَنِيُّ مَوْلٰى بَنِي الدِّيْلِ. رَوٰى عَنْهُ: إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ صَالِحِ الْمِصْرِيُّ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ الشَّافِعِيُّ وَغَيْرُهُمْ مِنَ الْأَئِمَّةِ الْكِبَارِ.(١)

امام مزی نے تَهْذِيْبُ الْكَمَالِ فِي أَسْمَاءِ الرِّجَال میں کہا ہے: محمد بن اسماعیل بن مسلم بن ابی فدیک کا نام دینار الدیلی ہے۔ (کنیت:) ابو اسماعیل المدنی ہے اور وہ بنی الدیل کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ ابراہیم بن المنذر الحزامی، احمد بن حنبل، احمد بن صالح المصری، عبد اللہ بن زبیر الحمیدی، محمد بن ادریس الشافعی اور ان کے علاوہ دیگر کبار ائمہ نے ان سے روایت کیا ہے۔

وَقَالَ الذَّهَبِيُّ فِي الْمِيْزَانِ: صَدُوْقٌ مَشْهُوْرٌ يُحْتَجُّ بِهٖ.(٢)

امام ذہبی نے 'میزان الاعتدال' میں فرمایا: وہ صدوق (انتہائی سچے) اور مشہور ہیں۔ ان سے سند لی جاتی ہے۔

وَقَالَ ابْنُ حَجَرٍ فِي التَّقْرِيْبِ: صَدُوْقٌ.(٣)

ابن حجر العسقلانی نے 'التقریب' میں فرمایا: وہ صدوق ہیں۔

وَقَالَ الذَّهَبِيُّ فِي سِيَرِ أَعْلَامِ النُّبَلَاءِ: اَلإِمَامُ الثِّقَةُ الْمُحَدِّثُ أَبُوْ

(١) المزي في تهذيب الكمال، ٢٤/٤٨٥-٤٨٧، الرقم/٥٠٦٨۔

(٢) الذهبي في ميزان الاعتدال، ٦/٧١، الرقم/٧٢٤٢۔

(٣) ابن حجر العسقلاني في تقريب التهذيب، ١/٤٦٨، الرقم/٥٧٣٦۔

إِسْمَاعِيْلَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُسْلِمِ ابْنِ أَبِي فُدَيْكٍ، وَاسْمُهُ دِيْنَارُ الدِّيْلِيُّ مَوْلَاهُمُ الْمَدَنِيُّ. وَكَانَ صَدُوْقًا صَاحِبَ مَعْرِفَةٍ، وَقَدِ احْتَجَّ بِابْنِ أَبِي فُدَيْكٍ الْجَمَاعَةُ، وَوَثَّقَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ.(۱)

امام ذہبی نے سَيَّرُ أَعْلَامِ النُّبَلَاء میں فرمایا: امام ثقہ محدث ابو اسماعیل محمد بن اسماعیل بن مسلم بن ابی فدیک کا نام دینار الدیلی ہے اور (بنی الدیل) کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ یہ انتہائی سچے اور صاحب معرفت تھے۔ محدثین کی ایک جماعت نے انہیں (قابل اعتماد سمجھتے ہوئے) ان سے دلیل پکڑی ہے اور کئی محدثین نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔

٤ . مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْفِطْرِيُّ:

محمد بن موسیٰ بن ابی عبد اللہ الفطری:

هُوَ مِنْ رِجَالِ مُسْلِمٍ وَالْأَرْبَعَةِ، وَثَّقَهُ الْبُخَارِيُّ فِي التَّارِيْخِ. وَقَالَ ابْنُ حَجَرٍ فِي تَرْجَمَتِهِ فِي حَرْفِ الْمِيْمِ مِنْ كِتَابِ التَّقْرِيْبِ صَدُوْقٌ.(۲)

وہ امام مسلم اور ائمہ اربعہ کے راویوں میں سے ہیں۔ امام بخاری نے التَّارِيْخ میں انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن حجر العسقلانی نے اپنی کتاب التَّقْرِيْب میں حرفِ میم کے تحت ان کے تعارف میں فرمایا: یہ صدوق ہیں۔

قَالَ الْمِزِّيُّ فِي تَهْذِيْبِ الْكَمَالِ فِي أَسْمَاءِ الرِّجَالِ: مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْفِطْرِيُّ، أَبُوْ عَبْدِ اللهِ الْمَدَنِيُّ.(۳) رَوٰى عَنْ عَوْنِ بْنِ

(١) الذهبي في سير أعلام النبلاء، ٩/٤٨٦-٤٨٧۔

(٢) ابن حجر العسقلاني في تقريب التهذيب، ١/٥٠٩، الرقم/٦٣٣٥، والذهبي في تاريخ الإسلام، ١١/٣٥٣۔

(٣) المزي في تهذيب الكمال، ٢٦/٥٢٣-٥٢٤، الرقم/٥٦٣٩۔

مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ، وَرَوٰى عَنْهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِي فُدَيْكٍ.

قَالَ أَبُوْ حَاتِمٍ فِي الْجَرْحِ وَالتَّعْدِيْلِ: صَدُوْقٌ، صَالِحُ الْحَدِيْثِ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: ثِقَةٌ. وَذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي كِتَابِ الثِّقَاتِ.

امام مزی نے تَهْذِيْبُ الْكَمَالِ فِي أَسْمَاءِ الرِّجَال میں فرمایا: محمد بن موسیٰ بن ابی عبد اللہ الفطری ابوعبد اللہ المدنی ہیں۔ آپ نے عون بن محمد بن حنفیہ سے روایت کیا۔ اور آپ سے محمد بن اسماعیل بن ابی فدیک نے روایت کیا۔

ابو حاتم نے الْجَرْحُ وَالتَّعْدِيْل میں فرمایا: (وہ) صدوق صالح الحدیث تھے۔

امام ترمذی نے فرمایا: (وہ) ثقہ تھے۔ ابن حبان نے اپنی کتاب الثِّقَات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

وَقَالَ ابْنُ شَاهِيْنَ فِي الثِّقَاتِ: قَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْفِطْرِيُّ: شَيْخٌ، ثِقَةٌ مِنَ الْفِطْرِيِّيْنَ، حَسَنُ الْحَدِيْثِ.(١)

ابن شاہین نے الثِّقَات میں فرمایا: احمد بن صالح نے کہا: محمد بن موسی الفطری شیخ، فطریین میں سے ثقہ اور حسن الحدیث ہیں۔

وَقَالَ ابْنُ حَجَرٍ فِي التَّقْرِيْبِ: صَدُوْقٌ.(٢)

ابن حجر العسقلانی نے التَّقْرِيْب میں فرمایا: (محمد بن موسی الفطری) صدوق ہیں۔

وَقَالَ الذَّهَبِيُّ فِي سِيَرِ أَعْلَامِ النُّبَـلَاءِ: مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْفِطْرِيُّ،

---

(١) ابن حجر العسقلاني في تهذيب التهذيب، ٩/٤٢٣، الرقم/٧٧٧۔

(٢) ابن حجر العسقلاني في تقريب التهذيب، ١/٥٠٩، الرقم/٦٣٥٥۔

الْمُحَدِّثُ، الْحُجَّةُ، أَبُوْ عَبْدِ اللهِ الْمَدَنِيُّ. يَرْوِي عَنْ عَوْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَ عَنْهُ: عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، وَابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، وَإِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ، وَقُتَيْبَةُ بنُ سَعِيْدٍ.(١)

وَثَّقَهُ أَبُوْ عِيْسَى التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ أَبُوْ حَاتِمٍ: صَدُوْقٌ.

امام ذہبی نے سِيَرُ أَعْلَامِ النُّبَلاء میں فرمایا: محمد بن موسیٰ الفطری محدث اور حجت تھے (یعنی انہیں سند اور متن کے ساتھ تین سو حدیثیں معلوم تھیں اور وہ ان حدیثوں کے راویوں کے احوال سے جرح و تعدیل اور تاریخ کے اعتبار سے واقف تھے)۔ (ان کی کنیت) ابو عبد اللہ المدنی ہے۔ وہ عون بن محمد سے روایت کرتے ہیں۔ عبد الرحمٰن بن مہدی، ابن ابی فدیک، اسحاق بن محمد الفروی اور قتیبہ بن سعد نے ان سے احادیث مبارکہ بیان کی ہیں۔

امام ابو عیسیٰ الترمذی نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ ابو حاتم نے کہا: وہ صدوق ہیں۔

٥. عَوْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، الْهَاشِمِيُّ.

عون بن محمد بن علی بن ابی طالب الہاشمی:

وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ، وَذَكَرَهُ الْبُخَارِيُّ فِي التَّارِيْخِ، وَلَمْ يُضَعِّفْهُ. قَالَ الْبُخَارِيُّ: عَوْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبِ الْهَاشِمِيُّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَوٰى عَنْهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰى وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ.(٢)

انہیں امام ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام بخاری نے التَّارِيْخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور انہیں ضعیف قرار نہیں دیا۔ امام بخاری فرماتے ہیں: عون بن محمد بن علی بن ابی طالب

(١) الذهبي في سير أعلام النبلاء، ٨/١٤٦۔

(٢) البخاري في التاريخ الكبير، ٧/١٦، الرقم/٧١۔

الہاشمی نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے۔ محمد بن موسیٰ اور عبد الملک بن ابی عیاش نے ان سے روایت کیا ہے۔

٦. **أُمُّ عَوْنٍ بِنْتُ مُحَمّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ الْقُرُشِيَّةُ الْهَاشِمِيَّةُ.**

اُمّ عون بنت محمد بن جعفر بن ابی طالب القرشیہ الہاشمیہ:

قَالَ الْمِزّيُّ فِي تَهْذِيبِ الْكَمَالِ فِي أَسْمَاءِ الرِّجَالِ: أُمُّ عَوْنٍ بِنْتُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ الْقُرُشِيَّةُ الْهَاشِمِيَّةُ.(١)

وَهِيَ زَوْجَةُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ، وَوَالِدَةُ عَوْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ.

رَوَتْ عَنْ جَدَّتِهَا أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضي الله عنها.

رَوٰى عَنْهَا ابْنُهَا عَوْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ، وَأُمُّ عِيْسَى الْجَزَّارِ وَيُقَالُ: أُمُّ عِيْسَى الْخُزَاعِيَّةُ.

رَوٰى لَهَا ابْنُ مَاجه، وَقَدْ وَقَعَ لَنَا حَدِيْثُهَا بِعُلُوٍّ.

رُوِيَ عَنْهَا أَحَادِيْثُ: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أُمِّ عِيْسَى الْجَزَّارِ، قَالَتْ: أَخْبَرَتْنِي أُمُّ عَوْنٍ بِنْتِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ جَدَّتِهَا أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضي الله عنها، أَنَّهَا قَالَتْ: لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي أُصِيْبَ فِيْهِ جَعْفَرٌ وأَصْحَابُهُ أَتَانِي رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ.

امام مزی نے تَهْذِيْبُ الْكَمَال فِي أَسْمَاءِ الرِّجَال میں فرمایا: اُمّ عون بنت محمد بن

(١) المزي في تهذيب الكمال، ٣٥/٣٧٣-٣٧٤، الرقم/٧٩٩٥۔

جعفر بن ابی طالب القرشیہ الہاشمیہ امام محمد بن حنفیہ کی زوجہ محترمہ اور عون بن محمد بن حنفیہ کی والدہ ماجدہ ہیں۔

آپ نے اپنی جدّہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔

آپ سے آپ کے بیٹے عون بن محمد بن الحنفیہ نے اور اُم عیسیٰ الجزار نے روایت کیا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اُم عیسیٰ الخزاعیہ نے روایت کیا ہے۔

ابن ماجہ نے ان کے لیے روایت کیا۔ ہمارے لیے ان کی روایت کردہ حدیث (سند کے اِعتبار سے) اَعلیٰ ہوتی ہے۔

آپ سے کئی احادیث روایت کی گئی ہیں: محمد بن اسحاق سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا کہ مجھے عبد اللہ بن ابی بکر نے حدیث بیان کی، انہوں نے اُم عیسیٰ الجزار سے روایت کیا۔ انہوں نے فرمایا: مجھے اُمّ عون بنت محمد بن جعفر نے خبر دی، انہوں نے اپنی جدہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت کیا، انہوں نے فرمایا: جس دن حضرت جعفر اور ان کے ساتھیوں کی شہادت ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ پھر پوری حدیث بیان کی۔

وَقَالَ ابْنُ حَجَرٍ فِي تَرْجَمَتِهَا فِي بَابِ الْكُنٰى فِي التَّقْرِيْبِ مَقْبُوْلَةٌ مِنَ الثَّالِثَةِ. (۱)

ابن حجر العسقلانی نے اپنی کتاب التَّقْرِيْب میں بَابُ الْكُنىٰ میں ان کے تعارف میں فرمایا: یہ مقبول اور تیسرے طبقہ میں سے ہیں۔

اَلْحَدِيْثُ الثَّانِي

(قَالَ) إِسْحَاقُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ

---

(۱) ابن حجر العسقلاني في تقريب التهذيب، ۱/۷۵۷، الرقم/۸۷۵۰۔

زِيَادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَسَنٍ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ حُسَيْنٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ ﷺ.(١)

دوسری حدیث

اسحاق بن یونس (کہتے ہیں:) ہمیں سوید بن سعید نے حدیث بیان کی، انہوں نے مطلب بن زیاد سے روایت کیا، انہوں نے ابراہیم بن حبان سے روایت کیا۔ انہوں نے عبد اللہ بن حسن سے، انہوں نے فاطمہ بنت حسین سے، انہوں نے حضرت امام حسین ﷺ سے روایت کیا۔

١. **إِسْحَاقُ بْنُ يُوْنُسَ أَبُوْ يَعْقُوْبَ:**

اسحاق بن یونس ابو یعقوب:

قَالَ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ فِي تَارِيْخِ بَغْدَادَ: إِسْحَاقُ بْنُ يُوْنُسَ أَبُوْ يَعْقُوْبَ الْأَفْطَسُ وَهُوَ أَخُوْ أَبِي مُسْلِمٍ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يُوْنُسَ الْمُسْتَمْلِي، حَدَّثَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَهُشَيْمِ بْنِ بَشِيْرٍ، رَوٰى عَنْهُ الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ الرَّخَائِيُّ، وَرَوَى جَمَاعَةٌ عَنْ أَبِي يَعْقُوْبَ الْأَفْطَسِ فَسَمَّوْهُ يُوْسُفَ.(٢)

خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد میں کہا ہے: اسحاق بن یونس ابو یعقوب افطس وہ ابو مسلم عبد الرحمٰن بن یونس المستملي کے بھائی ہیں، انہوں نے مالک بن انس اور ہشیم بن بشیر سے حدیث روایت کی ہے۔ ان سے فضل بن یعقوب الرخائی نے روایت کیا ہے اور ایک جماعت نے ابو یعقوب الافطس سے روایت کیا ہے اور انہوں نے ان کا نام یوسف رکھا

---

(١) أخرجه الدولابي في الذرية الطاهرة/٩١، الرقم/١٦٤۔

(٢) الخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٦/٣٣٤، الرقم/٣٣٧٧۔

٢. سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سَهْلِ بْنِ شَهْرَيَارَ الْحَدَثَانِيُّ، أَبُوْ مُحَمَّدٍ الْهَرَوِيُّ (م١٤٠ھ):

سوید بن سعید بن سہل بن شہریار الحدثانی ابومحمد الہروی (م١٤٠ھ):

قَالَ الذَّهَبِيُّ فِي سِيَرِ أَعْلَامِ النُّبَلَاءِ: سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سَهْلِ بْنِ شَهْرَيَارَ الإِمَامُ، الْمُحَدِّثُ، الصَّدُوْقُ، شَيْخُ الْمُحَدِّثِيْنَ، وَحَدَّثَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ بِـ (الْمُوَطَّأِ)، وَعَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْأُمَوِيِّ، وَشَرِيْكٍ الْقَاضِي، وَفُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ، وَسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، وَعَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ، وَخَلْقٍ كَثِيْرٍ بِالْحَرَمَيْنِ وَالشَّامِ وَالْعِرَاقِ وَمِصْرَ.(١)

رَوٰى عَنْهُ: مُسْلِمٌ، وَابْنُ مَاجَه، وَبَقِيَّةُ شُيُوْخِهٖ وَأَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ،، وَأَبُوْ زُرْعَةَ، وَآخَرُوْنَ.

قَالَ الْبُخَارِيُّ: مَاتَ سُوَيْدٌ يَوْمَ الْفِطْرِ، سَنَةَ أَرْبَعِيْنَ وَمِائَتَيْنِ، بِالْحَدِيْثَةِ، قَالَ الْبَغَوِيُّ: بَلَغَ مِائَةَ سَنَةٍ.

امام ذہبی نے سِيَرُ أَعْلَامِ النُّبَلَاء میں بیان کیا: سوید بن سعید بن سہل بن شہریار امام، محدث، صدوق اور شیخ المحدثین ہیں۔ آپ نے بذریعہ مؤطا امام مالک بن انس سے، عمرو بن یحییٰ بن سعید الاموی سے، شریک القاضی سے، فضیل بن عیاض سے، سفیان بن عیینہ سے، علی بن مسہر سے اور حرمین شریف، شام، عراق اور مصر میں کثیر لوگوں سے روایت کیا ہے۔

امام مسلم، ابن ماجہ اور ان کے بقیہ شیوخ سمیت ابوعبد الرحمٰن المقری، محمد بن سعد، ابو زرعہ اور دیگر ائمہ نے ان سے روایت کیا ہے۔

(١) الذهبي في سير أعلام النبلاء، ١١/٤١٠-٤١٥۔

امام بخاری نے فرمایا: سوید کی وفات عید الفطر کے دن سن ۲۴۰ھ میں حدیثہ کے مقام پر ہوئی۔ امام بغوی نے فرمایا: وہ سو سال کی عمر کو پہنچے۔

وَقَالَ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ فِي تَارِيْخِ بَغْدَادَ: سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سَهْلِ بْنِ شَهْرَيَارَ أَبُوْ مُحَمَّدٍ الْهَرَوِيُّ سَكَنَ حَدِيْثَةَ النُّوْرَةِ عَلٰى فَرَاسِخَ مِنَ الْأَنْبَارِ، وَقَدِمَ بَغْدَادَ، وَحَدَّثَ بِهَا عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، وَحَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ، وَشَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، وَإِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ، وَعَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ، وَيَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، وَسُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ.[1]

رَوٰى عَنْهُ: عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ.

وَقَالَ أَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ: صَدُوْقٌ.

خطیب البغدادی نے 'تاریخ بغداد' میں فرمایا: سوید بن سعید بن سہل بن شہریار ابو محمد الہروی نے انبار سے چند فرسخ کے فاصلے پر 'حدیثۃ النورۃ' میں سکونت اختیار کی۔ (پھر) آپ بغداد آئے، وہاں امام مالک بن انس، حفص بن میسرہ، شریک بن عبد اللہ، ابراہیم بن سعد، علی بن مسہر، یحیی بن زکریا بن ابو زائدہ اور سفیان بن عیینہ سے حدیث روایت کرتے رہے۔

امام عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے آپ سے روایت کیا ہے۔

ابو حاتم الرازی نے فرمایا: آپ صدوق ہیں۔

وَقَالَ الذَّهَبِيُّ فِي مِيْزَانِ الْاِعْتِدَالِ: سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ، أَبُوْ مُحَمَّدٍ الْهَرَوِيُّ الْحَدَثَانِيُّ الْأَنْبَارِيُّ، نَزِيْلُ حَدِيْثَةِ النُّوْرَةِ وَهُوَ بِجَنْبِ عَانَةَ. اِحْتَجَّ بِهِ مُسْلِمٌ، وَرَوٰى عَنْهُ الْبَغَوِيُّ وَابْنُ نَاجِيَةَ، وَخَلْقٌ. وَكَانَ صَاحِبُ حَدِيْثٍ

(١) الخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٩/٢٢٨-٢٢٩۔

وَحِفْظٍ. وَهُوَ صَادِقٌ فِي نَفْسِهِ، صَحِيْحُ الْكِتَابِ. قَال أَبُوْ حَاتِمٍ: صَدُوْقٌ.(١)

وَقَالَ الْبَغَوِيُّ: كَانَ مِنَ الْحُفَّاظِ، كَانَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ يَنْتَقِي عَلَيْهِ لِوَلَدَيْهِ.

وَقَالَ أَبُوْ زُرْعَةَ: أَمَّا كُتُبُهُ فَصِحَاحٌ.

وَقَالَ الدَّارَقُطْنِيُّ: ثِقَةٌ.

امام ذہبی نے مِیْزَانُ الْاِعْتِدَال میں فرمایا: سوید بن سعید ابو محمد الہروی الحدثانی الانباری، حدیثۃ النورہ کے رہنے والے تھے جو کہ عانہ کے قریب ہے۔ امام مسلم نے انہیں حجت مانا ہے۔ امام بغوی، ابن ناجیہ اور مخلوق خدا نے ان سے روایت کیا ہے۔ آپ صاحب حدیث اور صاحب حفظ تھے۔ اور آپ بذات خود صادق تھے۔ صحیح الکتاب تھے۔ ابو حاتم نے کہا: آپ صدوق تھے۔

امام بغوی نے فرمایا: آپ حفاظِ (حدیث) میں سے تھے۔ امام احمد بن حنبل انہیں اپنے دونوں بیٹوں (کی تعلیم و تربیت) کے لیے پسند فرماتے تھے۔

ابو زرعہ نے فرمایا: جہاں تک ان کی کتب کا تعلق ہے تو وہ صحیح ہیں۔

امام دارقطنی نے فرمایا: یہ ثقہ ہیں۔

٣. اَلْمُطَّلِبُ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ الثَّقَفِيُّ:

مطلب بن زیاد بن ابی زُہیر الثقفی:

(١) الذهبي في ميزان الاعتدال، ٣/٣٤٥-٣٤٦۔

قَالَ الذَّهَبِيُّ فِي سِيَرِ أَعْـلَامِ النُّبَـلَاءِ: اَلْمُطَّلِبُ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ الثَّقَفِيُّ وَقِيْلَ: الْقُرَشِيُّ مَوْلَاهُمْ. وَقِيْلَ: مَوْلٰى جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ السُّوَائِيِّ، وَكَانَ جَابِرٌ مِنْ حُلَفَاءِ بَنِي زُهْرَةَ، فَمِنْ ثَمَّ قِيْلَ لَهُ: الْقُرَشِيُّ. مِنْ كِبَارِ الْمُحَدِّثِيْنَ بِالْكُوْفَةِ، وُلِدَ قَبْلَ الْمِائَةِ.

امام ذہبی نے سِیَرُ أَعْلَام النَّبَلاء میں مطلب بن زیاد بن ابی زہیر الثقفی کے بارے میں فرمایا: انہیں ولاء کی وجہ سے القرشی بھی کہا گیا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ حضرت جابر بن سمرہ السوائی رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ حضرت جابر بنی زہرہ کے حلیفوں میں سے تھے۔ سو اس وجہ سے آپ کو قرشی کہا گیا۔ آپ کوفہ کے کبار محدثین میں سے ہیں اور سن ١٠٠ ھ سے پہلے پیدا ہوئے۔

وَرَوٰى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ، وَزَيْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، وَلَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ، وَطَائِفَةٍ.

آپ نے اسحاق بن ابراہیم بن عمیر مولی ابن مسعود رضی اللہ عنہ، زید بن علی بن الحسین، لیث بن ابی سلیم اور ایک جماعت سے روایت کیا ہے۔

وَمَا هُوَ بِالْمُكْثِرِ، وَلَا بِالْحَافِظِ، لٰكِنَّهُ صَدُوْقٌ، صَاحِبُ حَدِيْثٍ وَمَعْرِفَةٍ.

حَدَّثَ عَنْهُ: عَبْدُ اللهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ، وَيُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، وَأَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، وَأَحْمَدُ، وَإِسْحَاقُ، وَابْنُ مَعِيْنٍ، وَأَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ، وَأَبُوْ غَسَّانَ النَّهْدِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ، وَأَبُوْ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ، وَشُرَيْحُ بْنُ يُوْنُسَ، وَإِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى الْفَرَّاءُ، وَسُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ،

وَعَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ التَّمِيْمِيُّ الرَّازِيُّ، كُرَاعٌ، وَأَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، وَهَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، (١)

وہ کثرت سے روایت کرنے والے نہیں اور نہ ہی حافظ حدیث تھے لیکن وہ صدوق اور صاحبِ حدیث ومعرفت تھے۔

عبد اللہ ابن مبارک، یوسف بن عدی، ابو الولید الطیالسی، احمد، اسحاق، ابن معین، ابوبکر بن ابی شیبہ، سوید بن سعید، ابو غسان النہدی، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، ابو سعید الاشج، شریح بن یونس، ابراہیم بن موسیٰ الفراء، سفیان بن وکیع، علی بن حسن التمیمی الرازی، کراع، ابو ہشام الرفاعی، ہارون بن اسحاق الہمدانی اور بہت سی مخلوقِ خدا نے ان سے احادیثِ مبارکہ روایت کی

قَالَ أَحْمَدُ، وَابْنُ مَعِيْنٍ: ثِقَةٌ.

وَقَالَ أَحْمَدُ: لَمْ نُدْرِكْ بِالْكُوْفَةِ أَكْبَرَ مِنْهُ، وَمِنْ عُمَرَ بْنِ عُبَيْدٍ.

وَقَالَ أَبُو حَاتِمٍ: لَا يُحْتَجُّ بِهٖ.

وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ: هُوَ عِنْدِي صَالِحٌ.

قُلْتُ: رَوٰى لَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ لَهٗ، وَابْنُ مَاجَه، وَالنَّسَائِيُّ فِي الْخَصَائِصِ مِنْ سُنَنِهٖ.

قَالَ مُطَيَّنٌ: مَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ وَثَمَانِيْنَ وَمِائَةٍ.

امام احمد اور ابن معین نے فرمایا: یہ ثقہ ہیں۔

---

(١) الذهبي في سير أعلام النبلاء، ٨/٣٣٢-٣٣٤، والمزي في تهذيب الكمال، ٢٨/٨٠، الرقم/٦٠٠٥.

امام احمد نے فرمایا: ہم نے کوفہ میں ان سے اور عمر بن عبید سے بڑا (عالم) کوئی نہیں پایا۔

ابو حاتم نے فرمایا: ان کے قول کو بطور حجت نہیں لیا جا سکتا۔

ابو داؤد نے فرمایا: وہ میرے نزدیک صالح ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میرا قول یہ ہے کہ امام بخاری نے اپنی کتاب الأدب میں، ابن ماجہ اور نسائی نے اپنی الخصائص میں ان سے روایت کیا ہے۔

مُطیّن نے کہا: ان کا وصال ۱۸۵ھ میں ہوا۔

وَقَالَ الْمِزِّيُّ فِي تَهْذِيْبِ الْكَمَالِ فِي أَسْمَاءِ الرِّجَالِ: الْمُطَّلِبُ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ الثَّقَفِيُّ، يُقَالُ الْقُرَشِيُّ.

رَوٰى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ، وَإِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّدِّيِّ، وَزَيْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ.

رَوٰى عَنْهُ: إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى الْفَرَّاءُ الرَّازِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، وَإِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ، وَإِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِي الْحَكَمِ الثَّقَفِيُّ، وَسُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعِ بْنِ الْجَرَّاحِ، وَسَوِيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْحَدَثَانِيُّ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، وَأَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ. (۱)

امام مزی نے تَهْذِيْبُ الْكَمَال فِي أَسْمَاءِ الرِّجَال میں فرمایا: المطلب بن زیاد بن ابی زہیر الثقفی کو قرشی (بھی) کہا جاتا ہے۔

---

(۱) المزي في تهذيب الكمال، ۲۸/۷۸-۸۰، الرقم/٦٠٠٥۔

انہوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام اسحاق بن ابراہیم بن عمیر، اسماعیل بن عبد الرحمٰن السدی اور زید بن علی بن الحسین سے روایت کیا ہے۔

ان سے ابراہیم بن موسیٰ الفراء الرازی، احمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ، اسماعیل بن ابی الحکم الثقفی، سفیان بن وکیع بن الجراح، سوید بن سعید الحدثانی، عبد اللہ بن مبارک اور ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنبَلٍ عَنْ أَبِيهِ، وَأَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي خَيْثَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِيْنٍ: ثِقَةٌ.

وَقَالَ أَبُو حَاتِمٍ: يُكْتَبُ حَدِيْثُهُ وَلَا يُحْتَجُّ بِهِ.

وَذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي كِتَابِ الثِّقَاتِ.

امام عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے اپنے والد سے اور ابوبکر بن ابی خیثمہ نے یحییٰ بن معین سے روایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ ثقہ ہیں۔

ابو حاتم نے فرمایا: ان کی حدیث لکھی جائے گی لیکن انہیں بطور حجت پیش نہیں کیا جائے گا۔

ابن حبان نے کتاب الثِّقات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

٤ . إِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَيَّانَ.

ابراہیم بن حیان:

قَالَ ابْنُ حَجَرٍ الْعَسْقَلَانِيُّ فِي لِسَانِ الْمِيْزَانِ: إِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَيَّانَ.

رَوٰى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيّ. وَعَنْهُ وَكِيْعٌ.(١)

قَالَ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُوْلُ ذٰلِكَ. وَذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ. سَمِعَ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، رَوٰى عَنْهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ الْكِلَابِيُّ، وَوَكِيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ.

ابن حجر العسقلانی نے لِسَانُ الْمِيْزَان میں فرمایا: ابراہیم بن حیان نے ابوجعفر محمد بن علی سے روایت کیا ہے اور ان سے وکیع نے روایت کیا ہے۔

ابن ابی حاتم نے فرمایا: میں نے اپنے والد گرامی کو یہ فرماتے ہوئے سنا اور ابن حبان نے الثِّقَات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین سے حدیث کا سماع کیا اور اِن سے محمد بن ربیعہ الکلابی اور وکیع بن الجراح نے روایت کیا ہے۔

٥. عَبْدُ اللهِ بْنُ حَسَنِ بْنِ حَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبِ الْقُرَشِيُّ الْهَاشِمِيُّ، أَبُوْ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ، وَأُمُّهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ (م١٤٥ھ):

قَالَ الْبُخَارِيُّ فِي التَّارِيْخِ الْكَبِيْرِ: عَبْدُ اللهِ بْنُ حَسَنِ بْنِ حَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، الْهَاشِمِيُّ. قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: رَأَيْتُهُ.(٢)

عبد اللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب القرشی الہاشمی، ابو محمد المدنی ہیں۔ آپ کی والدہ محترمہ حضرت فاطمہ بنت حسین بن علی (م ١٤٥ھ) ہیں۔

رَوٰى عَنْهُ: لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ، وَابْنُ عُلَيَّةَ، وَابْنُ أَبِي الْمَوَالِ، يَرْوِي

(١) ابن حجر العسقلاني في لسان الميزان، ١/٥٢، الرقم/١٢٤۔

(٢) البخاري في التاريخ الكبير، ٥/٧١، الرقم/١٨٠۔

عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ حُسَيْنٍ، وَأَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ.

امام بخاری نے ’التاریخ الکبیر‘ میں فرمایا: عبد اللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب الہاشمی ہیں۔ امام عبد الرزاق نے فرمایا: میں نے ان کی زیارت کی

لیث بن ابی سلیم، ابن عُلیہ اور ابن ابی الموال نے ان سے روایت کیا ہے۔ آپ اپنی والدہ محترمہ حضرت فاطمہ بنت حُسین ﷺ اور ابو بکر بن حزم سے روایت کرتے ہیں۔

وَقَالَ الذَّهَبِيُّ فِي تَارِيْخِ الْإِسْلَامِ: عَبْدُ اللهِ بْنُ حَسَنِ ابْنِ السَّيِّدِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ الْهَاشِمِيُّ الْعَلَوِيُّ، أَبُوْ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ.(١)

يَرْوِي عَنْ أَبَوَيْهِ. وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَلَهُ صُحْبَةٌ، وَعَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ طَلْحَةَ، وَهُوَ عَمُّهُ لِلْأُمِّ، وَعَنِ الْأَعْرَجِ، وَعِكْرِمَةَ.

وَعَنْهُ الثَّوْرِيُّ، وَرَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، وَابْنُ عُلَيَّةَ، وَأَبُوْ خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، وَمَالِكٌ، وَآخَرُوْنَ.

قَالَ الْوَاحِدِيُّ: كَانَ مِنَ الْعُبَّادِ، وَكَانَ لَهُ شَرَفٌ، وَعَارِضَةٌ، وَهَيْبَةٌ، وَلِسَانٌ شَدِيْدٌ، وَفَدَ عَلَى السَّفَّاحِ بِالْأَنْبَارِ.

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ الْجُمَحِيُّ: كَانَ ذَا مَنْزِلَةٍ مِنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فِي خِلَافَتِهِ، ثُمَّ أَكْرَمَهُ السَّفَّاحُ، وَوَهَبَ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ دِرْهَمٍ.

قَالَ أَبُوْ حَاتِمٍ، وَالنَّسَائِيُّ: ثِقَةٌ.

وَقَالَ الْوَاقِدِيُّ: عَاشَ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ سَنَةً.

(١) الذهبي في تاريخ الإسلام، ٩/١٩١۔

امام ذہبی نے 'تاریخ الاسلام' میں فرمایا: عبد اللہ بن حسن ابن السید الحسن بن علی بن ابی طالب الہاشمی العلوی ابومحمد المدنی ہیں۔

یہ اپنے والدین سے، عبد اللہ بن جعفر سے- جنہیں شرف صحبت حاصل رہا-، ابراہیم بن طلحہ سے- جو آپ کی والدہ کے چچا ہیں-، اعرج اور عکرمہ سے روایت کرتے ہیں۔

اور ان سے امام ثوری، روح بن قاسم، ابن علیہ، ابو خالد الاحمر، امام مالک اور دیگر ائمہ نے روایت کیا ہے۔

واحدی نے کہا ہے: آپ کا شمار بڑے عبادت گذاروں میں ہوتا تھا۔ آپ کو نہایت شرف ومنزلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا اور عزت وتکریم دی جاتی۔ آپ بارعب شخصیت کے مالک اور فصیح اللسان تھے۔

محمد بن سلام الجمحی نے فرمایا: آپ حضرت عمر بن عبد العزیز کے ہاں ان کی خلافت کے دور میں نہایت منزلت والے تھے۔ پھر (خلیفہ) السفاح نے آپ کا اکرام کیا اور آپ کو دس لاکھ درہم ہدیۃً پیش کیے۔

امام ابوحاتم اور امام نسائی نے فرمایا: یہ ثقہ ہیں۔

امام واقدی نے فرمایا: آپ ۷۲ سال زندہ رہے۔

اَلْحَدِيْثُ الثَّالِثُ

حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْحَاقَ التُّسْتَرِيُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ غَنَّامٍ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَا: ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوْقٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ حُسَيْنٍ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضي الله عنها، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُوْحٰى إِلَيْهِ

وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ، فَلَمْ يُصَلِّ الْعَصْرَ، حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ إِنَّ عَلِيًّا كَانَ فِي طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِكَ، فَارْدُدْ عَلَيْهِ الشَّمْسَ، قَالَتْ أَسْمَاءُ: فَرَأَيْتُهَا غَرَبَتْ، وَرَأَيْتُهَا طَلَعَتْ بَعْدَمَا غَرَبَتْ.(١)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

تیسری حدیث

ہمیں حسین ابن اسحاق التستری نے حدیث بیان کی، (انہوں نے فرمایا:) ہمیں عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا، (انہوں نے فرمایا:) ہمیں عبید بن غنام نے بیان کیا، (انہوں نے فرمایا:) ہمیں ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا۔ دونوں نے فرمایا: ہمیں عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا، انہوں نے فضیل بن مرزوق سے، انہوں نے ابراہیم بن حسن سے، انہوں نے حضرت فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہا سے، انہوں نے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت کیا، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی طرف وحی نازل ہو رہی تھی اور آپ ﷺ کا سرِاقدس حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گود میں تھا۔ چنانچہ وہ نمازِ عصر نہ پڑھ سکے، حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! علی تیری طاعت میں تھا اور تیرے رسول (ﷺ) کی طاعت میں تھا پس اس پر سورج پلٹا دے۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا: میں نے سورج کو دیکھا کہ غروب ہو چکا تھا اور پھر دیکھا کہ یہ غروب ہونے کے بعد (دوبارہ) طلوع ہو گیا۔

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١. اَلْحُسَيْنُ بْنُ إِسْحَاقَ الْتُسْتَرِيُّ:

الحسین بن اسحاق التستری

(١) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٤/١٤٧-١٥١، الرقم/٣٩٠، وذكره السيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/١٣٧۔

قَالَ الذَّهَبِيُّ فِي شَأْنِهِ فِي كِتَابِ تَارِيْخِ الْإِسْلَامِ: مُحَدِّثٌ، رَحَّالٌ ثِقَةٌ.[1]

امام ذہبی نے ان کے بارے میں اپنی کتاب تَارِيْخُ الإِسْلَام میں فرمایا: وہ محدث، (علم حدیث کے لیے) بہت زیادہ سفر کرنے والے اور ثقہ تھے۔

وَعُبَيْدُ بْنُ غَنَّامٍ هُوَ ابْنُ حَفْصِ بْنِ غَيَّاثٍ، ثِقَةٌ. وَثَّقَهُ مَسْلَمَةُ بْنُ قَاسِمٍ. وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُثْمَانُ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ، مِنْ رِجَالِ الصَّحِيْحَيْنِ.

عبید بن غنام ابن حفص بن غیاث ثقہ ہیں۔ انہیں مسلمہ بن قاسم نے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابو شیبہ کے دونوں بیٹے ابو بکر اور عثمان صحیحین کے رجال میں سے ہیں۔

وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوْسٰى أَيْضًا مِنْ رِجَالِ الصَّحِيْحَيْنِ وَثَّقُوْهُ.

وَفُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوْقٍ رَوٰى لَهُ مُسْلِمٌ وَالْأَرْبَعَةُ وَقَالَ ابْنُ حَجَرٍ فِي شَأْنِهِ فِي كِتَابِ التَّقْرِيْبِ: صَدُوْقٌ.[2]

وَإِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ، أَنَّ ابْنَ حِبَّانَ وَثَّقَهُ.

عبید اللہ بن موسیٰ بھی صحیحین کے رجال میں سے ہیں۔ محدثین نے انہیں بھی ثقہ قرار دیا ہے۔

فضیل بن مرزوق سے امام مسلم اور دیگر چاروں ائمہ حدیث نے روایت کیا ہے۔ ابن حجر العسقلانی نے اپنی کتاب التَّقْرِيب میں ان کے بارے میں فرمایا: یہ صدوق ہیں۔

ابراہیم بن حسن کو ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے۔

---

(١) الذهبي في تاريخ الإسلام، ٢١/١٥٧۔

(٢) ابن حجر في تقريب التهذيب، ١/٤٤٨، الرقم/٥٤٣٧۔

وَفِيْهِ تَنْبِيْهَانِ

اس میں دوتنبیہات ہیں:

اَلْأَوَّلُ: فِي الرِّوَايَةِ الثَّانِيَةِ كَانَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ عَلِيّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنْ أَسْمَاءَ وَفِي الرِّوَايَةِ الْأُوْلٰى: عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ، وَقَدْ سَمِعَ كُلٌّ مِنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ.

وَفَاطِمَةُ بِنْتُ الْحُسَيْنِ هِيَ أُمُّ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ الرَّاوِي عَنْهَا، فَكَأَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ أُمِّهِ وَمِنْ عَمَّتِهَا فَاطِمَةُ بِنْتُ عَلِيٍّ، فَرَوَاهُ مَرَّةً عَنْ أُمِّهِ وَمَرَّةً عَنْ عَمَّتِهَا وَقَدْ عَدَّ ذٰلِكَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ اضْطِرَابًا، وَلَيْسَ كَذٰلِكَ.(١)

اولاً: دوسری روایت میں ہے: ابراہیم بن حسن سے مروی ہے، انہوں نے حضرت فاطمہ بنت علی بن ابی طالب سے روایت کیا، انہوں نے حضرت اسماء ﷺ سے روایت کیا۔ پہلی روایت میں ہے: حضرت فاطمہ بنت حسین ﷺ سے مروی ہے ،انہوں نے حضرت اسماء بنت عمیس سے روایت کیا۔ ہر کسی نے حضرت فاطمہ بنتِ علی اور حضرت فاطمہ بنت حسین سے حدیث کی سماعت کی، انہوں نے حضرت اسماء بنت عمیس سے روایت کیا۔

فاطمہ بنت حسین ﷺ ابراہیم بن عبد اللہ بن حسن بن حسن کی والدہ ہیں۔ آپ سے روایت کرنے والے (بیٹے) نے گویا اس حدیث کو اپنی امی سے بھی اور اپنی پھوپھی فاطمہ بنت علی ﷺ سے بھی سنا۔ پھر اس کو ایک مرتبہ اپنی امی جان سے روایت کیا اور ایک دفعہ اپنی پھوپھی جان سے (اس لیے غلط فہمی کی بناء پر) ابن جوزی نے اسے مضطرب گردانا۔

(١) الصالحي في سبل الهدى والرشاد، ٩/٤٣٦

اَلثَّانِي: إِنَّ مِنْ رُوَاةِ الْحَدِيْثِ سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، رَوَاهُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مُوْسٰى، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوْقٍ، فَقَالَ: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ عَلِيٍّ، عَنْ أَسْمَاءَ رضي الله عنها.

دوسری تنبیہ یہ ہے کہ اس حدیث کے راویوں میں سے کچھ یہ ہیں: سعید بن مسعود، آپ نے اس حدیث کو عبید اللہ بن موسیٰ سے روایت کیا، انہوں نے فضیل بن مرزوق سے۔ انہوں نے فرمایا: عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن دینار سے مروی ہے، انہوں نے حضرت علی بن حسن سے، انہوں نے حضرت فاطمہ بنت علی رضي الله عنها سے، انہوں نے حضرت اسماء رضي الله عنها سے روایت کیا۔

اَلْحَدِيْثُ الرَّابِعُ

قَالَ الطَّبَرَانِيُّ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سِنَانٍ الْوَاسِطِيُّ، (حيلولة) وَقَالَ الإِمَامُ أَبُو الْحَسَنِ شَاذَانُ الْفَضْلِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْخُزَازِيُّ بِالْمَوْصِلِ قَالَا: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، ثَنَا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ عَلِيٍّ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضي الله عنها، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ كَادَ يُغْشَى عَلَيْهِ، فَأُنْزِلَ عَلَيْهِ يَوْمًا وَهُوَ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: صَلَّيْتَ الْعَصْرَ يَا عَلِيُّ؟ قَالَ: لَا، يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَدَعَا اللهَ فَرَدَّ عَلَيْهِ الشَّمْسَ، حَتّٰى صَلَّى الْعَصْرَ، قَالَتْ: فَرَأَيْتُ الشَّمْسَ طَلَعَتْ بَعْدَ مَا غَابَتْ، حِيْنَ رُدَّتْ، حَتّٰى صَلَّى الْعَصْرَ.(١)

---

(١) الطبراني في المعجم الكبير، ٢٤/١٤٧-١٥١، الرقم/٣٩٠، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٩٧۔

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ كُلَّهُ الطَّبَرَانِيُّ بِأَسَانِيْدَ وَرِجَالُ أَحَدِهَا رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

چوتھی حدیث

امام طبرانی نے فرمایا: ہمیں جعفر بن احمد بن سنان الواسطی (حیلولہ) نے حدیث بیان کی اور امام ابو الحسن شاذان الفضلی نے فرمایا: ہمیں ابو العباس احمد بن یحییٰ الخزازی نے موصل میں حدیث بیان کی۔ ان دونوں نے فرمایا: ہمیں علی بن منذر نے حدیث بیان کی، (اُنہوں نے کہا:) ہمیں فضیل بن مرزوق نے بیان کیا، انہوں نے ابراہیم بن حسن سے روایت کیا، انہوں نے حضرت فاطمہ بنت علی سے، انہوں نے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت کیا، انہوں نے فرمایا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر غشی کی سی کیفیت طاری ہو جاتی۔ چنانچہ ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہوئی جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گود میں (سر اقدس رکھ کر آرام فرما رہے) تھے۔ (بیدار ہونے کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی! تم نے عصر پڑھ لی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں، یا رسول اللہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے سورج کو ان پر پلٹا دیا حتیٰ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نمازِ عصر پڑھ لی۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب سورج کو واپس پلٹایا گیا، میں نے سورج کو دیکھا کہ وہ غروب ہونے کے بعد (دوبارہ) طلوع ہوا حتیٰ کہ اُنہوں نے عصر پڑھ لی۔

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس پوری روایت کو امام طبرانی نے مختلف اسانید کے ساتھ بیان کیا ہے اور ان میں سے ایک سند کے راوی صحیح (مسلم) کے راوی ہیں۔

وَقَالَ السُّيُوْطِيُّ: وَقَالَ شَاذَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ بَرْدٍ الْأَنْطَاكِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ

بْنِ أَبِي فُدَيْكٍ، فَذَكَرَهُ.(١)

اس چوتھی حدیث کے بارے میں امام سیوطی فرماتے ہیں کہ شاذان نے روایت کیا ہے: ہمیں ابو الحسن احمد بن عمیر نے حدیث بیان کی، (انہوں نے فرمایا:) ہمیں احمد بن الولید بن برد انطاکی نے یہ حدیث بیان کی، (انہوں نے فرمایا:) ہمیں محمد بن اسماعیل بن ابی فدیک نے یہ حدیث بیان کی۔ آگے انہوں نے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

وَأَمَّا رُوَاةُ الْحَدِيْثِ الرَّابِعِ الَّذِي ذَكَرَهُ السُّيُوْطِيُّ، فَمِنْهُمْ:

امام سیوطی کی روایت کردہ اس حدیث کے راویوں کا جہاں تک تعلق ہے، تو ان میں سے چند یہ ہیں:

١. **أَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ جَوْصَا أَبُو الْحَسَنِ الدِّمَشْقِيُّ:**

احمد بن عمیر بن جوصا ابو الحسن الدمشقی

أَحَدُ الْمُحَدِّثِيْنَ الْحُفَّاظِ، وَالرُّوَاةِ الأَيْقَاظِ، وَثَّقَهُ الطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ ابْنُ حَجَرٍ فِي اللِّسَانِ: صَدُوْقٌ، وَأَثْنٰى عَلَيْهِ الْأَئِمَّةُ.(٢)

وہ حفاظ محدثین اور ذہین وفہیم اور بیدار مغز راویوں میں سے تھے۔ امام طبرانی نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔

ابن حجر العسقلانی نے لِسَانُ الْمِيْزَان میں فرمایا: یہ صدوق ہیں اور ائمہ نے ان کی تعریف کی ہے۔

وَقَالَ الذَّهَبِيُّ فِي كِتَابِهِ تَارِيْخِ الإِسْلَامِ: هُوَ ثِقَةٌ، لَهُ غَرَائِبُ كَغَيْرِهِ،

(١) ذكره السيوطي في اللآليء المصنوعة/٣٠٩-٣١٠۔

(٢) ابن حجر العسقلاني في لسان الميزان، ١/٢٣٩، الرقم/٧٥٢۔

فَمَا لِلتَّضْعِيفِ عَلَيْهِ مَدْخَلٌ.(١)

امام ذہبی نے اپنی کتاب تاریخ الاسلام میں فرمایا: وہ ثقہ ہیں۔ دوسروں کی طرح ان کے بھی غرائب ہیں، لہٰذا انہیں ضعیف قرار نہیں دیا جا سکتا۔

٢. أَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ بَرْدٍ الْأَنْطَاكِيُّ:

قَدْ ذَكَرَهُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ، وَلَمْ يُجَرِّحْهُ، وَقَالَ: كَتَبَ عَنْهُ أُبَيٌّ.(٢)

وَذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّان فِي الثِّقَاتِ.

احمد بن الولید بن برد انطاکی کا ابن ابی حاتم نے ذکر کیا ہے اور ان پر کوئی جرح نہیں کی اور فرمایا: ان سے اُبَي نے روایات لکھی ہیں۔

امام ابن حبان نے الثِّقَات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

٣. مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِي فُدَيْكٍ – بِضَمِّ الْفَاءِ:

محمد بن اسماعیل بن ابی فدیک - فا پر ضمہ کے ساتھ۔

هُوَ مِنْ رِجَالِ الْأَئِمَّةِ السِّتَّةِ. قَالَ ابْنُ حَجَرٍ فِي تَرْجَمَتِهِ مِنْ حَرْفِ الْمِيْمِ مِنْ كِتَابِ التَّقْرِيْبِ: صَدُوْقٌ.

وہ ائمہ ستہ کے رجال میں سے ہیں۔ ابن حجر العسقلانی نے اپنی کتاب التَّقْرِيْب میں میم کے حرف کے تحت ان کے تعارف میں فرمایا: یہ صدوق ہیں۔

(١) الذهبي في تاريخ الإسلام، ٢٥/ ٤٦٦۔

(٢) ابن حجر العسقلاني في تقريب التهذيب، ١/ ٤٦٨، الرقم/ ٥٧٣٦۔

اَلْحَدِيْثُ الْخَامِسُ

قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ الْحَسَنِ الْخَفَّافُ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْفِطْرِيُّ، عَنْ عَوْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ جَعْفَرٍ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضي الله عنها، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم صَلَّى الظُّهْرَ بِالصَّهْبَاءِ، ثُمَّ أَرْسَلَ عَلِيًّا فِي حَاجَةٍ، فَرَجَعَ وَقَدْ صَلَّى النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم الْعَصْرَ، فَوَضَعَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم رَأْسَهُ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ، فَنَامَ، فَلَمْ يُحَرِّكْهُ، حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: اللّٰهُمَّ، إِنَّ عَبْدَكَ عَلِيًّا احْتَبَسَ بِنَفْسِهٖ عَلٰى نَبِيِّهٖ، فَرُدَّ عَلَيْهِ الشَّمْسَ. قَالَتْ: فَطَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ، حَتّٰى رُفِعَتْ عَلَى الْجِبَالِ وَعَلَى الْأَرْضِ، وَقَامَ عَلِيٌّ، فَتَوَضَّأَ، وَصَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ غَابَتْ، وَذٰلِكَ بِالصَّهْبَاءِ.(١)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

پانچویں حدیث

امام طبرانی نے فرمایا: ہمیں اسماعیل بن الحسن الخفاف نے حدیث بیان کی، (انہوں نے فرمایا:) ہمیں احمد بن صالح نے بیان کیا، (انہوں نے فرمایا:) ہمیں محمد بن ابی فدیک نے بیان کیا، (انہوں نے فرمایا:) مجھے محمد بن موسیٰ الفطری نے خبر دی، انہوں نے عون بن محمد سے، انہوں نے اُم جعفر سے، انہوں نے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقام صہبا میں نماز ظہر پڑھی، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کسی کام پر بھیج دیا جب وہ واپس آئے تو

(١) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٤٤/٢٤، الرقم/٣٨٢، وذكره السيوطي في الخصائص الكبرى، ١٣٧/٢۔

حضور نبی اکرم ﷺ نمازِ عصر پڑھ چکے تھے۔ آپ ﷺ نے اپنا سرِ اقدس حضرت علی کی گود میں رکھ دیا پھر آپ ﷺ سو گئے۔ حضرت علی ﷺ نے آپ ﷺ کو نہ ہلایا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! بے شک تیرے بندے علی نے خود کو تیرے نبی (کے آرام) کی خاطر روکے رکھا اس لیے تو اس پر سورج کو لوٹا دے۔ حضرت اسماء ﷺ نے فرمایا: سورج آپ پر طلوع ہو گیا حتیٰ کہ پہاڑوں اور زمین پر بلند ہو گیا۔ حضرت علی نے اُٹھ کر وضو کیا اور نمازِ عصر پڑھی، پھر سورج غروب ہو گیا۔ یہ واقعہ مقامِ صہبا میں پیش آیا۔

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

فَرُوَاةُ الْحَدِيْثِ الْخَامِسِ:

پانچویں حدیث کے راوی:

قَالَ الذَّهَبِيُّ: إِسْمَاعِيْلُ بْنُ الْحَسَنِ الْخَفَّافُ ثِقَةٌ.(1)

وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْقَصَّارُ، وَثَّقَهُ ابْنُ يُوْنُسَ.

وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ الْعَلَّافُ الْخَوْلَانِيُّ مِنْ رِجَالِ النَّسَائِيِّ، وَقَالَ ابْنُ حَجَرٍ فِي شَأْنِهِ فِي كِتَابِ التَّقْرِيْبِ: صَدُوْقٌ.

امام ذہبی نے فرمایا: اسماعیل بن الحسن الخفاف ثقہ ہیں۔

(دوسرے راوی) محمد بن عبید اللہ القصار کو ابن یونس نے ثقہ قرار دیا ہے۔

(تیسرے راوی) یحییٰ بن ایوب العلاف الخولانی امام نسائی کے راویوں میں سے ہیں۔ امام ابن حجر العسقلانی نے اپنی کتاب التَّقْرِیب میں ان کے بارے میں فرمایا: یہ صدوق ہیں۔

---

(1) ابن حجر العسقلاني في تقريب التهذيب، 1/588، الرقم/7509۔

اَلْحَدِيْثُ السَّادِسُ

وَقَالَ الطَّحَاوِيُّ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ بِهٖ.(١)

چھٹی حدیث

امام طحاوی نے فرمایا: ہمیں احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، (انہوں نے فرمایا:) ہمیں علی بن عبد الرحمٰن بن محمد بن مغیرہ نے حدیث بیان کی۔ (انہوں نے کہا:) ہمیں احمد بن صالح نے یہ حدیث بیان کی۔

اَلْفَائِدَةُ

قَالَ الْحَافِظُ الذَّهَبِيُّ فِي تَلْخِيْصِ كِتَابِ الْمَوْضُوْعَاتِ لِابْنِ الْجَوْزِيّ - بَعْدَ أَنْ أَوْرَدَ الْحَدِيْثَ مِنْ هٰذَا الطَّرِيْقِ-: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ تَفَرَّدَ بِهِ ابْنُ أَبِي فُدَيْکٍ، وَهُوَ صَدُوْقٌ، وَشَيْخُهُ الْفِطْرِيُّ أَيْضًا صَدُوْقٌ.(٢)

وَلٰكِنِ اعْتَرَضَ عَلٰى هٰذَا، فَذَكَر حَدِيْثَ: إِنَّ الشَّمْسَ لَمْ تُحْبَسْ لِأَحَدٍ إِلَّا لِيُوْشَعَ بْنِ نُوْنٍ. وَلَمْ يَذْكُرْ لَهٗ عِلَّةً غَيْرَ ذٰلِکَ.

حافظ ذہبی نے ابن الجوزی کی کتاب الْمَوْضُوْعَات کی تلخیص میں - اس حدیث کو اس طریق سے بیان کرنے کے بعد - فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ اسے صرف ابن ابی فدیک نے بیان کیا ہے۔ وہ صدوق ہیں۔ ان کے شیخ الفطری بھی صدوق ہیں۔

---

(١) الطحاوي في شرح مشكل الآثار، ٣/٩٤۔

(٢) الذهبي في تلخيص كتاب الموضوعات لابن الجوزي، ١/١١٩۔

لیکن انہوں نے اس بات پر اعتراض کیا اور پھر یہ حدیث بیان کی: بے شک سورج سوائے حضرت یوشع بن نون کے کسی کے لیے نہیں روکا گیا۔ آپ نے اس کے علاوہ اس کی کوئی اور علت بیان نہیں کی (اور یہ کوئی علت نہیں جیسے کہ گذشتہ بحث میں تفصیل سے بیان ہو چکا ہے)۔

اَلْحَدِيْثُ السَّابِعُ

حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ كَعْبٍ الدَّقَّاقُ بِالْمَوْصِلِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ جَابِرٍ الْأَوْدِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شَرِيْكٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُشَيْرٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ عَلِيٍّ الْأَكْبَرِ، فَقَالَتْ: حَدَّثَتْنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ ﷺ، فَذَكَرَهُ.[١]

ساتویں حدیث

ہمیں ابوالحسن علی بن اسماعیل بن کعب الدقاق نے موصل میں بیان کیا، (انہوں نے کہا:) ہمیں علی بن جابر الاودی نے بیان کیا، (انہوں نے کہا:) ہمیں عبد الرحمٰن بن شریک نے بیان کیا، (انہوں نے کہا:) ہمیں میرے والد نے بیان کیا، (انہوں نے کہا:) ہمیں عروہ بن عبد اللہ بن قشیر نے بیان کیا، انہوں نے کہا: میں فاطمہ بنت علی اکبر ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا: مجھے حضرت اسماء بنت عمیس ﷺ نے بیان کیا، پھر انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

١. فَأَمَّا عَلِيُّ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ كَعْبٍ، وَثَّقَهُ الْأَزْدِيُّ، كَمَا نَقَلَهُ عَنْهُ الْخَطِيْبُ.[٢]

(١) أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٢/ ٣١٤۔

(٢) الخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ١١/ ٣٤٥، الرقم/٦١٨٧۔

علی بن اسماعیل بن کعب کو امام ازدی نے ثقہ قرار دیا ہے۔ جیسا کہ خطیب بغدادی نے یہ ان سے نقل کیا ہے۔

٢. وَعَلِيُّ بْنُ جَابِرٍ الْأَوْدِيُّ بِفَتْحِ الْأَلِفِ وَسُكُوْنِ الْوَاوِ وَدَالٍ مُهْمَلَةٍ وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ.(١)

علی بن جابر الاودی - الف پر زبر، واؤ پر جزم اور نقطہ کے بغیر دال کے ساتھ - کو ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے۔

٣. وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شَرِيْكٍ، رَوٰى لَهُ الْبُخَارِيُّ فِي كِتَابِ الْأَدَبِ الْمُفْرَدِ.(٢)

عبد الرحمٰن بن شریک: امام بخاری نے الْأَدَبُ الْمُفْرَد میں ان سے روایت کیا ہے۔

وَقَالَ ابْنُ حَجرٍ فِي تَرْجَمَتِهٖ فِي حَرْفِ الْعَيْنِ مِنْ كِتَابِ التَّقْرِيْبِ: صَدُوْقٌ.(٣)

امام ابن حجر العسقلانی نے کتاب التَّقْرِیْب میں حرف عین کے تحت ان کے حالات زندگی میں فرمایا: وہ صدوق (بہت زیادہ سچ بولنے والے) ہیں۔

٤. وَأَبُوْهُ شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ النَّخْعِيُّ مِنْ رِجَالِ مُسْلِمٍ وَالْأَرْبَعَةِ، وَرَوٰى لَهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا.

وَقَالَ ابْنُ حَجَرٍ فِي تَرْجَمَتِهٖ فِي حَرْفِ الشِّيْنِ مِنْ كِتَابِ التَّقْرِيْبِ

---

(١) ابن حبان في الثقات، ٨/٤٧٤، الرقم/١٤٥٠٢۔

(٢) روى عنه البخاري في الأدب المفرد/٢٧٨، الرقم/٧٩٧۔

(٣) ابن حجر العسقلاني في تقريب التهذيب، ١/٣٤٢، الرقم/٣٨٩٣۔

صَدُوْقٌ، يُخْطِيءُ كَثِيْرًا، تَغَيَّرَ حِفْظُهُ مُنْذُ وُلِّيَ الْقَضَاءَ بِالْكُوْفَةِ، وَكَانَ عَادِلًا فَاضِلًا عَابِدًا شَدِيْدًا عَلٰى أَهْلِ الْبِدَعِ.(١)

ان کے والد شریک بن عبد اللہ النخعي امام مسلم اور اصحابِ سنن اَربعہ کے راویوں میں سے ہیں۔ امام بخاری نے ان کی روایت کو تعلیقاً بیان کیا ہے۔

امام ابن حجر العسقلانی نے کتاب التَّقْرِيْب میں حرفِ شین کے تحت ان کے حالات زندگی میں فرمایا: وہ صدوق (بڑے سچے) ہیں، (لیکن) بہت زیادہ خطا کرتے ہیں (بھول جاتے ہیں)۔ جب سے انہیں کوفہ کا گورنر بنایا گیا، ان کی یاد داشت میں تبدیلی آ گئی۔ وہ بڑے عادل، صاحب فضیلت، عبادت گزار اور اہلِ بدعت پر سختی کرنے والے تھے۔

٥. وَعُرْوَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُشَيْرٍ - بِضَمِّ الْقَافِ وَفَتْحِ الْمُعْجَمَةِ - مِنْ رِجَالِ أَبِي دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيِّ فِي الشَّمَائِلِ وَوَثَّقَهُ ابْنُ حَجَرٍ فِي تَرْجَمَتِهٖ فِي حَرْفِ الْعَيْنِ مِنْ كِتَابِ التَّقْرِيْبِ.(٢)

عروہ بن عبداللہ بن قشیر - قاف پر پیش نقطوں والی شین پر زبر کے ساتھ - امام ابو داود کے اور امام ترمذی کی شمائل کے رواۃ میں سے ہیں۔ امام ابن حجر نے کتاب التَّقْرِيْب میں حرف عین کے تحت ان کے حالات زندگی میں ان کو ثقہ قرار دیا ہے۔

٦. وَفَاطِمَةُ بِنْتُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَهِيَ مِنْ مَشْيَخَاتِ النَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَه، كَمَا ذَكَرَهَا ابْنُ حَجَرٍ فِي حَرْفِ الْفَاءِ فِي أَوَاسِطِ تَرْجَمَةِ النِّسَاءِ مِنْ تَقْرِيْبِ التَّهْذِيْبِ.(٣)

---

(١) ابن حجر العسقلاني في تقريب التهذيب، ١/٢٦٦، الرقم/٢٧٨٧۔
(٢) ابن حجر العسقلاني في تقريب التهذيب، ١/٣٨٩، الرقم/٤٥٦٥۔
(٣) ابن حجر العسقلاني في تقريب التهذيب، ١/٧٥١، الرقم/٨٦٥٤۔

فاطمہ بنت علی بن ابی طالب امام ابن ماجہ اور امام نسائی کی مشائخات میں سے ہیں جن کا تذکرہ امام ابن حجر العسقلانی نے تَقْرِيْبُ التَّهْذِيْب میں حرف فاء کے تحت خواتین کے حالات زندگی کی ابتداء میں کیا ہے۔

اَلْحَدِيْثُ الثَّامِنُ

وَقَالَ شَاذَانُ: حَدَّثَنا أَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْأَشْنَانِيُّ، حَدَّثَنا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِسْحَاقَ الرَّاشِدِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَالِمٍ، عَنِ الصَّبَّاحِ الْمَرْوَزِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ ابْنَةِ حُسَيْنٍ عَنْ أَسْمَاءَ ابْنَةِ عُمَيْسٍ رضي الله عنهم قَالَتْ: اشْتَغَلَ عَلِيٌّ رضي الله عنه مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فِي قِسْمَةِ الْغَنَائِمِ يَوْمَ خَيْبَرَ حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: يَا عَلِيُّ، صَلَّيْتَ الْعَصْرَ؟ قَالَ: لَا، يَا رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، بِمِثْلِ مَا تَكَلَّمَ بِهٖ قَبْلُ، وَرَجَعَتِ الشَّمْسُ إِلٰى مَغْرِبِهَا فَسَمِعْتُ لَهَا صَرِيْرًا كَالْمِنْشَارِ فِي الْخَشَبَةِ وَطَلَعَتِ الْكَوَاكِبُ.(١)

آٹھویں حدیث

شاذان نے کہا: ہمیں ابو جعفر محمد بن حسین اَشنانی نے بیان کیا، (انہوں نے کہا:) ہمیں اسماعیل بن اسحاق راشدی نے بیان کیا، (انہوں نے کہا:) ہمیں یحییٰ بن سالم نے صباح المروزی سے، انہوں نے عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن دینار سے، انہوں نے عبد اللہ بن حسن بن الحسن سے، انہوں نے اپنی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہما سے، انہوں نے حضرت اسماء

(١) السيوطي في اللآليء المصنوعة، ١/٣١٠-٣١١، والحلبي في السيرة الحلبية، ٢/١٠٤۔

بنت عمیس ﷺ سے روایت کیا ہے، وہ فرماتی ہیں: غزوۂ خیبر کے روز حضرت علی ﷺ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مالِ غنیمت کی تقسیم میں مشغول تھے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: اے علی! کیا تم نے نمازِ عصر پڑھ لی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں، یارسول اللہ۔ بقیہ گفتگو پہلے کی طرح فرمائی۔ (حضرت اسماء فرماتی ہیں:) سورج مغرب کی سمت لوٹ گیا تھا، پھر میں نے لکڑی میں آرا (چلنے) کی مانند اس کی آواز سنی اور ستارے بھی طلوع ہو چکے تھے۔

١. فَأَمَّا أَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْأَشْنَانِيُّ، قَالَ الدَّارَقُطْنِيُّ: هُوَ ثِقَةٌ مَأْمُوْنٌ، وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ: ثِقَةٌ، حُجَّةٌ.(١)

ابو جعفر محمد بن الحسین الاشنانی کے متعلق امام دارقطنی نے فرمایا: وہ ثقہ، قابلِ اعتماد ہیں۔ حسن بن سفیان نے کہا: وہ ثقہ اور حجت ہیں۔

٢. وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِيْنَارٍ مِنْ رِجَالِ الْبُخَارِيِّ وَأَبِيْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ.

٣. وَعَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ ﷺ قَالَ ابْنُ حَجَرٍ فِي تَرْجَمَتِهٖ مِنْ كِتَابِ التَّقْرِيْبِ: ثِقَةٌ، جَلِيْلُ الْقَدْرِ، مِنَ الْخَامِسَةِ، مَاتَ فِي أَوَائِلِ سَنَةِ خَمْسٍ وَأَرْبَعِيْنَ، وَلَهٗ خَمْسٌ وَسَبْعُوْنَ.(٢)

عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن دینار امام بخاری، ابو داود، ترمذی اور نسائی کے راویوں میں سے ہیں۔

عبد اللہ بن الحسن بن الحسن: امام ابن حجر کتاب التَّقْرِيْب میں ان کے حالات زندگی

---

(١) الذهبي في تاريخ الإسلام، ٢٦/ ٥٨١۔

(٢) ابن حجر العسقلاني في تقريب التهذيب، ١/ ٣٠٠، الرقم/ ٣٢٧٤۔

میں فرماتے ہیں: یہ ثقہ، جلیل القدر اور پانچویں درجہ میں سے ہیں۔ ۴۵ ہجری کے اوائل میں ۷۵ سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔

٤ . وَأَمَّا أُمُّهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ الْحُسَيْنِ رضي الله عنهما فَقَدْ تَقَدَّمَتْ وِثَاقَتُهَا.

قَوْلُ أَسْمَاءَ رضي الله عنها: فَسَمِعْتُ لَهَا – أَي لِلشَّمْسِ – صَرِيْرًا، هُوَ مِنْ بَابِ كَرَامَاتِ الْأَوْلِيَاءِ الَّتِي لَا تُنْكَرُ، وَلَا الْتِفَاتَ لِمَا ذَكَرَهُ ابْنُ تَيْمِيَّةَ فِي ذٰلِكَ.

ان کی والدہ فاطمہ بنت الحسین رضي الله عنهما کی ثقاہت کا بیان پہلے ہو چکا ہے۔

حضرت اَسماء رضي الله عنها کا بیان ہے: میں نے سورج کی سرسراہٹ سنی۔ یہ اولیاء کی کرامات کا حصہ ہے جن کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ ابن تیمیہ نے اس کے بارے میں جو کچھ بیان کیا ہے وہ لائقِ التفات نہیں۔

اَلْحَدِيْثُ التَّاسِعُ

وَحَدِيْثُ عَلِيٍّ رضي الله عنه فَقَدْ رُوِيَ بِأَسَانِيْدَ مِنْهَا.

قَالَ شَاذَانُ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ الْفَضْلِ النَّبْهَانِيُّ الطَّائِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَشِيْدٍ الْهَاشِمِيُّ الْخَرَاسَانِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنهم، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي: عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه، قَالَ: لَمَّا كُنَّا بِخَيْبَرَ سَهِرَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فِي قِتَالِ الْمُشْرِكِيْنَ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ وَكَانَ مَعَ صَلَاةِ الْعَصْرِ، جِئْتُهُ وَلَمْ أُصَلِّ صَلَاةَ الْعَصْرِ،

فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَأْسَهُ فِي حِجْرِي، فَنَامَ، فَاسْتَثْقَلَ، فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْعَصْرِ كَرَاهِيَةَ أَنْ أُوْقِظَكَ مِنْ نَوْمِكَ، فَرَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنَّ عَبْدَكَ عَلِيًّا تَصَدَّقَ بِنَفْسِهٖ عَلٰى نَبِيِّكَ، فَارْدُدْ عَلَيْهِ شُرُوْقَهَا. قَالَ: فَرَأَيْتُهَا عَلَى الْحَالِ فِي وَقْتِ صَلَاةِ الْعَصْرِ بَيْضًا نَقِيَّةً، حَتّٰى قُمْتُ وَتَوَضَّأْتُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْعَصْرِ، ثُمَّ غَابَتْ.(١)

نویں حدیث

حضرت علی ﷺ کی حدیث کئی اسانید کے ساتھ بیان ہوئی ہے۔ ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

شاذان نے کہا: ہمیں عبید اللہ بن فضل النبہانی الطائی نے بیان کیا، (انہوں نے کہا:) ہمیں عبید اللہ بن سعید بن کثیر بن عفیر نے بیان کیا، (انہوں نے کہا:) ہمیں ابو اسحاق ابراہیم بن رشید الہاشمی الخراسانی نے بیان کیا، (انہوں نے کہا:) ہمیں یحییٰ بن عبد اللہ بن الحسن بن الحسن بن علی بن ابی طالب ﷺ نے بیان کیا، انہوں نے کہا: مجھے میرے والد گرامی نے خبر دی، انہوں نے میرے دادا سے روایت کیا، انہوں نے علی بن ابی طالب ﷺ سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا: جب ہم خیبر کے مقام پر تھے تو رسول اللہ ﷺ مشرکین کے ساتھ جنگ کی حالت میں رات بھر جاگتے رہے۔ اگلے دن عصر کی نماز کے وقت میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ میں نے ابھی تک نمازِ عصر ادا نہیں کی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر انور میری گود میں رکھا اور استراحت فرما ہو گئے۔ آپ ﷺ کی نیند گہری ہو گئی اور آپ ﷺ بیدار نہ ہوئے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے آپ کو نیند سے بیدار کرنے کو

(١) الهندي في كنز العمال، ١٢/١٥٩، الرقم/٣٥٣٥٣۔

ناپسند جانتے ہوئے نمازِ عصر ادا نہیں کی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے دستِ اقدس اٹھائے اور دعا کی: یا اللہ! بے شک تیرے بندے علی نے خود کو تیرے نبی پر فدا کر دیا، تو اس پر سورج کی روشنی کو لوٹا دے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے سورج کو (دوبارہ) نمازِ عصر کے وقت پر روشن اور چمکدار دیکھا۔ میں اٹھا، وضو کیا پھر نمازِ عصر ادا کی۔ اس کے بعد سورج غروب ہو گیا۔

وَأَيْضًا قَالَ شَاذَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ بْنُ صُفْرَةَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَلَوِيُّ الطَّبَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْعَلَاءِ االرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيُّ، حَدَّثَنَا مُحِلُّ الضَّبِّيُّ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ النَّخْعِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ يَوْمَ الشُّوْرٰى: أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ، هَلْ فِيْكُمْ مَنْ رُدَّتْ لَهُ الشَّمْسُ غَيْرِي حِيْنَ نَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، وَجَعَلَ رَأْسَهٗ فِي حِجْرِي، حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ، فَانْتَبَهَ، فَقَالَ: يَا عَلِيُّ، صَلَّيْتَ الْعَصْرَ؟ فَقُلْتُ: اللّٰهُمَّ لَا، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ رُدَّهَا عَلَيْهِ، فَإِنَّهٗ كَانَ فِي طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِكَ.(١)

شاذان نے یہ بھی بیان کیا: ہمیں ابو الحسن بن صفرہ نے حدیث بیان کی، (انہوں نے کہا:) ہمیں حسن بن علی بن محمد العلوی الطبری نے حدیث بیان کی، (انہوں نے کہا:) ہمیں احمد بن العلاء الرازی نے حدیث بیان کی، (انہوں نے کہا:) ہمیں اسحاق بن ابراہیم التیمی نے حدیث بیان کی، (انہوں نے کہا:) ہمیں محل الضّبی نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابراہیم النخعی سے روایت کیا، انہوں نے علقمہ سے، انہوں نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انہوں نے بیان کیا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شوریٰ کے دن فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا آپ لوگوں میں میرے سوا کوئی ہے جس کے لیے اس وقت سورج لوٹایا گیا جب

(١) السيوطي في اللآليء المصنوعة، ١/٣١٢۔

رسول اللہ ﷺ آرام فرما تھے اور آپ ﷺ کا سر اقدس میری گود میں تھا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ آپ ﷺ بیدار ہوئے اور پوچھا: اے علی! کیا تو نے نمازِ عصر ادا کر لی ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ ﷺ نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا: اے اللہ! علی کے لیے سورج لوٹا دے، بے شک وہ تیری اطاعت اور تیرے رسول (ﷺ) کی اطاعت میں تھا۔

وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيُّ إِنْ كَانَ هُوَ الْمُعْدِلُ الْأَصْبَهَانِيُّ الْمُكَنّٰى بِأَبِي عُثْمَانَ، وَاسْمُ جَدِّهٖ زَيْدُ بْنُ سَلَمَةَ، فَقَدْ قَالَ الذَّهَبِيُّ فِي تَارِيْخِهِ الْكَبِيْرِ: ثِقَةٌ، مَأْمُوْنٌ، هُوَ ابْنُ مُحْرِزٍ، وَثَّقَهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَعِيْنٍ، وَقَالَ أَبُوْ حَاتِمٍ وَالنَّسَائِيُّ: لَا بَأْسَ بِهٖ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِ الإِسْنَادِ لَا يُسْأَلُ عَنْهُمْ.

اسحاق بن ابراہیم التیمی جو معدل الاصبہانی ہیں جن کی کنیت ابو عثمان ہے۔ ان کے دادا کا نام زید بن سلمہ ہے۔ امام ذہبی نے التاریخ الکبیر میں کہا: وہ ثقہ اور قابل اعتماد ہیں۔ وہ ابن محرز ہیں۔ امام احمد اور ابن معین نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابو حاتم اور نسائی نے کہا: (ان سے اخذ شدہ روایت میں) کوئی مضائقہ نہیں اور سند کے باقی راویوں کے بارے میں کوئی سوال نہیں۔

اَلْحَدِيْثُ الْعَاشِرُ

حَدِيْثُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رضي الله عنهما: قَالَ الْخَطِيْبُ فِي كِتَابِ تَلْخِيْصِ الْمُتَشَابِهِ، حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ النَّيْسَابُوْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَمَّادٍ.

(حَيْلُوْلَةَ) وَقَالَ الإِمَامُ الدُّوْلَابِيُّ فِي الْحَدِيْثِ، مَا أَسْنَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيْهَا الْحُسَيْنِ مِنْ كِتَابِ الذُّرِّيَّةِ الطَّاهِرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ

إِبْرَاهِيْمَ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ حُسَيْنٍ ﷺ، عَنِ الْحُسَيْنِ ﷺ، قَالَ: كَانَ رَأْسُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ، وَكَانَ يُوْحٰى إِلَيْهِ، فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ، قَالَ: يَا عَلِيُّ، صَلَّيْتَ الْعَصْرَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنَّکَ تَعْلَمُ أَنَّهُ کَانَ فِي حَاجَتِکَ وَحَاجَةِ رَسُوْلِکَ، فَرُدَّ عَلَيْهِ الشَّمْسَ، فَرَدَّهَا عَلَيْهِ، فَصَلّٰى، وَغَابَتِ الشَّمْسُ. (١)

دسویں حدیث

حضرت حسین بن علی ﷺ کی حدیث: خطیب بغدادی نے کتاب **تَلْخِيْصُ الْمُتَشَابِه** میں کہا: ہمیں یوسف بن یعقوب النیشاپوری نے حدیث بیان کی، (انہوں نے کہا:) ہمیں عمرو بن حماد نے حدیث بیان کی، امام دولابی نے کتاب **الذُّرِّيَّةُ الطَّاهِرَة** میں اس حدیث کے بارے میں کہا ہے جس کو فاطمہ بنت حسین ﷺ نے اپنے والد حضرت حسین ﷺ سے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا: مجھے اسحاق بن یونس نے حدیث بیان کی، (انہوں نے کہا:) ہمیں سوید بن سعید نے حدیث بیان کی، انہوں نے مطلب بن زیاد سے روایت کیا، انہوں نے ابراہیم بن حیان سے، انہوں نے عبد اللہ بن حسن سے، انہوں حضرت فاطمہ بنت حسین ﷺ سے، انہوں نے حضرت حسین ﷺ سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا سر انور حضرت علی ﷺ کی گود میں تھا اور آپ ﷺ پر وحی نازل ہو رہی تھی۔ جب نزولِ وحی کی کیفیت ختم ہوئی تو آپ ﷺ نے پوچھا: اے علی! کیا تم نے نمازِ عصر ادا کر لی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں، آپ ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! تو جانتا ہے کہ وہ تیرے اور تیرے رسول (ﷺ) کے کام میں مصروف تھا، سو اس کے لیے سورج کو لوٹا دے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے سورج کو لوٹا دیا، انہوں نے نماز عصر ادا کی اور پھر سورج غروب ہو گیا۔

---

(١) الدولابي في الذرية الطاهرة/٩١، الرقم/١٦٤۔

اَلْحَدِيْثُ الْحَادِي عَشَرَ

وَحَدِيْثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه فَرَوَاهُ ابْنُ مَرْدَوَيْهِ وَابْنُ شَاهِيْنَ وَابْنُ مَنْدَه، قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرَاهِيْجَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه نَامَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ رضي الله عنه، وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى الْعَصْرَ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم دَعَا لَهُ، فَرُدَّتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ، حَتّٰى صَلّٰى، ثُمَّ غَابَتْ ثَانِيَةً.(١)

گیارہویں حدیث

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو امام ابن مردویہ، ابن شاہین اور ابن مندہ نے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا: ہمیں ابو الحسن احمد بن عمیر نے خبر دی، (انہوں نے کہا:) ہمیں ابراہیم بن سعید الجوہری نے حدیث بیان کی، (انہوں نے کہا:) ہمیں یحیٰی بن یزید بن عبد الملک نے حدیث بیان کی، انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا، انہوں نے داود بن فراہیج سے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محو استراحت ہو گئے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر انور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گود میں تھا اور انہوں نے ابھی نماز عصر ادا نہیں کی تھی، یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (آرام کے بعد) قیام فرما ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے دعا کی۔ پس ان کے لیے سورج لوٹا دیا گیا یہاں تک کہ انہوں نے نماز ادا کر لی۔ پھر سورج دوبارہ غروب ہو گیا۔

---

(١) ابن مردويه في مناقب علي بن أبي طالب رضي الله عنه، الفصل الثاني عشر: حديث ردّ الشمس/١٤٥، الرقم/١٧٦۔

وَعَنْ عَمَّارَةَ بْنِ فَيْرُوْزَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ حِيْنَ انْصَرَفَ مِنَ الْعَصْرِ، وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَرِيْبًا مِنْهُ، وَلَمْ يَكُنْ عَلِيٌّ أَدْرَكَ الْعَصْرَ، فَاقْتَرَبَ عَلِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم، فَأَسْنَدَهُ إِلٰى صَدْرِهٖ، فَلَمْ يُسَرَّ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ، فَالْتَفَتَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَنَا لَمْ أُصَلِّ الْعَصْرَ، وَقَدْ غَابَتِ الشَّمْسُ. فَقَالَ: اللّٰهُمَّ ارْدُدِ الشَّمْسَ عَلٰى عَلِيٍّ حَتّٰى يُصَلِّيَ، فَرَجَعَتِ الشَّمْسُ لِمَوْضِعِهَا الَّذِي كَانَتْ فِيْهِ، حَتّٰى صَلّٰى عَلِيٌّ.(١)

وَحَسَّنَهُ الإِمَامُ السُّيُوْطِيُّ فِي رِسَالَةِ الدُّرَرِ الْمُنْتَثِرَةِ فِي الْأَحَادِيْثِ الْمُشْتَهِرَةِ.

عمارہ بن فیروز حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نمازِ عصر سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہونے لگی۔ اس وقت حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب تھے اور انہوں نے ابھی نماز عصر ادا نہیں کی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزید قریب ہوئے اور آپ کا سر مبارک اپنے سینے سے لگا لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی کی کیفیت ختم نہ ہوئی تھی کہ سورج غروب ہو گیا۔ (نزولِ وحی کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے توجہ فرمائی اور پوچھا: یہ کون ہے؟ حضرت علی نے عرض کیا: (یارسول اللہ) میں نے نمازِ عصر ادا نہیں کی، جب کہ سورج غروب ہو چکا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! علی پر سورج کو لوٹا دے تا کہ یہ نماز ادا کر سکے۔ پس سورج اپنے اس مقام سے جہاں پر وہ تھا واپس آیا یہاں تک

---

(١) السيوطي في اللآليء المصنوعة، مناقب خلفاء الأربعة، ٣٠٩/١ وأيضاً في الدر المنتثرة في الأحاديث المشتهرة، فصل في أشياء لم تدخل في الحروف/١٩٣۔

کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز ادا کی۔

اسے امام سیوطی نے رِسَالَةِ الدُّرَرِ الْمُنْتَثِرَةِ فِي الْأَحَادِيْثِ الْمُشْتَهِرَةِ میں حسن قرار دیا ہے۔

اَلْحَدِيْثُ الثَّانِي عَشَرَ

وَحَدِيْثُ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ فَرَوَاهُ الْحَافِظُ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَحْمَدَ، أَبُو الْقَاسِمِ الْحَسْكَانِيُّ الْفَقِيْهُ الْقَاضِي النَّيْسَابُوْرِيُّ وَهٰذَا نَصُّ حَدِيْثِهٖ:

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الْجُرْجَانِيُّ كِتَابَةً: أَنَّ أَبَا طَاهِرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ الْوَاعِظَ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُتَيَّمٍ، أَنْبَأَنَا الْقَاسِمُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِيْهِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيْهِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيْهِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہما: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَإِذَا رَأْسُهٗ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ وَقَدْ غَابَتِ الشَّمْسُ، فَانْتَبَهَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَقَالَ: يَا عَلِيُّ، صَلَّيْتَ الْعَصْرَ؟ قَالَ: لَا، يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا صَلَّيْتُ، كَرِهْتُ أَنْ أَضَعَ رَأْسَكَ مِنْ حِجْرِي، وَأَنْتَ وَجِعٌ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: يَا عَلِيُّ، ادْعُ اللهَ أَنْ يَرُدَّ عَلَيْكَ الشَّمْسَ. فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ادْعُ أَنْتَ وَأَنَا أُؤَمِّنُ، فَقَالَ: يَا رَبِّ، إِنَّ عَلِيًّا كَانَ فِي طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِكَ فَارْدُدْ عَلَيْهِ الشَّمْسَ. قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ: فَوَاللهِ، لَقَدْ سَمِعْتُ لِلشَّمْسِ صَرِيْرًا كَصَرِيْرِ

الْبُكْرَةِ، حَتّٰى رَجَعَتْ بَيْضًا نَقِيَّةً.[(١)]

بارہویں حدیث

حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ کی حدیث: اسے حافظ عبید اللہ بن عبد اللہ بن احمد اور ابو القاسم الحسکانی فقیہ قاضی النیشاپوری نے روایت کیا ہے۔ ان کی حدیث کا متن درج ذیل ہے:

ہمیں محمد بن اسماعیل الجرجانی نے لکھ کر خبر دی کہ ابو طاہر محمد بن علی الواعظ نے انہیں خبر دی، انہوں نے کہا: ہمیں محمد بن احمد بن متیم منعم نے خبر دی، انہوں نے کہا کہ ہمیں قاسم بن جعفر بن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب علیہم السلام نے خبر دی، (انہوں نے کہا:) مجھے میرے والد نے حدیث بیان کی، انہوں نے اپنے محمد سے روایت کیا، انہوں نے اپنے والد عبد اللہ سے، انہوں نے اپنے والد عمر سے روایت کیا، انہوں نے کہا: حضرت حسین بن علی علیہما السلام نے فرمایا: میں نے حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ کو سنا کہ وہ بیان کر رہے تھے: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو (دیکھا کہ) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر انور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گود میں ہے اور سورج غروب ہو چکا ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہوئے تو پوچھا: اے علی! کیا تم نے نمازِ عصر پڑھی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! نہیں، میں نے نماز نہیں پڑھی۔ میں نے ناپسند جانا کہ آپ کا سر انور اپنی گود سے رکھ دوں اور آپ کو ئی تکلیف ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی! اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ وہ تیرے لیے سورج کو لوٹا دے۔ حضرت علی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ دعا کریں اور میں آمین کہتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی: اے میرے رب! بے شک علی تیری اور تیرے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اطاعت میں تھا، پس تو اس کے لیے سورج کو پھیر دے۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے سورج کے پھرنے کی آواز چرخی کی آواز کی مانند سنی یہاں تک کہ وہ سفید اور چمکدار حالت میں لوٹ آیا۔

---

(١) ابن كثير في البداية والنهاية، ٦/ ٨٤۔

فَائِدَةٌ مُهِمَّةٌ

قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ فِي آخِرِ الْجُزْءِ السَّابِعِ، وَبِهِ يَتِمُّ، كِتَابُ لِسَانِ الْمِيْزَانِ، مَا حَاصِلُهُ.(١)

إِنَّ الرَّاوِيَ إِذَا لَمْ يُوْجَدْ لَهُ تَرْجَمَةٌ فِي مُخْتَصَرِ التَّهْذِيْبِ وَلَا فِي لِسَانِ الْمِيْزَانِ فَهُوَ إِمَّا ثِقَةٌ أَوْ مَسْتُوْرٌ وَلَفْظُهُ: فَإِنْ لَمْ يَجِدْهُ، لَا هٰهُنَا، فَهُوَ إِمَّا ثِقَةٌ، أَوْ مَسْتُوْرٌ.

اہم فائدہ

حافظ ابن حجر العسقلانی نے ساتویں جزء کے آخر میں کتاب لِسَانُ الْمِيْزَان کے اختتام پر فرمایا۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جب کسی کے حالات زندگی نہ تو مُخْتَصَرُ التَّهْذِيْب میں ہوں اور نہ ہی لِسَانُ الْمِيْزَان میں تو سمجھ لیں کہ وہ راوی یا تو معتمد علیہ ہے یا پوشیدہ حال ہے۔ ان کے الفاظ یہ ہیں: اگر اس سے کسی راوی کا تذکرہ نہ ملے تو وہ یا تو ثقہ ہے یا پوشیدہ حال ہے۔

وَقَدْ رَاجَعْتُ كِتَابَ تَقْرِيْبِ التَّهْذِيْبِ، وَتَعْجِيْلِ الْمَنْفَعَةِ، وَلِسَانِ الْمِيْزَانِ، وَالْكُتُبِ الثَّلاثَةِ لِلْحَافِظِ ابْنِ حَجَرٍ، وَتَرْتِيْبِ ثِقَاتِ الْعَجَلِيِّ، وَثِقَاتِ ابْنِ حِبَّانَ، وَكِلاهُمَا لِلْحَافِظِ أَبِي الْحَسَنِ الْهَيْثَمِيِّ، فَلَمْ أَظْفَرْ بِتَرَاجِمِ الْجَمَاعَةِ، الَّذِيْنَ بَيَّضْتُ لَهُمْ.

قَدْ عَلِمْنَا مَا أَسْلَفْنَاهُ مِنْ كَلامِ الْحُفَّاظِ فِي حُكْمِ هٰذَا الْحَدِيْثِ،

(١) ابن حجر العسقلاني في لسان الميزان، ٧/٥٣٥، الرقم/٥٩٩١۔

وَتَبَيَّنَ لَنا حَالُ رِجَالِهِ، وَإِنَّهُ لَيْسَ فِيْهِمْ مُتَّهَمٌ، وَلَا مَنْ أَجْمَعَ عَلٰى تَرْكِهِ. وَلَاحَ لَنَا ثُبُوْتُ الْحَدِيْثِ وَعَدَمُ بُطْلَانٍ، وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا الْجَوَابُ عَمَّا أُعِلَّ بِهِ، وَقَدْ أَعَلَّ بِأُمُوْرٍ ابْنُ الْجَوْزِيِّ.

میں نے حافظ ابن حجر العسقلانی کی تینوں کتابوں: تَقْرِيْبُ التَّهْذِيْب، تَعْجِيْلُ الْمَنْفَعَة، لِسَانُ الْمِيْزَان' اور حافظ ابو الحسن ہیثمی کی دونوں کتابوں: تَرْتِيْبُ ثِقَاتِ الْعَجَلِيّ، ثِقَاتُ ابْنِ حِبَّان کا مطالعہ کیا ہے مگر میں نے ان میں راویوں کی اس جماعت کے حالات نہیں پائے جن کا ذکر میں نے تحریراً کیا ہے۔

اس حدیث کے حکم کی نسبت حفاظ الحدیث ائمہ کے گزشتہ اقوال کے بارے میں ہم نے خوب جان لیا ہے اور اس کے رواۃ کا حال ہمارے سامنے واضح ہو چکا ہے۔ ان میں سے کوئی راوی تہمت زدہ نہیں اور نہ کسی راوی کے متروک ہونے پر سب کا اجماع ہے۔ سو اس حدیث کا ثبوت اور عدم بطلان واضح ہو چکا ہے اور صرف اس قول کا جواب باقی ہے جس میں اسے معلل قرار دیا گیا ہے۔ علامہ ابن جوزی نے چند اُمور کے باعث اس میں علت بیان کی ہے۔

اَلْأَمْرُ الْأَوَّلُ

مِنْ جِهَةِ بَعْضِ رِجَالِ طُرُقِهِ، فَرَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ مِنْ طَرِيْقِ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوْقٍ، وَأَعَلَّهُ بِهِ، ثُمَّ نَقَلَ عَنِ ابْنِ مَعِيْنٍ تَضْعِيْفَهُ، وَأَنَّ ابْنَ حِبَّانَ قَالَ فِيْهِ: يُحَدِّثُ بِالْمَوْضُوْعَاتِ، وَيُخْطِيءُ عَلَى الثِّقَاتِ، انْتَهٰى.

فَأَقُوْلُ: فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوْقٍ مِنْ رِجَالِ مُسْلِمٍ، وَثَّقَهُ السُّفْيَانَانِ وَابْنُ مَعِيْنٍ، كَمَا نَقَلَهُ عَنْهُ ابْنُ أَبِي خَيْثَمَةَ، وَنَقَلَ عَنْهُ عَبْدُ الْخَالِقِ بْنُ مَنْصُوْرٍ أَنَّهُ

قَالَ فِيْهِ: صَالِحُ الْحَدِيْثِ. وَقَالَ الإِمَامُ أَحْمَدُ: لَا أَعْلَمُ عَنْهُ إِلَّا خَيْرًا، وَقَالَ الْعِجْلِيُّ: هُوَ جَائِزُ الْحَدِيْثِ، صَدُوْقٌ، وَقَالَ ابْنُ عَدِيٍّ: أَرْجُوْ أَنَّهُ لَابَأْسَ بِهِ. وَذَكَرَهُ الْبُخَارِيُّ فِي التَّارِيْخِ وَلَمْ يُضَعِّفْهُ، وَقَالَ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ عَنْ أَبِيْهِ: صَالِحُ الْحَدِيْثِ، صَدُوْقٌ، يَهِمُ كَثِيْرًا، نَقَلَ جَمِيْعَ ذٰلِكَ شَيْخُ الْإِسْلَامِ ابْنُ حَجَرٍ فِي تَهْذِيْبِ التَّهْذِيْبِ.(١)

پہلا امر

بعض راویوں کے اعتبار سے حدیث مذکور کے کئی طرق ہیں، اس حدیث کو علامہ ابن جوزی نے فضیل بن مرزوق کے طریق سے روایت کیا ہے اور اسے اس طریق سے معلل قرار دیا ہے۔ پھر ابن معین کا اسے ضعیف قرار دینا نقل کیا ہے۔ ابن حبان نے اس راوی کے بارے میں کہا ہے کہ یہ موضوع احادیث روایت کرتا ہے اور ثقہ راویوں کے برعکس خطا کھاتا ہے۔

میری رائے ہے کہ فضیل بن مرزوق مسلم کے رواۃ میں سے ہیں۔ دونوں سفیان (سفیان بن عیینہ اور سفیان الثوری) اور ابن معین نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے، جیسا کہ ان سے ابن ابی خیثمہ اور عبد الخالق بن منصور نے روایت کیا ہے۔ انہوں نے ان کے بارے میں کہا ہے: یہ روایت حدیث کے قابل ہیں۔ امام احمد نے کہا: میں تو ان کے بارے میں خیر کے سوا کچھ نہیں جانتا۔ امام العجلی کہتے ہیں: ان سے روایتِ حدیث جائز ہے۔ یہ صدوق (انتہائی سچے) ہیں۔ ابن عدی نے کہا: میں امید رکھتا ہوں کہ ان سے روایت حدیث میں کوئی حرج

(١) ابن أبي حاتم في الجرح والتعديل، ٧/٧٥، وأبو حفص الواعظ، ١/١٨٥، الرقم/١١٢٢، والعجلي في معرفة الثقات، ٢/٢٠٨، الرقم/١٤٨٨، وابن حجر العسقلاني في تهذيب التهذيب، ٨/٢٦٨، الرقم/٥٤٦۔

نہیں۔ امام بخاری نے التاریخ میں ان کا تذکرہ کیا ہے اور انہیں ضعیف قرار نہیں دیا۔ امام ابن ابی حاتم نے اپنے والد سے یہ قول روایت کیا ہے: یہ روایت حدیث کے قابل ہیں، بڑے سچے ہیں، بہت زیادہ وہم کرتے ہیں۔ یہ سب شیخ الاسلام ابن حجر نے تَهْذِيْبُ التَّهْذِيْب میں نقل کیا ہے۔

اَلْأَمْرُ الثَّانِي

ثُمَّ ذَكَرَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ: أَنَّ ابْنَ شَاهِيْنَ رَوَاهُ عَنْ شَيْخِهِ ابْنِ عُقْدَةَ مِنْ طَرِيْقِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شَرِيْكٍ. قَالَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ: وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ فِيْهِ أَبُوْ حَاتِمٍ: وَاهِيُ الْحَدِيْثِ، انتهى.

فَأَقُوْلُ: عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هٰذَا ذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ[1]. وَقَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ فِي تَرْجَمَتِهِ مِنْ كِتَابِ التَّقْرِيْبِ: صَدُوْقٌ[2]. ثُمَّ قَالَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ: وَأَنَا لَا أَتَّهِمُ بِهٰذَا إِلَّا ابْنَ عُقْدَةَ، فَإِنَّهُ كَانَ رَافِضِيًّا. فَإِنْ كَانَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ يَتَّهِمُهُ بِأَصْلِ الْحَدِيْثِ، فَالْحَدِيْثُ مَعْرُوْفٌ قَبْلَ وُجُوْدِ ابْنِ عُقْدَةَ، وَإِنْ كَانَ أَرَادَ الطَّرِيْقَ، الَّذِي رَوَاهُ ابْنُ شَاهِيْنَ عَنْهُ، فَابْنُ عُقْدَةَ لَمْ يَتَفَرَّدْ بِهِ، بَلْ تَابَعَهُ غَيْرُهُ.

دوسرا امر

پھر ابن جوزی نے ذکر کیا ہے کہ ابن شاہین نے اس حدیث کو عبد الرحمٰن بن شریک کے طریق سے اپنے شیخ ابن عقدہ سے روایت کیا ہے۔ علامہ ابن جوزی نے کہا: عبد الرحمٰن کے

(١) ابن حبان في الثقات، ٨/٣٧٥، الرقم/١٣٩٥٣۔

(٢) ابن حجر العسقلاني في تقريب التهذيب، ١/٣٤٢، الرقم/٣٨٩٣۔

بارے میں ابو حاتم نے کہا: یہ روایتِ حدیث میں کمزور ہیں۔

میں کہتا ہوں: عبد الرحمٰن وہ ہیں جن کا تذکرہ ابن حبان نے الثِّقَات میں کیا ہے۔ حافظ ابن حجر نے کتاب التَّقْرِیْب میں ان کے حالات زندگی میں فرمایا: یہ صدوق ہیں۔ امام ابن جوزی نے فرمایا: میں ابن عقدہ کے علاوہ کسی کو تہمت زدہ قرار نہیں دیتا، کیونکہ وہ رافضی تھے۔ اگر ابن جوزی ان کو اس حدیث کی اصل کے حوالے سے متہم قرار دیتے ہیں، تو حدیث تو ابن عقدہ کے وجود سے قبل بھی معروف تھی اور اگر ان کی مراد سند کا وہ طریق ہے جس میں ابن شاہین نے ان سے روایت کیا ہے تو ابن عقدہ اس کو روایت کرنے میں تنہا نہیں، بلکہ ان کے علاوہ دیگر نے بھی اس حدیث کی متابعت میں روایت کیا ہے۔

قَالَ شَاذَانُ الْفَضْلِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ كَعْبٍ الدَّقَّاقُ بِالْمَوْصِلِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ جَابِرٍ الْأَوْدِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شَرِيْكٍ بِهٖ.

فَأَمَّا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدٍ وَعَلِيُّ بْنُ جَابِرٍ، هُمَا ثِقَتَانِ، وَثَّقَ الْأَوَّلَ أَبُو الْفَتْحِ الْأَزْدِيُّ، وَالثَّانِي ابْنُ حِبَّانَ.

قَالَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ: وَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ مَرْدَوَيْهِ مِنْ طَرِيْقِ دَاوُدَ بْنِ فَرَاهِيْجَ وَقَالَ: وَقَدْ ضَعَّفَهُ شُعْبَةُ، انتهى.

فَأَقُوْلُ: نَقَلَ ابْنُ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ مَعِيْنٍ أَنَّهُ قَالَ: لَا بَأْسَ بِهٖ وَكَذَا قَالَ الْعِجْلِيُّ وَوَثَّقَهُ أَيْضًا يَحْيَى الْقَطَّانُ. وَقَالَ أَبُوْحَاتِمٍ: ثِقَةٌ، صَدُوْقٌ. وَذَكَرَهُ أَيْضًا ابْنُ حِبَّانَ فِي كِتَابِ الثِّقَاتِ، وَرَوٰى لَهُ فِي صَحِيْحِهٖ. وَقَالَ ابْنُ عَدِيٍّ:

لَا أَرَى بِمِقْدَارِ مَا يَرْوِيهِ بَأْسًا.(١)

وَقَالَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ: هُوَ صَالِحُ الْحَدِيثِ.

شاذان الفضلی نے کہا: ہمیں ابو الحسن علی بن سعید بن کعب الدقاق نے موصل میں حدیث بیان کی، (انہوں نے کہا:) ہمیں علی بن جابر الاودی نے حدیث بیان کی، (انہوں نے کہا:) ہمیں عبد الرحمٰن بن شریک نے یہ حدیث بیان کی۔

علی بن سعید اور علی بن جابر دونوں معتبر ہیں۔ پہلے کو ابو الفتح الازدی نے اور دوسرے کو ابن حبان نے معتبر قرار دیا ہے۔

علامہ ابن جوزی نے کہا ہے: اس حدیث کو ابن مردویہ نے داود بن فراہیج کے طریق سے روایت کیا اور کہا: اسے شعبہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔

میں کہتا ہوں: ابن عدی نے ابن معین سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا: ان سے روایت لینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اسی طرح العجلی نے کہا ہے۔ یحییٰ بن قطان نے بھی انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ ابو حاتم نے کہا: یہ معتمد علیہ ہیں اور صدوق (انتہائی سچے) ہیں۔ ابن حبان نے بھی کتاب الثِّقَات میں ان کا تذکرہ کیا ہے اور اپنی الصحیح میں ان کی حدیث کو روایت کیا ہے۔ ابن عدی نے کہا: جس قدر احادیث انہوں نے روایت کی ہیں میں ان میں کوئی خرابی نہیں دیکھتا۔

امام احمد نے کہا: وہ روایت حدیث کے قابل ہیں۔

اَلْأَمْرُ الثَّالِثُ

قَالَ ابْنُ الْجَوْزَقَانِيّ وَابْنُ الْجَوْزِيّ وَالذَّهَبِيُّ – فِي مُخْتَصَرِ

(١) ابن عدي الكامل في ضعفاء الرجال، ٣/٨١، وابن أبي حاتم في الجرح والتعديل، ٣/٤٢٢، الرقم/١٩٢٣، وذكره ابن حبان في الثقات، ٤/٢١٦۔

الْمَوْضُوْعَات -: يَقْدَحُ فِي صِحَّةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا جَاءَ فِي الْأَحَادِيْثِ الصَّحِيْحَةِ: مِنْ أَنَّ الشَّمْسَ لَمْ تُحْبَسْ لِأَحَدٍ إِلَّا لِيُوْشَعَ بْنِ نُوْنٍ، انتهى.

وَأَجَابَ الطَّحَاوِيُّ عَنْ هٰذَا الإِشْكَالِ فِي كِتَابِهٖ مُشْكِلِ الآثَارِ، وَقَالَ: فَكَانَ جَوَابُنَا لَهُ فِي ذٰلِكَ بِتَوْفِيقِ اللهِ وَعَوْنِهٖ: أَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَدِ اخْتَلَفَ عَلَيْنَا رَاوِيَاهُ لَنا فِيْهِ عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَا عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا، مِمَّا قَدْ رَوَاهُ لَنَا عَلَيْهِ، فَأَمَّا مَا رَوَاهُ لَنَا عَلَيْهِ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ فَهُوَ أَنَّ الشَّمْسَ لَمْ تَحْتَبِسْ عَلٰى أَحَدٍ إِلَّا عَلٰى يُوْشَعَ، فَإِنْ كَانَ حَقِيْقَةُ الْحَدِيْثِ كَذٰلِكَ، فَلَيْسَ فِيْهِ خِلَافٌ لِمَا فِي الْحَدِيْثَيْنِ الْأَوَّلَيْنِ؛ لِأَنَّ الَّذِي فِيْهِ هُوَ حَبْسُ الشَّمْسِ عَنِ الْغَيْبُوْبَةِ، وَالَّذي فِي الْحَدِيْثَيْنِ الْأَوَّلَيْنِ، هُوَ رَدُّهَا بَعْدَ الْغَيْبُوْبَةِ. وَأَمَّا مَا رَوَاهُ لَنَا عَنْهُ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا، فَهُوَ عَلٰى أَنَّهَا لَمْ تُرَدَّ مُنْذُ رُدَّتْ عَلٰى يُوشَعَ بْنِ نُوْنٍ إِلَى الْوَقْتِ الَّذِي قَالَ لَهُمْ فِيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ هٰذَا الْقَوْلَ. فَذٰلِكَ غَيْرُ دَافِعٍ أَنْ تَكُوْنَ لَمْ تُرَدَّ إِلٰى يَوْمِئِذٍ، ثُمَّ رُدَّتْ بَعْدَ ذٰلِكَ، وَهٰذَا غَيْرُ مُسْتَنْكَرٍ مِنْ أَفْعَالِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ. وَقَدْ رُوِيَ فِي حَبْسِهَا عَنِ الْغُرُوْبِ لِمَعْنًى احْتَاجَ إِلَيْهِ بَعْضُ أَنْبِيَاءِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ، أَنْ تَبْقٰى إِلَيْهِ مِنْ أَجْلِهٖ.[1]

تیسرا امر

ابن جوزقانی، ابن الجوزی اور ذہبی نے مُخْتَصَرُ الْمَوْضُوْعَات میں کہا ہے: اس

(١) أخرجه الطحاوي في مشكل الآثار، باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله ﷺ في مسألته الله عزوجل أن يردّ الشّمس عليه بعد غيبوبتها وردّ الله عزوجل إيّاها عليه، ٢/١٦٨-١٦٩۔

حدیث کی صحت میں صحیح احادیث میں وارد ہونے والی یہ روایت مانع ہے کہ سورج حضرت یوشع بن نون کے علاوہ کسی اور کے لیے نہیں روکا گیا۔

امام طحاوی اپنی کتاب مُشْكِلُ الآثَار میں اس اشکال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی توفیق اور مدد سے ہمارا جواب یہ ہے کہ بے شک اس حدیث میں اس کے دو راویوں نے ہمیں مختلف روایت بیان کی ہے۔ ان میں سے جو روایت علی بن الحسین ﷺ نے بیان کی ہے وہ یہ ہے کہ سورج کسی کے لیے نہیں روکا گیا سوائے حضرت یوشع (بن نون) کے۔ اگر حدیث کی حقیقت اس طرح ہے تو پھر اس میں پہلی دونوں حدیثوں کے ساتھ کوئی تعارض نہیں، کیونکہ اس حدیث میں سورج کے غروب ہونے سے رکنے کا تذکرہ ہے، جب کہ پہلی دونوں حدیثوں میں غروب ہونے کے بعد پلٹائے جانے کا تذکرہ ہے۔ لیکن جہاں تک تعلق اس روایت کا ہے جس کو یحییٰ بن زکریا نے روایت کیا ہے وہ یہ ہے کہ یوشع بن نون کے لیے سورج لوٹائے جانے کے بعد اور رسول اللہ ﷺ کے یہ بات فرمانے تک کے درمیانی عرصہ میں کسی کے لیے سورج نہیں لوٹایا گیا۔ چنانچہ (حضور نبی اکرم ﷺ کا فرمان کہ) 'آج کے دن تک سورج کسی کے لیے نہیں لوٹایا گیا' یہ اس (فرمان مصطفیٰ ﷺ) کے بعد سورج لوٹائے جانے کے خلاف نہیں ہے۔ (یعنی حضور ﷺ نے صرف اپنے فرمان کے وقت سے ما قبل زمانہ میں سورج لوٹائے جانے کی نفی کی ہے) اور یہ اللہ تعالیٰ کے ایسے افعال میں سے ہے جس سے کوئی ناواقف نہیں ہے۔ 'سورج کا غروب ہونے سے رک جانا' اس معنی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بعض انبیاء کرام ﷺ کو اس کی ضرورت محسوس ہوئی کہ سورج ان کی خاطر (مزید کچھ وقت کے لیے) مطلع پر باقی رہے۔

وَتَبِعَهُ ابْنُ رُشْدٍ – فِي مُخْتَصَرِهِ – بِأَنَّ حَبْسَهَا غَيْرَ مَا فِي حَدِيْثِ أَسْمَاءَ مِنْ رَدِّهَا بَعْدَ الْغُرُوْبِ.

وَقَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ الْعَسْقَلَانِيُّ (م۸۵۲ھ) فِي فَتْحِ الْبَارِي، كِتَابُ فَرْضِ الْخُمُسِ، بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ أُحِلَّتْ لَكُمُ الْغَنَائِمُ:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: إِنَّ الشَّمْسَ لَمْ تُحْبَسْ لِبَشَرٍ إِلَّا لِيُوْشَعَ بْنِ نُوْنٍ لَيَالِيَ سَارَ إِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ ...... فَالْمُعْتَمَدُ أَنَّهَا لَمْ تُحْبَسْ إِلَّا لِيُوْشَعَ، وَلَا يُعَارِضُهُ مَا ذَكَرَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ فِي الْمُبْتَدَأ مِنْ طَرِيْقِ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيْهِ، أَنَّ اللهَ لَمَّا أَمَرَ مُوْسٰى بِالْمَسِيْرِ بِبَنِي إِسْرَائِيْلَ، أَمَرَهُ أَنْ يَحْمِلَ تَابُوْتَ يُوْسُفَ، فَلَمْ يُدَلَّ عَلَيْهِ، حَتّٰى كَادَ الْفَجْرُ أَنْ يَطْلُعَ، وَكَانَ وَعَدَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يَسِيْرَ بِهِمْ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ فَدَعَا رَبَّهُ أَنْ يُؤَخِّرَ الطُّلُوْعَ، حَتّٰى فَرَغَ مِنْ أَمْرِ يُوْسُفَ، فَفَعَلَ. لِأَنَّ الْحَصْرَ إِنَّمَا وَقَعَ فِي حَقِّ يُوْشَعَ بِطُلُوْعِ الشَّمْسِ، فَلَا يَنْفِي أَنْ يُحْبَسَ طُلُوْعُ الْفَجْرِ لِغَيْرِهِ.

وَلَا يُعَارِضُهُ أَيْضًا مَا ذَكَرَهُ يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ فِي زِيَادَاتِهِ فِي مَغَازِي بْنِ إِسْحَاقَ: أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم لَمَّا أَخْبَرَ قُرَيْشًا صَبِيْحَةَ الإِسْرَاءِ، أَنَّهُ رَأَى الْعِيْرَ الَّتِي لَهُمْ وَأَنَّهَا تَقْدَمُ مَعَ شُرُوْقِ الشَّمْسِ، فَدَعَا اللهَ فَحُبِسَتِ الشَّمْسُ، حَتّٰى دَخَلَتِ الْعِيْرُ، وَهٰذَا مُنْقَطِعٌ، لٰكِنْ وَقَعَ فِي الْأَوْسَطِ لِلطَّبَرَانِيِّ مِنْ حَدِيْثِ جَابِرٍ رضي الله عنه: أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم أَمَرَ الشَّمْسَ، فَتَأَخَّرَتْ سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ. وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ، وَوَجْهُ الْجَمْعِ أَنَّ الْحَصْرَ مَحْمُوْلٌ عَلٰى مَا مَضَى لِلْأَنْبِيَاءِ قَبْلَ نَبِيِّنَا صلى الله عليه وسلم، فَلَمْ تُحْبَسِ الشَّمْسُ إِلَّا لِيُوْشَعَ، وَلَيْسَ فِيْهِ نَفْيٌ أَنَّهَا تُحْبَسُ بَعْدَ ذٰلِكَ لِنَبِيِّنَا صلى الله عليه وسلم. وَرَوَى الطَّحَاوِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّلَائِلِ.[1]

(١) ابن حجر العسقلاني في فتح الباري، كتاب فرض الخمس، باب قول النّبيّ صلى الله عليه وسلم أحلّت لكم الغنائم، ٦/٢٢١-٢٢٢۔

ابن رشد نے اس کی تائیدمیں اپنی کتاب 'مختصر' میں روایت کیا ہے کہ سورج کو (غروب سے) روکنا حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی حدیث- جس میں سورج کو بعد از غروب لوٹانے کا ذکر ہے- کے علاوہ ہے۔

حافظ ابن حجرالعسقلانی (م۸۵۲ھ) نے فتح الباری میں ''**كِتَابُ فَرْضِ الْخُمُسِ**'' اور ''**بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: أُحِلَّتْ لَكُمُ الْغَنَائِمُ**'' کے تحت فرمایا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے بیان کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سورج حضرت یوشع بن نون علیہ السلام کے سوا کسی بشر کے لیے نہیں روکا گیا۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جب اُنہوں نے بیت المقدس کی طرف پیش قدمی کی تھی۔ قابل اعتماد بات یہی ہے کہ یہ حضرت یوشع علیہ السلام کے علاوہ کسی کے لیے نہیں روکا گیا اور ابن اسحاق نے ''اَلْمُبْتَدأ'' میں بطریق یحییٰ بن عروہ بن زبیر ذکر کیا کہ انہوں نے اپنے والد سے جو روایت ذکر کی ہے وہ اس کے مخالف نہیں ہے۔ (یہ کہ) اللہ تعالیٰ نے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بنی اسرائیل کو لے جانے کا حکم دیا تو انہیں ساتھ یہ بھی حکم فرمایا کہ وہ یوسف (علیہ السلام) کا تابوت اُٹھا لے جائیں۔ آپ کو (حضرت یوسف علیہ السلام کے تابوت کے بارے میں) راہنمائی نہ مل سکی، حتیٰ کہ فجر طلوع ہونے کے قریب ہوگئی، جب کہ آپ نے بنی اسرائیل سے وعدہ کر رکھا تھا کہ آپ انہیں فجر طلوع ہوتے ہی لے جائیں گے۔ آپ نے اپنے رب سے دعا کی کہ وہ طلوع (فجر) کو مؤخر کر دے یہاں تک کہ آپ حضرت یوسف کے معاملہ سے فارغ ہوجائیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کر دیا (یعنی سورج کو مؤخر کر دیا)۔ کیونکہ حضرت یوشع علیہ السلام کے بارے میں صرف طلوع شمس کا حصر واقع ہوا ہے، لہٰذا یہ ان کے علاوہ کسی دوسرے کے لیے طلوع فجر کے رکنے کی نفی نہیں کرتا۔

اور وہ روایت بھی اس کے مخالف نہیں ہے جو یونس بن بکیر نے مغازی ابن اسحاق میں اپنے اضافوں میں بیان کی ہے۔ (کہ) جب حضور نبی اکرم ﷺ نے معراج کی صبح قریش کو خبر دی کہ آپ ﷺ نے ان کے اونٹوں کو بھی دیکھا تھا جو طلوع شمس کے ساتھ آ جائیں گے۔

(اس موقع پر) آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو سورج رُک گیا، حتیٰ کہ اونٹوں کا قافلہ (مکہ میں) داخل ہو گیا۔

یہ حدیث منقطع ہے، مگر طبرانی کی المعجم الاوسط میں حضرت جابر ﷺ سے مروی ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے سورج کو حکم دیا تو وہ دن کی ایک ساعت متاخر ہو گیا۔ اس کی سند حسن ہے۔ (احادیث کے مابین) جمع کی صورت یہ ہے کہ حصر ہمارے نبی اکرم ﷺ سے پہلے گزر جانے والے انبیاء کرام ﷺ پر واقع ہے۔ سورج سوائے حضرت یوشع کے کسی کے لیے نہیں روکا گیا۔ اس (حدیث) یوشع ﷺ کے بعد ہمارے نبی اکرم ﷺ کے لیے سورج روکے جانے کی نفی نہیں ہے۔

اسے امام طحاوی اور طبرانی نے الکبیر میں، حاکم نے اور بیہقی نے دلائل میں روایت کیا ہے۔

وَيُوْجَدُ الْحَدِيْثُ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ بِلَفْظٍ: لَمْ تُرَدَّ الشَّمْسُ لِأَحَدٍ إِلَّا لِيُوْشَعَ، وَلَا أَظُنُّهُ يَصِحُّ، وَلَئِنْ صَحَّ، فَالْجَوَابُ عَنْهُ هُوَ مَا أَجَابَ بِهِ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ عَنِ الرِّوَايَةِ السَّابِقَةِ.

یہ حدیث بعض کتب میں ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے کہ سورج حضرت یوشع کے علاوہ کسی کے لیے نہیں لوٹایا گیا۔ میرے خیال میں یہ صحیح نہیں۔ اگر یہ صحیح ہے تو اس کا جواب وہی ہے جو حافظ ابن حجر نے پچھلی روایت کے بارے میں دیا ہے۔

اَلْأَمْرُ الرَّابِعُ

مِمَّا أُعِلَّ بِهِ الْحَدِيْثُ، وُجُوْدُ الإِضْطِرَابِ فِيْهِ، وَقَدْ تَقَدَّمَ رَدُّ ذٰلِكَ.

چوتھا امر

اس حدیث کو معلل قرار دینے کی ایک وجہ اس میں موجود اضطراب ہے۔ اس کا جواب پہلے گزر چکا ہے۔

اَلْأَمْرُ الْخَامِسُ

قَالَ الْجَوْزَقَانِيُّ وَمَنْ تَبِعَهُ: لَوْ رُدَّتِ الشَّمْسُ لِعَلِيٍّ، لَكَانَ رَدُّهَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ لِلنَّبِيِّ ﷺ بِطَرِيْقِ الْأَوْلٰى.

قُلْتُ: رَدُّ الشَّمْسِ لِعَلِيٍّ إِنَّمَا كَانَ بِدُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَجِيءْ فِي خَبَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَعَا فِي وَاقِعَةِ الْخَنْدَقِ أَنْ تُرَدَّ الشَّمْسُ، فَلَمْ تُرَدَّ، بَلْ لَمْ يَدْعُ.

پانچواں امر

علامہ جوزقانی اور ان کے متبعین نے کہا ہے کہ اگر حضرت علی ﷺ کے لیے سورج کو پلٹایا گیا ہوتا تو غزوۂ خندق میں حضور نبی اکرم ﷺ کے لیے اس کا پلٹایا جانا زیادہ اولیٰ تھا۔

میرا جواب یہ ہے کہ حضرت علی ﷺ کے لیے سورج حضور نبی اکرم ﷺ کی دعا کے وسیلہ سے لوٹایا گیا اور یہ کسی حدیث میں نہیں آیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے خندق کے واقعہ میں سورج کو لوٹانے کے لیے دعا کی اور اسے نہ لوٹایا گیا، بلکہ آپ ﷺ نے دعا ہی نہیں کی۔

اَلْأَمْرُ السَّادِسُ

أَعَلَّ ابْنُ تَيْمِيَّةَ حَدِيْثَ أَسْمَاءَ، بِأَنَّهَا كَانَتْ مَعَ زَوْجِهَا بِالْحَبَشَةِ.

قُلْتُ: وَهٰذَا وَهْمٌ، إِذْ لَا خِلَافَ أَنَّ جَعْفَرَ قَدِمَ مِنَ الْحَبَشَةِ هُوَ وَزَوْجَتُهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ بِخَيْبَرَ بَعْدَ فَتْحِهَا، وَقَسَمَ لَهُمَا وَلِأَصْحَابِهِ.

چھٹا امر

علامہ ابن تیمیہ نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی حدیث کو اس وجہ سے معلل قرار دیا ہے کہ وہ حبشہ میں اپنے شوہر کے ساتھ تھیں۔

میرا جواب یہ ہے کہ یہ محض وہم ہے کیونکہ اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ خود اور ان کی زوجہ محترمہ حبشہ سے واپس رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اس وقت آپ ﷺ خیبر کی فتح کے بعد وہیں تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ ان دونوں کو اور ان کی کشتی کے ساتھیوں کو مالِ غنیمت میں سے حصہ عطا فرمایا۔

مُهِمَّةٌ

قَالَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ: وَمَنْ تَغَفَّلَ وَاضِعَ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ نَظَرَ إِلٰى صُوْرَةِ فَضِيْلَةٍ وَلَمْ يَتَلَمَّحْ إِلٰى عَدَمِ الْفَائِدَةِ، فَإِنَّ صَلَاةَ الْعَصْرِ بِغَيْبُوْبَةِ الشَّمْسِ صَارَتْ قَضَاءً فَرُجُوْعُ الشَّمْسِ لَا يُعِيْدُهَا أَدَاءً.

فَأَقُوْلُ: أَنَّ الْحَدِيْثَ قَدْ صَحَّ وَثَبَتَ فَدَلَّ عَلٰى أَنَّ الصَّلَاةَ وَقَعَتْ أَدَاءً، وَصَرَّحَ بِذٰلِكَ الْقُرْطُبِيُّ فِي كِتَابِ التَّذْكِرَةِ قَالَ: فَلَوْ لَمْ يَكُنْ رُجُوْعُ الشَّمْسِ نَافِعًا وَأَنَّهُ لَا يَتَجَدَّدُ الْوَقْتُ لَمَا رَدَّهَا اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ، أَي

عَلَى النَّبِيّ ﷺ.[١]

اہم نکتہ

علامہ ابن جوزی نے کہا ہے کہ جس نے اس حدیث کے وضع کرنے والے سے چشم پوشی کی ہے اس نے فضیلت کے پہلو کو دیکھا ہے اور اس کے عدمِ فائدہ پر نگاہ نہیں ڈالی کہ نماز عصر غروب آفتاب کے سبب قضا ہوگئی اور سورج کا لوٹنا اس کو واپس (بر وقت) ادا میں نہیں لوٹا سکتا۔

میرا جواب یہ ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے اور ثابت ہے اور اس پر دلالت کرتی ہے کہ نماز (بر وقت ہی) ادا ہوئی اور اس کی تصریح امام قرطبی نے کتاب التذکرہ میں کی ہے، انہوں نے فرمایا: اگر سورج کے لوٹنے کا کوئی فائدہ نہیں ہونا تھا اور وقت کی تجدید نہیں ہونا تھی تو اللہ تعالیٰ اپنے نبی مکرم ﷺ پر سورج کو ہی نہ لوٹاتا۔

وَقَالَ الْقُرْطُبِيُّ فِي بَابِ مَا يُذَكِّرُ الْمَوْتَ وَالآخِرَةَ وَوَجْهُهُ: أَنَّ الشَّمْسَ لَمَّا عَادَتْ، كَأَنَّهَا لَمْ تَغِبْ، فَالصَّلَاةُ عِنْدَ عَوْدَةِ الشَّمْسِ وَقَعَتْ، وَأُدِّيَتْ فِي مَحَلِّهَا الْمَوْقُوْتِ لَهَا.

قَالَ الصَّالِحِيُّ فِي كِتَابِهِ سُبُلِ الْهُدٰى وَالرَّشَادِ فِي حَبْسِ الشَّمْسِ لَهُ ﷺ.[٢]

---

(١) القرطبي في التذكرة، باب ما يذكر الموت والآخرة ويزهّد في الدنيا/١٤۔

(٢) الصالحي في سبل الهدى والرشاد، جماع أبواب معجزاته ﷺ السماوية، الباب الرابع: حبس الشمس له ﷺ، ٩/٤٣٤۔

وَقَدْ أَشَارَ إِلٰى هٰذِهِ الآيَةِ الْعَظِيمَةِ الْحَافِظُ ابْنُ سَيِّدِ النَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَأَبُوْ بَكْرٍ الْأَنْدَلُسِيُّ فِي قَصِيْدَةٍ لَهُ مِنْ كِتَابِهِ بُشْرَى اللَّبِيْبِ.

وَقَفَتْ لَهُ شَمْسُ النَّهَارِ كَرَامَةً
كَمَا وَقَفَتْ شَمْسُ النَّهَارِ لِيُوْشَعَا
وَرُدَّتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ بَعْدَ غُرُوْبِهَا
وَهٰذَا مِنَ الْإِيْقَانِ، أَعْظُمُ مَوْقِعًا

امام قرطبی نے بَابُ مَا يُذَكِّرُ الْمَوْتَ وَالآخِرَةَ وَوَجْهَهُ میں لکھا ہے کہ سورج جب واپس آیا تو وہ ایسے تھا جیسے غروب ہی نہیں ہوا۔ پس سورج کے لوٹنے کے وقت پڑھی گئی نماز اپنے اس وقت پر ہی ادا ہوگئی جو اس کے لیے مقرر تھا۔

امام صالحی نے اپنی کتاب سُبُلُ الْهُدٰى وَالرِّشَاد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے سورج کو روکنے کے حوالے سے کہا ہے:

اس عظیم نشانی کی طرف حافظ ابن سید الناس محمد بن محمد بن عبد اللہ اور ابو بکر اندلسی نے اپنی کتاب بُشْرَى اللَّبِيْب کے ایک قصیدے میں اشارہ کیا ہے:

ان (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کے لیے بطورِ کرامت دن کا سورج رک گیا
جس طرح حضرت یوشع کے لیے دن کا سورج رک گیا
اور ان کے لیے غروب کے بعد سورج کو لوٹایا گیا
اور اس پر پختہ یقین ہے کہ یہ ایک عظیم ترین واقعہ تھا۔

اَلْحَدِيثُ الثَّالِثُ عَشَرَ

قَالَ الْحَافِظُ أَبُو الْقَاسِمِ سُلَيْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الطَّبَرَانِيُّ فِي مُسْنَدِ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ مِنْ مُعْجَمِهِ الْكَبِيرِ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَنَّانَ الْوَاسِطِيُّ.

وَقَالَ شَاذَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْخَزَازِيُّ بِالْمَوْصِلِ.

قَالَا: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ عَلِيٍّ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضي الله عنها قَالَتْ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

قَالَ الْحَافِظُ أَبُو الْحَسَنِ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ غَيْرَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَسَنِ بْنِ حَسَنٍ، وَهُوَ ثِقَةٌ، وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ. وَذَكَرَهُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ، فَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ جَرْحًا. وَأَوْرَدَهُ الذَّهَبِيُّ فِي كِتَابِ الْمُغْنِي فِي الضُّعَفَاءِ، وَذَكَرَهُ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ فِي كِتَابِ تَعْجِيلِ الْمَنْفَعَةِ مِنْ رِجَالِ الْأَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ، قَالَ: وَذَكَرَهُ الذَّهَبِيُّ فِي كِتَابِ الْمُغْنِي، وَلٰكِنْ لَمْ يَذْكُرْ لِذِكْرِهِ فِيهِ مُسْتَنِدًا، قُلْتُ: إِنَّمَا ذَكَرَهُ الذَّهَبِيُّ فِي كِتَابِ الْمُغْنِي فِي الضُّعَفَاءِ لِأَجْلِ هٰذَا الْحَدِيثِ بِهِ إِبْرَاهِيمَ، بَلْ تَابَعَهُ عَلَيْهِ عُرْوَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُشَيْرٍ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ عَلِيٍّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَفَاطِمَةُ بِنْتُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ لَا أَعْرِفُهَا.[1]

---

(١) الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٩٧، وابن حبان في الثقات، ٦/٣، ←

تیرہویں حدیث

حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی 'المعجم الکبیر' میں مسندِ اسماء بنت عمیس ؓ میں بیان کرتے ہیں۔ ہمیں جعفر بن احمد بن سنان الواسطی نے حدیث بیان کی۔ شاذان نے کہا ہے کہ ہمیں ابوالعباس احمد بن یحییٰ الخزازی نے موصل میں حدیث بیان کی۔

ان دونوں نے کہا کہ ہمیں علی بن منذر نے حدیث بیان کی، (انہوں نے کہا:) ہمیں محمد بن فضیل نے روایت کیا، (انہوں نے کہا:) ہمیں فضیل بن مرزوق نے روایت کیا۔ انہوں نے ابراہیم بن الحسن بن الحسن سے روایت کیا، انہوں نے فاطمہ بنت علی سے روایت کیا، انہوں نے اَسماء بنت عمیس ؓ سے روایت کیا، اُنہوں نے فرمایا۔ اس کے بعد حدیث بیان کی۔

حافظ ابوالحسن ہیثمی نے کہا: اس کے رواۃ صحیح (مسلم) کے رواۃ ہیں سوائے ابراہیم بن حسن بن حسن کے اور وہ بھی ثقہ ہیں، انہیں ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن ابی حاتم نے ان کا تذکرہ کیا ہے اور ان کے بارے میں کوئی جرح نہیں کی۔ امام ذہبی نے کتاب **الْمُغْنِي فِي الضُّعَفَاء** میں ان کا تذکرہ کیا ہے۔ حافظ ابن حجر نے کتاب **تَعْجِيْلُ الْمَنْفَعَةِ مِنْ رِجَالِ الْأَئِمَّةِ الْأَرْبَعَة** میں ان کا تذکرہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا: امام ذہبی نے کتاب المغنی میں ان کا تذکرہ کیا ہے لیکن انہوں نے اس میں ان کا ذکر مسند کے راوی کے طور پر نہیں کیا۔ میری تحقیق کے مطابق امام ذہبی نے صرف اس حدیث کی وجہ سے کتاب **الْمُغْنِي فِي الضُّعَفَاء** میں ان کا تذکرہ کیا ہے۔ بلکہ عروہ بن عبد اللہ بن قشیر نے حضرت فاطمہ بنت علی ؓ کی روایت سے ان کی تائید میں حدیث روایت کی ہے۔ امام ہیثمی نے کہا: میں فاطمہ بنت علی بن ابی طالب ؓ کو نہیں جانتا۔

أَقُوْلُ: فَاطِمَةُ بِنْتُ عَلِيٍّ هٰذِهٖ رَوٰى لَهَا النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه فِي

.... الرقم/٦٤٦٧، والذهبي في ميزان الاعتدال في نقد الرجال، ٨/١٥، الرقم/١٨۔

التَّفْسِيرِ، وَوَثَّقَهَا ابْنُ حَجَرٍ فِي تَرْجَمَتِهَا مِنْ كِتَابِ تَقْرِيبِ التَّهْذِيبِ، وَعَدَّهَا مِنْ مَشِيْخَاتِ النَّسَائِيِّ، وَابْنُ مَاجه فِي تَرْجَمَتِهَا مِنْ كِتَابِ تَهْذِيبِ التَّهْذِيبِ لِلْحَافِظِ ابْنِ حَجَرٍ، وَتَابَعَتْهَا فِي نَقْلِ الْحَدِيْثِ أُمُّ جَعْفَرٍ بِنْتُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ.(١)

میری تحقیق یہ ہے کہ حضرت فاطمہ بنت علی رضی اللہ عنہا کی روایت کو امام نسائی اور ابن ماجہ نے التفسیر میں بیان کیا ہے۔ ابن حجر نے کتاب تقریب التھذیب میں ان کے حالات زندگی بیان کرتے ہوئے ان کو ثقہ قرار دیا ہے اور ان کو امام نسائی اور ابن ماجہ کے مشیخات میں شمار کیا ہے۔ اُم جعفر بنت محمد بن جعفر بن ابی طالب نے ان کی تائید میں روایت کیا ہے۔

اَلْحَدِيْثُ الرَّابِعُ عَشَرَ

حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْجَرَادِيُّ بِالْمَوْصِلِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ عَلِيٍّ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضي الله عنها، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ كَادَ يُغْشٰى عَلَيْهِ، فَأُنْزِلَ عَلَيْهِ يَوْمًا وَهُوَ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: صَلَّيْتَ الْعَصْرَ يَا عَلِيُّ؟ قَالَ: لَا، يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَدَعَا اللهَ، فَرَدَّ عَلَيْهِ الشَّمْسَ، حَتّٰى صَلَّى الْعَصْرَ، قَالَتْ: فَرَأَيْتُ الشَّمْسَ طَلَعَتْ بَعْدَ مَا غَابَتْ، حِيْنَ رُدَّتْ حَتّٰى صَلَّى الْعَصْرَ.(٢)

---

(١) ابن حجر العسقلاني في تقريب التهذيب، ١/٧٥١، الرقم/٨٦٥٤، وفي تهذيب التهذيب، ١٢/٤٧٠، الرقم/٢٨٦٤۔

(٢) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٤/١٥٢، الرقم/٣٩١، وقال: ←

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ كُلَّهُ الطَّبَرَانِيُّ بِأَسَانِيْدَ وَرِجَالُ أَحَدِهَا رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

چودہویں حدیث

ہمیں ابو العباس احمد بن یحییٰ الجرادی نے موصل میں حدیث بیان کی، انہوں نے کہا: ہمیں علی بن المنذر نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا: ہمیں محمد بن فضیل نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا: ہمیں فضیل بن مرزوق نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابراہیم بن حسن سے، انہوں نے فاطمہ بنت علی ؓ سے، انہوں اسماء بنت عمیس ؓ سے روایت کیا، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ پر جب وحی کا نزول ہوتا تھا تو ایسا لگتا تھا کہ آپ ﷺ پر غشی کی کیفیت طاری ہوگئی ہے۔ ایک دن آپ ﷺ پر وحی اترنے لگی جبکہ آپ ﷺ کا سرانور حضرت علی ؓ کی گود میں تھا۔ (نزول وحی کے بعد) رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: اے علی! کیا تو نے نماز عصر ادا کر لی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں، یا رسول اللہ۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے سورج کو لوٹا دیا، یہاں تک کہ انہوں نے نماز عصر ادا کی۔ آپ فرماتی ہیں: جب سورج کو لوٹایا گیا میں نے دیکھا کہ وہ غروب ہونے کے بعد (دوبارہ) طلوع ہوا یہاں تک کہ حضرت علی ؓ نے نماز عصر ادا کی۔

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے کہا ہے کہ اس پوری روایت کو طبرانی نے چند اسانید کے ساتھ روایت کیا ہے جن میں سے ایک کے راوی صحیح (مسلم) کے راوی ہیں۔

.... حدثنا جعفر بن أحمد بن سنان الواسطي، حدثنا علي بن المنذر به۔
وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٩٧۔

اَلْحَدِيْثُ الْخَامِسُ عَشَرَ

قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ الْفَضْلِ النَّبْهَانِيُّ الطَّائِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَشِيْدٍ الْهَاشِمِيُّ الْخُرَاسَانِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ حَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا كُنَّا بِخَيْبَرَ، سَهِرَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فِي قِتَالِ الْمُشْرِكِيْنَ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغُدُوِّ كَانَ مَعَ صَلَاةِ الْعَصْرِ جِئْتُهُ، وَلَمْ أُصَلِّ الْعَصْرَ، فَوَضَعَ رَأْسَهُ فِي حِجْرِي، فَنَامَ، فَاسْتَثْقَلَ، فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْعَصْرِ، كَرَاهِيَةَ أَنْ أُوْقِظَكَ مِنْ نَوْمِكَ. فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللهِ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ أَنَّ عَبْدَكَ عَلِيًّا تَصَدَّقَ بِنَفْسِهٖ عَلٰى نَبِيِّكَ فَارْدُدْ عَلَيْهِ شُرُوْقَهَا. قَالَ: فَرَأَيْتُهَا عَلَى الْحَالِ فِي وَقْتِ الْعَصْرِ بَيْضًا نَقِيَّةً حَتّٰى قُمْتُ، ثُمَّ تَوَضَّأْتُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ، ثُمَّ غَابَتْ. (١)

پندرہویں حدیث

ہمیں عبید اللہ بن فضل النبہانی الطائی نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا: ہمیں عبید اللہ بن سعید بن کثیر بن عفیر نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا: ہمیں ابو اسحاق ابراہیم بن رشید

(١) الهندي في كنز العمال، كتاب الفضائل من قسم الأفعال، باب فضائل النبي صلى الله عليه وآله وسلم وفيه معجزاته وإخباره بالغيب، ١٥٩/١٢، الرقم/٣٥٣٥٣، والحسيني في البيان والتعريف، ١٤٤/١، الرقم/٣٨٣۔

الہاشمی الخراسانی نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا: ہمیں یحییٰ بن عبد اللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب ﷺ نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا: مجھے میرے والد نے اپنے والد اور دادا کے طریق خبر دی، انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب ﷺ سے روایت کیا کہ جب ہم خیبر کے مقام پر تھے رسول اللہ ﷺ مشرکین کے ساتھ جنگ کے دوران رات بھر جاگتے رہے۔ اگلے دن نمازِ عصر کے وقت میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ابھی تک نمازِ عصر ادا نہیں کی تھی۔ آپ ﷺ نے اپنا سرِ اقدس میری گود میں رکھا اور حالت نیند میں تشریف لے گئے، آپ ﷺ کی نیندی گہری ہوگئی۔ آپ ﷺ بیدار نہ ہوئے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے آپ کو جگانا ناپسند جانتے ہوئے نمازِ عصر نہیں پڑھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دستِ اقدس (دعا کے لیے) اٹھائے اور اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کیا: یا اللہ! تیرے بندے علی نے اپنی ذات کو تیرے نبی پر قربان کر دیا، سو تو اس کے لیے سورج کو لوٹا دے۔ حضرت علی ﷺ بیان کرتے ہیں: میں نے سورج کو وقتِ عصر کی حالت پر سفید اور روشن دیکھا یہاں تک کہ میں اُٹھا، وضو کیا اور نماز ادا کی، پھر سورج غروب ہو گیا۔

اَلْحَدِيْثُ السَّادِسُ عَشَرَ

وَرَوَى ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ طَرْفًا مِنْ حَدِيْثِ أَسْمَاءَ وَهُوَ قَوْلُهَا: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُوْحٰى إِلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ لَمْ يَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ.(۱)

سولھویں حدیث

امام ابن ابی عاصم نے حضرت اَسماء ﷺ کی حدیث کا ایک حصہ روایت کیا ہے اور اُن کے الفاظ یہ ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ پر وحی (نازل) ہو رہی تھی جب کہ آپ ﷺ کا سرِ اقدس حضرت علی ﷺ کی گود میں تھا۔ انہوں نے اس پر مزید روایت نہیں کیا۔

(۱) أخرجه ابن أبي عاصم في السنة، ۲/۵۹۸، الرقم/۱۳۲۳۔

اَلْحَدِيْثُ السَّابِعُ عَشَرَ

رَوَاهُ ابْنُ مَرْدَوَيْهِ مِنْ طَرِيْقِ دَاوُدَ بْنِ فَرَاهِيْجَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: نَامَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فِي حِجْرِ عَلِيٍّ، وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى الْعَصْرَ، حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم دَعَا لَهُ، فَرُدَّتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ حَتّٰى صَلّٰى، ثُمَّ غَابَتْ ثَانِيَةً.[1]

سترہویں حدیث

اس حدیث کو امام ابن مردویہ نے داود بن فراہیج کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی کی گود میں (سر رکھ کر) سو گئے، جبکہ انہوں نے ابھی نمازِ عصر ادا نہیں کی تھی، یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہوئے تو ان کے لیے دعا کی، لٰہذا سورج کو لوٹا دیا گیا، یہاں تک کہ انہوں نے نماز ادا کی، پھر سورج دوبارہ غروب ہو گیا۔

اَلْحَدِيْثُ الثَّامِنُ عَشَرَ

قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ خَيْثَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ خُرْزَادَ، حَدَّثَنَا مَحْفُوْظُ بْنُ بَحْرٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم أَمَرَ الشَّمْسَ أَنْ تَتَأَخَّرَ سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ، فَتَأَخَّرَتْ سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ.[2]

---

(١) أخرجه ابن مردويه في مناقب علي بن أبي طالب رضي الله عنه، الفصل الثاني عشر: حديث ردّ الشمس/١٤٥، الرقم/١٧٦۔

(٢) الملا علي القاري في مرقاة المفاتيح، ٧/٥٤٤۔

اَٹھارویں حدیث

ہمیں ابو الحسن خیثمہ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا: ہمیں عثمان بن خرزاد نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا: ہمیں محفوظ بن بحر نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا: ہمیں ولید بن عبد الواحد نے حدیث روایت کی، انہوں نے کہا: ہمیں معقل بن عبید اللہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابو الزبیر سے، انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ ﷺ سے روایت کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سورج کو دن کی ایک ساعت دیر سے غروب ہونے کا حکم دیا سو سورج دن کی ایک گھڑی دیر سے غروب ہوا۔

اَلْحَدِيْثُ التَّاسِعُ عَشَرَ

رَوَاهُ أَيْضًا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مُوْسٰى، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوْقٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ عَلِيٍّ عَنْ أَسْمَاءَ.

قَالَ السُّيُوْطِيُّ: قُلْتُ: فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوْقٍ هٰذَا هُوَ ثِقَةٌ صَدُوْقٌ، اِحْتَجَّ بِهٖ مُسْلِمٌ فِي صَحِيْحِهٖ وَخَرَّجَ لَهُ الْأَرْبَعَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شَرِيْكٍ وَرَوٰى عَنْهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ الْمُفْرَدِ.(١)

اُنیسویں حدیث

اس حدیث کو سعید بن مسعود نے بھی عبید اللہ بن موسیٰ سے روایت کیا، انہوں نے فضیل بن مرزوق سے روایت کیا، انہوں نے عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن دینار سے روایت کیا،

(١) السيوطي في اللآليء المصنوعة، ١/٣٠٨-٣٠٩۔

انہوں نے علی بن حسین سے روایت کیا، انہوں نے فاطمہ بنت علی سے روایت کیا، انہوں نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔

امام سیوطی نے کہا ہے: میری تحقیق کے مطابق فضیل بن مرزوق ثقہ ہیں، بڑے سچے ہیں، امام مسلم نے اپنی صحیح میں ان سے مروی حدیث کو حجت قرار دیا ہے۔ اصحاب سنن اربعہ نے بھی ان کی احادیث کو بیان کیا ہے۔اور عبد الرحمٰن بن شریک سے امام بخاری نے الأدب المفرد میں روایت کیا ہے۔

وَمِمَّا يَشْهَدُ لِصِحَّةِ ذٰلِکَ قَوْلُ الإِمَامِ الشَّافِعِيِّ رضی اللہ عنہ وَغَيْرِهٖ: مَا أُوْتِيَ نَبِيٌّ مُعْجِزَةً إِلَّا وَأُوْتِيَ نَبِيُّنَا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نَظِيْرَهَا أَوْ أَبْلَغَ مِنْهَا، وَقَدْ صَحَّ أَنَّ الشَّمْسَ حُبِسَتْ عَلٰی يُوْشَعَ لَيَالِيَ قَاتَلَ الْجَبَّارِيْنَ، فَلَا بُدَّ أَنْ يَكُوْنَ لِنَبِيِّنَا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نَظِيْرُ ذٰلِکَ، فَكَانَتْ هٰذِهِ الْقِصَّةُ نَظِيْرُ ذٰلِکَ، وَاللهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ.[1]

امام شافعی اور دیگر ائمہ کا یہ قول اس حدیث کے صحیح ہونے کی گواہی دیتا ہے: کسی نبی کو جو معجزہ بھی دیا گیا ہمارے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کی مثل یا اس سے بھی جامع معجزہ عطا کیا گیا، یہ صحیح روایت ہے کہ حضرت یوشع بن نون علیہ السلام کے لیے ان راتوں میں سورج کو روک دیا گیا جب وہ ظالموں کے خلاف جنگ کر رہے تھے۔ لہٰذا یہ ضروری ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے اس کی مثل معجزہ موجود ہو، پس یہ واقعہ اسی معجزہ کی مثل ہے۔

---

(١) ابن عراق الكناني في تنزية الشريعة، ١/٣٧٨، والسيوطي في اللآليء المصنوعة، ١/٣١٢۔

اَلْمَصَادِر وَالْمَرَاجِع

١. القرآن الحکیم۔

٢. **احمد بن حنبل**، ابوعبد اللہ شیبانی (١٦٤-٢٤١ھ/٧٨٠-٨٥٥ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی للطباعۃ والنشر، ١٣٩٨ھ/١٩٨٧ء۔

٣. الأمینی۔ نظرۃ فی کتاب الفصل فی الملل۔

٤. **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤-٢٥٦ھ/٨١٠-٨٧٠ء)۔ التاریخ الکبیر. بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٥. **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤-٢٥٦ھ/٨١٠-٨٧٠ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: دار ابن کثیر، الیمامہ، ١٤٠٧ھ/١٩٨٧ء۔

٦. **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤-٢٥٦ھ/٨١٠-٨٧٠ء)۔ الأدب المفرد۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ١٤٠٩ھ/١٩٨٩ء۔

٧. **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ/٩٩٤-١٠٦٦ء)۔ السنن الکبری۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ١٤١٤ھ/١٩٩٤ء۔

٨. **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک (٢٠٩-٢٧٩ھ/٨٢٥-٨٩٢ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

٩. ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (٦٦١-٧٢٨ھ/١٢٦٣-١٣٢٨ء)۔ مجموع الفتاوی۔ مکتبہ ابن تیمیہ۔

١٠. **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (٥١٠-٥٧٩ھ/١١١٦-١٢٠١ء)۔ تذکرۃ الخواص۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ اہل بیت، ١٤٠١ھ/١٩٨١ء۔

۱۱. **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱-۴۰۵ھ/۹۳۳-۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء۔

۱۲. **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان التمیمی البستی (۲۷۰-۳۵۴ھ/۸۸۴-۹۶۵ء)۔ **الثقات**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء۔

۱۳. **ابن ابی حاتم رازی**، ابو محمد عبد الرحمٰن (۲۴۰-۳۲۷ھ/۸۵۴-۹۳۸ء)۔ **کتاب الجرح و التعدیل**۔ بیروت، لبنان: دار إحیاء التراث العربی، ۱۳۷۱ھ/۱۹۵۲ء۔

۱۴. **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **تہذیب التہذیب**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔

۱۵. **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **فتح الباري شرح صحیح البخاري**۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۱۶. **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **لسان المیزان**۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الأعلمی المطبوعات، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء۔

۱۷. **ابن حجر ہیتمی**، ابو العباس احمد بن محمد بن محمد بن علی بن محمد بن علی بن حجر (۹۰۹-۹۷۳ھ/۱۵۰۳-۱۵۶۶ء)۔ **الإیعاب شرح العباب للمزجد**۔

۱۸. **ابن حجر ہیتمی**، ابو العباس احمد بن محمد بن محمد بن علی بن محمد بن علی بن حجر (۹۰۹-۹۷۳ھ/۱۵۰۳-۱۵۶۶ء)۔ **الصواعق المحرقۃ**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ القاہرہ، ۱۳۸۵ھ/۱۹۶۵ء۔

۱۹. **حسام الدین ہندی**، علاء الدین علی متقی (م ۹۷۵ھ)۔ **کنز العمال**۔ بیروت،

لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔

۲۰. **حسینی**، ابراہیم بن محمد (۱۰۵۴-۱۱۲۰ھ)۔ **البیان والتعریف۔** بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۱ھ۔

۲۱. **حلبی**، علی بن برہان الدین (۱۴۰۴ھ)۔ **السیرۃ الحلبیۃ/ انسان العیون۔** بیروت، لبنان، دارالمعرفہ، ۱۴۰۰ھ۔

۲۲. **خطیب بغدادی**، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲-۴۶۳ھ/ ۱۰۰۲-۱۰۷۱ء)۔ **تاریخ بغداد۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۲۳. **خطیب بغدادی**، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲-۴۶۳ھ/ ۱۰۰۲-۱۰۷۱ء)۔ **تلخیص المتشابہ۔** ریاض، سعودی عرب: دار الصمیعی، ۱۴۱۷ھ۔

۲۴. **خفاجی**، ابو عباس احمد بن محمد بن عمر (۹۷۹-۱۰۶۹ھ/ ۱۵۷۱-۱۶۵۹ء)۔ **نسیم الریاض فی شرح شفاء القاضی عیاض۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱ء۔

۲۵. **خوارزمی**، ابو المؤید محمد بن محمود الخوارزمی (۵۹۳-۶۶۵ھ)۔ **جامع المسانید۔** بیروت، لبنان۔

۲۶. **ابو داؤد**، سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد ازدی سجستانی (۲۰۲-۲۷۵ھ/ ۸۱۷-۸۸۹ء)۔ **السنن۔** بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء۔

۲۷. **دولابی**، ابو بشر محمد بن احمد بن حماد (۲۲۴-۳۱۰ھ)۔ **الذریۃ الظاہرۃ النبویۃ۔** کویت: الدار السّلفیہ، ۱۴۰۷ھ۔

۲۸. **ذہبی، شمس الدین** محمد بن احمد بن عثمان (۶۷۳-۷۴۸ھ/ ۱۲۷۴-۱۳۴۸ء)۔ **تاریخ الإسلام ووفیات المشاہیر والأعلام۔** بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

٢٩. ذہبی، **شمس الدین محمد** بن احمد بن عثمان (۶۷۳-۷۴۸ھ/۱۲۷۴-۱۳۴۸ء)۔ تلخیص کتاب الموضوعات۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۹۹۸ھ۔

٣٠. ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (۶۷۳-۷۴۸ھ/ ۱۲۷۴-۱۳۴۸ء)۔ **الکاشف**۔ جدہ، سعودی عرب، دار القبلۃ للثقافۃ الاسلامیہ، ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۲ء۔

٣١. ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد (۶۷۳-۷۴۸ھ)۔ **سیر أعلام النبلاء**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۳ھ۔

٣٢. ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد (۶۷۳-۷۴۸ھ)۔ **میزان الاعتدال فی نقد الرجال**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۹۹۵ء۔

٣٣. **زرقانی**، ابوعبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری ازہری مالکی (۱۰۵۵-۱۱۲۲ھ/ ۱۶۴۵-۱۷۱۰ء)۔ **شرح المواهب اللدنية**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۶ء۔

٣٤. **سمہودی**، نور الدین علی بن احمد المصری (م ۹۱۱ھ)۔ **وفاء الوفا باخبار دار المصطفی ﷺ**۔ مصر: مطبعۃ السعادہ، ۱۳۷۳ھ/۱۹۵۴ء۔

٣٥. **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵-۱۵۰۵ء)۔ **اللآليء المصنوعة في الأحاديث الموضوعة**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۶ھ۔

٣٦. **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵-۱۵۰۵ء)۔ **الخصائص الکبری**۔ فیصل آباد، پاکستان: مکتبہ نوریہ رضویہ۔

٣٧. **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵-۱۵۰۵ء)۔ **الدر المنثور في التفسير بالمأثور**۔ بیروت،

لبنان: دار المعرفۃ۔

۳۸. **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵-۱۵۰۵ء)۔ **النکت البدیعات**۔

۳۹. **ابن شاہین**، ابو حفص عمر بن احمد الواعظ (۲۹۷-۳۸۵ھ)۔ **تاریخ أسماء الثقات**۔ کویت: الدار السّلفیہ، ۱۴۰۴ھ۔

٤٠. **ابن ابی شیبہ**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ الکوفی (۱۵۹-۲۳۵ھ/ ۷۷۶-۸۴۹ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

٤١. **صالحی**، ابو عبد اللہ محمد بن یوسف بن علی بن یوسف شامی (م ۹۴۲ھ/ ۱۵۳۶ء)۔ **سبل الھدیٰ والرشاد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۳ء۔

٤٢. **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۰ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

٤٣. **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۰ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ موصل، عراق: مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء۔

٤٤. **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۱ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ قاہرہ، مصر: دار الحرمین، ۱۴۱۵ھ۔

٤٥. **طحاوی**، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (۲۲۹-۳۲۱ھ/ ۸۵۳-۹۳۳ء)۔ **مشکل الآثار**۔ بیروت، لبنان: دار صادر۔

٤٦. **ابن ابی عاصم**، ابو بکر عمرو بن ابی عاصم ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶-۲۸۷ھ/ ۸۲۲-۹۰۰ء)۔ **السنۃ**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۰ھ۔

٤٧. **عجلونی**، ابو الفداء اسماعیل بن محمد بن عبد الھادی بن عبد الغنی جراحی (۱۰۸۷-

۱۱۶۲ھ/۱۶۷۶-۱۷۴۹ء)۔ کشف الخفا ومزیل الإلباس۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ۔

٤٨. **عجلی**، ابو الحسن احمد بن عبد اللہ بن صالح۔ معرفة الثقات۔ المدینہ المنورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ۱۹۸۵ء۔

٤٩. **عبد الرزاق**، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶-۲۱۱ھ/۷۴۴-۸۲۶ء)۔ المصنف۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

٥٠. **ابن عدی**، ابو احمد عبداللہ بن عدی بن عبداللہ محمد بن مبارک جرجانی (۲۷۷-۳۶۵ھ)۔ الکامل فی معرفة ضعفاء المحدثین۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ، ۱۹۹۳ء۔

٥١. **عراقی**، زین الدین، ابو الفضل عبد الرحیم بن الحسین بن عبدالرحمٰن (۷۲۵-۸۰۶ھ)۔ طرح التثریب فی شرح التقریب۔ بیروت، لبنان: داراحیاء التراث العربی۔

٥٢. ابن عراق، نور الدین علی بن محمد بن علی بن عبد الرحمٰن الکنانی (م۹۶۳ھ)۔ تنزیه الشریعة۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۹۹ھ۔

٥٣. **ابن عساکر**، ابو قاسم علی بن الحسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی الشافعی (۴۹۹-۵۷۱ھ/۱۱۰۵-۱۱۷۶ء)۔ تاریخ مدینة دمشق المعروف ب: تاریخ ابن عساکر۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۹۹۵ء۔

٥٤. **عینی**، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود (۷۶۲-۸۵۵ھ/۱۳۶۱-۱۴۵۱ء)۔ عمدة القاری شرح صحیح البخاری۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء۔

٥٥. **ابن ماجہ**، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۷-۲۷۵ھ/ ۸۲۴-۸۸۷ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الفکر۔

٥٦. ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر (۷۰۱-۷۷۴ھ/۱۳۰۱-۱۳۷۳ء)۔ البداية والنهاية۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

٥٧. کلاباذی، احمد بن محمد بن الحسین بن الحسن (م ۳۹۸ھ)۔ الهداية والإرشاد فی معرفة أهل الثقة والسداد۔

٥٨. کلاباذی، احمد بن محمد بن الحسین بن الحسن (م ۳۹۸ھ)۔ رجال صحيح البخاری۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۷ھ۔

٥٩. قاضی عیاض، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض یحصبی (۴۷۶-۵۴۴ھ/۱۰۸۳-۱۱۴۹ء)۔ الشفا بتعريف حقوق المصطفی ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی۔

٦٠. قرطبی، شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر الانصاری (م۶۷۱ھ)۔ التذکرة۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ الثقافۃ الدینیہ، ۲۰۰۱ء۔

٦١. قرطبی، ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن محمد بن یحییٰ بن مفرج اُموی (۲۸۴-۳۸۰ھ/ ۸۹۷-۹۹۰ء)۔ الجامع لأحكام القرآن۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

٦٢. ماوردی، ابوالحسین علی بن محمد بن حبیب (۳۷۰-۴۲۹ھ)۔ أعلام النبوة۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۹۸۷ء۔

٦٣. محبّ طبری، ابو جعفر احمد بن عبداللہ بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن ابراہیم (۶۱۵-۶۹۴ھ/ ۱۲۱۸-۱۲۹۵ء)۔ ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذَوِی القربیٰ۔ جدہ، سعودی عرب: مکتبۃ الصحابہ، ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۵ء۔

٦٤. مزی، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (۶۵۴-۷۴۲ھ/ ۱۲۵۶-۱۳۴۱ء)۔ تهذيب الكمال۔ بیروت، لبنان: مؤسسة

الرسالہ، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

٦٥. **ابن مردویہ**، مناقب علي بن أبي طالب رضی اللہ عنہ۔

٦٦. **مسلم**، ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم بن ورد قشیری نیشاپوری (۲۰۶-۲۶۱ھ/ ۸۲۱-۸۷۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

٦٧. **ابن المغازلی**، علی بن محمد بن محمد بن الطیب بن ابی یعلی الجلابی (م۴۸۳ھ)۔ **مناقب أمیر المؤمنین علی بن أبی طالب** رضی اللہ عنہ۔ صنعاء: دار الآثار، ۲۰۰۳ء۔

٦٨. **ملا علی قاری**، نور الدین بن سلطان محمد ہروی حنفی (م ۱۰۱۴ھ/ ۱۶۰۶ء)۔ **مرقاة المفاتیح شرح مشکوٰة المصابیح**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۲ھ/ ۲۰۰۱ء۔

٦٩. **مناوی**، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (۹۵۲-۱۰۳۱ھ/ ۱۵۴۵-۱۶۲۱ء)۔ **فیض القدیر شرح الجامع الصغیر**۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ۱۳۵۶ھ۔

٧٠. **نسائی**، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی (۲۱۵-۳۰۳ھ/ ۸۳۰-۹۱۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء + حلب، شام: مکتب المطبوعات الاسلامیہ، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء۔

٧١. **نسائی**، ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی (۲۱۵- ۳۰۳ھ/ ۸۳۰-۹۱۵ء)۔ **السنن الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

٧٢. **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵-۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵-۱۴۰۵ء)۔ **مجمع الزوائد ومنبع الفوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔